TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL LIBRARY

OU_222525

UNIVERSAL LIBRARY

U6447 ۱۳ھ ۱۸۹۱ء

۔ رصیلہ آمیر ، محمد شاہ ، شیر علی ۱۲۰۹

محمد غلام [illegible]

(26)

OUP—43—30-1-71—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱ s د۳۱۵
Accession No. U 644

Author امیر، امیر احمد مینائی
Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمن

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہو کر مقبول جہان ہوا

التماس

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کی دریافت فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب متفرقات دینیہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو—

کتب متفرقات دینیہ

شمیہ احمدی — سراپاے خاتم المرسلین کا بیان مؤلفہ جمال الدین حسن خان—

مثنوی زائر — دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب علی خان—

دوازدہ مجلس — مسمی بہ ریاض الازہار فی احوال سید الابرار مؤلفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی—

اسرار کربلا — حالات معرکہ کربلاے معلے مؤلفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی—

شرف — نعت پیمبرین تصنیف نواب محمد مردان علیخان نظام—

رموز القران — اوقاف قرآن کا بیان مؤلفہ مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہانپوری—

آثار حشر — علامات قیامت کا حال—

صبح کا ستارہ — حالات بہشت و دوزخ و قیامت مؤلفہ مولوی عباس علی—

قیامت نامہ بہشت نامہ — مؤلفہ مولوی فیض الحق

آثار قیامت—

اکسیر ہدایت — ترجمہ کیمیاے سعادت مترجمہ مولوی فخر الدین—

مذاق العارفین — ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد مترجمہ مولوی بشارت علیخان—

ہدایۃ الکونین الی شہادۃ الحسنین — مؤلفہ ابو نجم احمد مولوی محمد معین الدین مشہدی—

تحفہ درود — ملقب بخیر الکلام مؤلفہ مولوی منظور

رسالہ نسب الانبیا — مصنفہ مولوی ظہور الحق—

شجرہ طغراے — اسماے دوازدہ امام علیہم السلام از صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی—

دہ مجلس — منظوم معرکہ شہادت کربلا علی الترتیب مشمول دہ مجلس—

جنگ نامہ کربلا—

دہ مخزن — مصائب کربلا مصنفہ حکیم نظیر السید خان صاحب

مجموعہ توشۂ عقبیٰ — در دو وظائف اسمای الٰہی مع خواص و نامہاے مبارک رسالت پناہی تالیف مولوی محمد عباس—

عین البکا — معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ شہادتین مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطاء اللہ—

مجموعہ نو دو نہ نام — شامل چند رسائل ذیل—
۱ دعاے مغنی — ۲ — قصیدہ بردہ — ۳ — قصیدہ بانت سعاد — ۴ — قصیدہ غوثیہ — ۵ — دعاے سریانی — ۶ — قصیدہ اویس قرنی—

انوار محمدی — بیان اختلاف فرق اسلامیہ تصنیف محمد امیر اکبر آبادی—

مجموعہ وفات نامہ — قصیدہ نعتیہ قصہ حضرت بلال قصہ حضرت دائی حلیمہ نبوت نامہ معروف بہ حلیہ شریف

بہ عون صناع مکان و مکین و فضل خلاق زمین و زمن

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور مین بہ طبع زین مقبول جہان ہوا

فہرست دیوان محامد خاتم النبیینؐ تصنیف مفتی امیر احمد صاحب امیر

صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
۲	دیباچہ	۵۴	کرے حمد رب ہے یہ کسکی زبان
۵	شروع قصائد و قصیدہ در نعت	۱۲۸	تفکر اتنیاز جان و جانان مین کیا حد کا
۱۱	قصیدہ در منقبت	۸۲	کیونکر نہ کرون ملک معانی کو مین تسخیر
۱۵	قصیدہ در نعت	۱۲۴	اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
۲۱	قصیدہ در بیان شہادت امام حسینؑ علیہ السلام	۷۹	نشاط دہر سے ہو کسطرح نہ دل مایوس
۲۵	قصیدہ در نعت	۵۵	لائی ہی کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
۲۹	ردیف الف غزل	۱۵	مژدہ اے امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
۲۹	ایضاً	۱۱	کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا
،،	ایضاً	۹	بالاے آسمان کہ سر لامکان نہ تھا
۳۰	ایضاً	۱۱	مومن کو عشق سرور عالی صفات کا
،،	ایضاً	۱۱	حکمران جو ہے وہ ہے تابع فرمان اوسکا
۳۱	ایضاً	۹	ساجد وہ ہین اللہ ثنا خوان ہے ہمارا
،،	ایضاً	۱۵	آستانِ شہِ لولاک پہ ہے سر اپنا
۳۲	ایضاً	۱۱	بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
۳۳	ایضاً	۱۴	خلف وہ ہی کرے جو نام روشن جد امجد کا
،،	ایضاً	۱۳	مین طفلی سے ہون عاشق ابروی خمدار احمدؐ کا
۳۴	ایضاً	۸	سورۂ والشمس وصفِ روی فخرِ انبیا

صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
۳۴	غزل	۹	دل سے لیتا ہون نام احمد کا
۳۵	ایضاً	۱۱	آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفےٰ
۳۶	ایضاً	۱۳	حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلّ علےٰ
؍؍	ایضاً	۱۴	ابتدا و انتہاے مصطفےٰ
۳۷	ایضاً	۱۳	حشر کے دن رتبۂ والاے سرور دیکھنا
۳۸	ایضاً	۵	حال کرتے تھے بیان وہ شاہ داناے غیب کا
؍؍	ایضاً	۷	قطرے کے منھ سے نام جو اونکا نکل گیا
؍؍	ردیف باے موحدہ غزل	۱۲	گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
۳۹	ایضاً	۹	خلق جب ملک عرب مین ہوے وہ سلطان عجب
؍؍	ردیف تاے فوقانی غزل	۹	کیا سناتے ہین یہ واعظ ہمین جنّت جنّت
۴۰	ایضاً	۱۱	چل مدینے وقت تو نے ہند مین کھویا بہت
؍؍	ردیف ثاے مثلثہ غزل	۹	جز ترے کس سے کرے مسکین امت الغیاث
۴۱	ایضاً	۱۱	لحد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سے بحث
۴۲	ردیف جیم تازی غزل	۹	جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج
؍؍	ایضاً	۱۱	پہونچے جو سر عرش پیمبرؐ شب معراج
۴۳	ردیف حاے حطی غزل	۱۴	چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلّی کی طرح
؍؍	ایضاً	۸	تن سے درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہے روح
۴۴	ردیف خاے معجمہ غزل	۷	ہے یہ روشن شجر روضۂ پرنور کی شاخ
؍؍	ردیف دال مہملہ غزل	۲۰	باز و در عرفان کا ہے ابروے محمدؐ

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد ابیات	مصرع اول نظم
۴۵	ردیف دال مہملہ غزل	۱۴	جنت ہے اگر لالۂ صحرا ے محمدؐ
۴۶	غزل	۷	جہان مین ہے شہِ نامدار کی آمد
″	ردیف دال معجمہ غزل	۷	اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہے لذیذ
۴۷	ردیف رای مہملہ غزل	۸	ہے رنگ اوسی سے مہر کا فق آسمان پر
″	ایضاً	۱۰	دو طرح کے رکھتے ہین شرف احمدِ مختار
۴۸	ایضاً	۱۱	نقشِ قدم ہین آپ کے اختر زمین پر
″	ایضاً	۱۵	کیونکر ہون نہ یوسفؑ سے سوا احمدِ مختار
۴۹	ایضاً	۱۳	جس مسافر کو مدینے کا دیار آئے نظر
۵۰	ایضاً	۱۱	الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر
″	ایضاً	۹	خوش تھے یون اصحاب وی مصطفےٰ کو دیکھکر
۵۱	ایضاً	۱۸	کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفّار پر
۵۲	ایضاً	۹	کیا چین آئے روضۂ شاہ زمن سے دور
″	ردیف زای معجمہ غزل	۷	کیا طبع مریض غم فرقت رہی ناساز
۵۳	ایضاً	۱۱	چلتے ہین میکدے مین محبت کے جام روز
″	ردیف سین مہملہ غزل	۹	قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کے پاس
۵۴	ردیف شین معجمہ غزل	۹	عبث عبث ہے ہوس کو کیمیا کی تلاش
″	ایضا	۵	آئے سفر مدینے کا پروردگار پیش
۵۵	ردیف صاد مہملہ غزل	۹	تھے سارے رسولونین وہ محبوب خدا خاص
″	ردیف ضاد معجمہ غزل	۵	عاشق ہون روے شہ کا مجھے گل سے کیا غرض

۱۲۱۱۰۵

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد ابیات	مصرع اول نظم
۵۵	ردیف ضاد معجمہ غزل	۱۰	آقا ادھر بھی آئے نسیم بہار فیض
۵۶	ردیف طای مہملہ غزل	۹	پوچھیہ کون شہ سے تو لکھوں جو رسی شادی کا خط
۵۷	ردیف ظای معجمہ غزل	۸	قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
″	ردیف عین مہملہ غزل	۹	کون رکھتا ہی یہان فرش مشجر کی طمع
۵۸	ردیف غین معجمہ غزل	۶	عشق مولا مین ہماری دل بایوس کو داغ
″	ردیف فا غزل	۹	کی شہادت کی نبی نے نان نعمت نصف نصف
″	ایضاً	۸	سر جھکا اپنا جو سینہ کی طرف
۵۹	ردیف قاف غزل	۱۱	بندون کو پہلے چاہیے ذات خدا سے عشق
۶۰	ردیف کاف تازی غزل	۸	یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک
″	ایضاً	۸	دشمن ترے عدو کا ہے اے مقتدا افلاک
″	ردیف کاف فارسی غزل	۱۱	سیرت عشاق ہی ارباب صورت سے الگ
۶۱	ردیف لام غزل	۱۰	وہی ناجی ہی جو ہے خاک پائے احمد مرسل
۶۲	ایضاً	۱۳	زندہ کر دیتا ہی مردے لب خندان رسول
″	ردیف میم غزل	۱۰	خلق کے سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
۶۳	ایضاً	۱۱	پہونچ ہی جائینگے محبوب کے دربار مین ہم
″	ایضاً	۹	ضعف سے گو ہے اوٹھانا مجھے دشوار قدم
۶۴	ردیف نون غزل	۹	جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہونچین
″	ایضاً	۱۶	ڈوبے ہوے ہین لوگ جو عشق حباب مین
۶۵	ایضاً	۹	مقام امتحان ہین دل جو اپنا تول لیتے ہین

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
٦٦	ردیف نون غزل	١٠	جو لوگ الفتِ حضرت مین جان دیتے ہین
،،	غزل	١٤	زخمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
٦٧	ایضاً	٩	ہر چند کوئی گنج سے خالی زمین نہین
،،	ایضاً	١١	مرتے مرتے جو ترا نام نہین لیتے ہین
٦٨	ایضاً	٩	پہونچا امیر خسرو راکی جناب مین
،،	ایضاً	١١	شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
٦٩	ایضاً	٨	جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون
،،	ایضاً	٧	دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین
٧٠	ایضاً	٩	دودھ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
،،	ایضاً	٦	ہون تو مجرم پر نہین شبہہ مرے اقبال مین
٧١	ردیف واو غزل	١٨	میری الفت مین دیا رتبۂ بعید مجکو
،،	غزل	١١	اب کہان چین خبر دی مرے جی نے مجکو
٧٢	ایضاً	١١	مدح خوان ہون مین جو آواز نہین ہی تو نہو
٧٣	ایضاً	١٣	یہ باعث تھا کئے سجدے فرشتون نے جو آدم کو
،،	ایضاً	١٣	کھونگا حشر مین یہ تھام کر حضرت کی دامن کو
٧٤	ایضاً	١١	رکھتی ہے خاک کوچہ مولا چمن کی بو
،،	ایضاً	١٢	طاعت حق ہے محمدؐ کی اطاعت مجکو
٧٥	ایضاً	٧	عشق شہ والا و دل زار کو دیکھو
،،	ایضاً	٩	اشتیاقِ سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم
۷۶	ردیف واو غزل	۱۱	لیچل اے شوق سوے روضۂ مولا مجکو
۷۷	ردیف ہاے ہوز غزل	۱۱	آنکھوں نہیں ہے گھر دل میں مرے جای مدینہ
"	ایضاً	۱۴	اوس روضہ پہ ہے گنبد اخضر کا اشتباہ
۷۸	ایضاً	۱۲	فلک ہے بر سر بیداد و یا رسول اللہ
"	ایضاً	۱۴	رہتی ہے زبان بر صفت شان مدینہ
۷۹	ردیف یای تحتانی غزل	۱۳	نہر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہوگی
۸۰	ایضاً	۹	جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھی ہوے
"	ایضاً	۶	مجھے کچھ خوف عصیان کا نہیں ہے
۸۱	ایضاً	۱۶	غل کرینگے یہ ہمیں دیکھکے محشر ولے
"	ایضاً	۷	ہے نبی کونسا اوس شاہ عرب سے آگے
۸۲	ایضاً	۹	خاتم الانبیا جناب ہوئے
"	ایضاً	۷	چاہیے مجھ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی
۸۳	ایضاً	۱۲	جس روز مدینے کی طرف گھر سے چلینگے
"	ایضاً	۱۹	جنت ہے در خسرو ذیشان مرے آگے
۸۴	ایضاً	۹	ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی
۸۵	ایضاً	۱۳	آتے تھے یون ملائکہ حضرت کے سامنے
"	ایضاً	۵	یادشہ مین جو کوئی رات گذر جائیگی
۸۶	ایضاً	۸	سوے یثرب بن کے ہم زائر چلے
"	ایضاً	۱۲	گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانے والے

صفحہ	قسم نظم	تعداد ابیات	مصرع اول نظم
۸۷	ردیف یای تحتانی غزل	۱۳	کبھی جو دیدۂ دل مین فضا مدینہ کی
″	غزل	۹	کافر ہوئے جو اوس شہ ذیشان سی پھر گئے
۸۸	ایضاً	۱۰	جو کربلا مین شاہ شہیدان سے پھر گئے
۸۹	ایضاً	۱۱	دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہے
″	ایضاً	۱۳	بن آئی تیری شفاعت سے روسیاہونکی
۹۰	ایضاً	۱۴	اعجاز مصطفےٰ تجھے ہر بار کیسے کیسے
″	ایضاً	۱۹	بیت خدا شرف مین ہی تربت رسولؐ کی
۹۱	ایضاً	۱۳	بندہ بھی جانب لحد مصطفےٰ چلے
۹۲	ایضاً	۱۱	وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
۹۳	ایضاً	۱۵	لحد مین ہمکو سزائے گناہ کیا ہوگی
″	ایضاً	۷	مال آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقے
۹۴	ایضاً	۱۳	زبان ہی منہ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی
″	ایضاً	۱۰	ورثہ پر اجل اے کاش میسّر ہوتی
۹۵	ایضاً	۱۶	جو نگاہ خسرو عالی مکان سے گر پڑے
۹۶	ایضاً	۹	گل مہتاب سے اوس رخ کا پتہ ملتا ہے
″	رباعیات	۲	گذرے سر عرش جناب والا
″	ایضاً	″	دل بزم محبت مین ادیب اپنا ہے
″	ایضاً	″	ہون دل سے فدائے رخ نیکوے نبیؐ
″	ایضاً	″	احمدؐ کو شرف خدا سے سرمد سے ملا

صفحہ	قسم نظم	تعداد اشعار	مصرع اول نظم تضمین وغیرہ
۹۷	رباعیات	۲	ہیں زیر مزار خوب راحت میں حضور
〃	ایضاً	〃	عیش آپ کی الفت میں فراوان پایا
〃	ایضاً	〃	لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ
〃	ایضاً	〃	ہے مدحت شہ ورد زبان خامہ
〃	ایضاً	〃	اس عشق سے خندان گل امید ہوا
〃	ایضاً	〃	نبیوں میں محب سے شر میں پائینگے نبیؐ
۹۸	ایضاً	〃	جاؤں تگ و دو میں جو سوے باغ جنان
〃	ایضاً	〃	کیا عشق نبی کی مدح نے ہم نے پایہ پایا
〃	ایضاً	〃	صد شکر کہ شرع میں بھی آئے حضرت
〃	ایضاً	〃	جاری ہے زبان پر صفت شاہ امم
〃	ایضاً	〃	مقصود نہیں ہے چتر شاہی سے مرا
〃	ایضاً	〃	اے راہبر مرحلۂ صدق و صفا
〃	ایضاً	〃	اعزاز مدینہ شرف عرش علا
۹۹	ایضاً	〃	مجرم ہوں گنہگار ہوں خاطی ہوں
〃	ترجیع بند بطور مناجات بہ حضرت سرور کائناتؐ	۲۴ بند	وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
۱۰۳	مخمس در نعت بر غزل حافظ شیرازؒ	۷	دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
۱۰۳	ایضاً در نعت سرور کائناتؐ	۸	مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسی می آید
۱۰۶	تضمین کلام جامی در نعت	۷	یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام

نمبر صفحہ	قسم نظم	تعداد ابیات یا بند	مصرع اول نظم و تضمین وغیرہ
۱۰۷	دیگر مخمس بطور ترجیع بند	۱۳	بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر
۱۰۹	تضمین شعر صائب	۱	اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا
"	ایضاً شعر سعدی	۱۲	بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
۱۱۱	ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف	۱۲	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
۱۱۴	ترجیع بند در نعت	۸	اگر بر سر و چشم من نشینی
۱۱۸	تضمین قصیدہ مولوی محمد محسن صاحب	۱۰۵ بند	مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اب و جد کا
۱۳۳	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۴۵ بیت	اے صانع دہر و جن و انسان
۱۳۵	ایضاً	۷۵ بیت	الٰہی الٰہی گنہگار ہوں

تمت

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

محامد خاتم النبیین

مطبع منشی نولکشور میں طبع مقبول جہان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مشتمل حمد و نعت و مدح ولی نعمت و سبب تالیف

کرے حمد رب ہے یہ کس کی زبان
نبی کو ہے اقرار عجز بیان

یہان طاقت نطق پاتا نہین
کہ کوزے مین دریا سماتا نہین

اسیطرح نعت رسول کریم
بیان کس سے ہو جز خدائے کریم

وہ ہین آسمان نبوت کے بدر
خدا ہی کو معلوم ہے اونکی قدر

مناسب ہے اس سے بھی عطف عنان
کرون مختصر حال اپنا بیان

بجا ہے امیر احمد اسم فقیر
فقیر در مصطفی ہے امیر

تخلص امیر اس لیے ہی مرا
کہ ہون مین فقیر در مصطفی

طبیعت مین اول سے تھا ذوق علم
رہا ابتدا سے مجھے شوق علم

کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام
پڑھا یا کیا صبح سے تا بہ شام

مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی
سو نظم مائل طبیعت ہوئی

یہی سالہا شغل میرا رہا
کہ دریائے فکرت مین ڈوبا رہا

وہ کیا نظم ہے جو نہ مین نے کہی
رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش
معانی تازہ کی شب بھر تلاش

مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی
مشقت سی لیکن مشقت ہوئی

یہ آیا مرے دل مین اک دن خیال
کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل

چہل سال عمر عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

کہی عاشقانہ جو اچھی غزل
نہین ہے کوئی اس مین حسن عمل

وہ کر فکر جس مین کہ عقبیٰ ہو پاک
ترا اختر بخت ہو تابناک

مناسب ہے فکر مضامین نعت
کہ تزئین ایمان ہے تبیین نعت

کرے تا خدا خود صلہ مرحمت
محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت

مگر اور فکرون سے فرصت نہ تھی
معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی

اوٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا
ہوا بخت یاور مرا رہنما

مین اوس در پہ پہونچا جو ہے باب فیض
کھلے ہین اوسی در پہ ابواب فیض

وہ کاسب علی خان بہادر کا در
جو سارے رئیسون مین ہے نامور

اگر آسمان بخت کا پایہ ہے
تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے

خرد مند ہے صاحب ہوش ہے
عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے

اگر چشم حق بین تو دل حق گزین
سوا حق کے مد نظر کچھ نہین

ہمیشہ سے یہ گوش ہین حق نیوش
دل پاک مین بحر عرفان کا جوش

زبان آشنائے سخنہائے حق
معین اسکا حق ہے یہ شیدائی حق

شریعت کا تابع فدائے رسولؐ
بھری سر مین اسکے ہوائے رسولؐ

مسافر نواز و رحیم و کریم
شب و روز جاری ہی فیض عمیم

بڑے عزت افزائے اہل علوم
کہ ہین ماہ کے ساتھ صد ہا نجوم

یہ ذرہ بھی کچھ ہے خاطر پسند
نظر کردۂ آفتاب بلند

یہ اوس در سے حاصل سعادت ہوئی — سوے نعت مائل طبیعت ہوئی
ہوئین نظم غزلین مخمس کہے — رباعی قصیدے مسدس کہے
ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول — کہ اوس سے ہو عقبیٰ کی دولت حصول
الٰہی حقیقت مری کچھ نہین — مگر بندۂ خاتم المرسلین
اس امید پر کی ہے نعت رسولؐ — کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول
ترا دوست ہے تجکو پیارا بہت — مجھے بخشش اشارا بہت
الٰہی ہو محشر مین میری نجات — فراغت رہے تا بقید حیات
کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا — رہے میری حرمت مع اقربا
بڑا اسپ سے ہے قرضداری کا بار — نہ دن کو نہ شب کو ہے اس سے قرار
تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون — الٰہی بعجلت سبکدوش ہون
کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال — کہ یہ مثل مو سر سے اوترے وبال
ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد — بہت وادی جود کے رہ نورد
جنہے اک ذرا ہو اشارہ وہی — بلاؤن سے مجکو چھڑاوے ابھی
ہین لاکھون کرورونکا طالب نہین — یہان حرص دنیا کی غالب نہین
عیال اور اطفال کے واسطے — بلاشرط خدمت وظیفہ ملے
کوئی گوشہ عافیت ہو نصیب — وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب
فقط اسقدر آرزو ہے مری — لکھون مطمئن ہو کے نعت نبیؐ
الٰہی یونہین زندگی ہو تمام — بحقِ محمدؐ علیہ السلام
وسیلے نعت ذرۂ خاکسار — جو خورشید سے صاحب اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اوسکے بلند
رہے حشر تک خرم و ارجمند

شروع قصائد

تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا ۔ عروض اینک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا
نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت ۔ خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روح مجرد کا
گیا شبہہ سمجھہ مین آیۂ حبل الورید آیا ۔ رگ گردن مقام خاص ہے محبوب سرمد کا
سمٹنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بڑھنا ۔ کھلین آنکھین تو عالم ایک یکھا جزر کا مد کا
سوا حیرت کی کیا ہے فکرت کہنہ حقیقت مین ۔ یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند دروازہ ہی مقصد کا
کلید فہم دندان طمع کیا تیز کرتی ہے ۔ کبھی ممکن نہین ہی کھولنا اس قفل ابجد کا
نہ بن نادان نکر کچھہ فکر آخر کچھہ نہ ٹھہریگا ۔ خرد ہی گنبد اوسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا
لحاظ ضبط[له] معنی چاہیے مشتاق معنی کو ۔ جدا کرنا ہی بیجا لفظ مین حرف مشدد کا
حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہے ۔ کہ ہر موجہ ہی اس دریا مین جادہ راہ مقصد کا
مقام عجز مین آر و سیاہی دور کر دل کی ۔ غضب ہے خانۂ کعبہ مین رہنا مار اسود کا
جھکا سر دیکھہ ہے نور تجلی کعبۂ دل مین ۔ نشان طوق گریبان مین بھی ہی محراب معبد کا
ادھر نالہ کیا دل نے ادھر مقصود حاصل تھا ۔ دعا سے تا اجابت فاصلہ ہی تیر کے زد کا
نہ کیون سوے مقدم ہو رجوع دل موخر کے ۔ کہ مرکز ہے ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا
مٹا دی زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہو جائے ۔ بہشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا
در مقصود کا پھر تجکو ہاتھہ آنا ہے کیا مشکل ۔ ہوا غواص جب تو قلزم اظہار سرمد کا
صفائی قلب حاصل کر وہ کشتہ ہے تقوی ۔ کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا
ق
نہ آ ہرگز قریب محفل آرایان نخوت مین ۔ کہ گاو سامری ہے گاؤ تکیہ انکی مسند کا
بچھائین فرش کی جا شمس کا یہ پوست کھچوا کر ۔ خیال آلے جو بالش کا تو سر منگوائین سرمد کا
نہ رکھہ تاج تکبر سر پہ تیرے حق مین سم ہوگا ۔ سرافعی ہے اسمین ہے جو آویزہ زمرد کا
خیال دولت دنیا کبھی گردن مین آجاوے ۔ سمجھہ اوسکو کہ ہے یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

له ضبط الشئ حفظہ بالحزم

اطاعت اہل دل سے منعمونکی ہو نہین سکتی / زبان چلتی ہے انگلی کاٹ کر رستہ خوشامد کا

یہ دولت سی ہے نفرت جانتے ہین صاحب ہمت / کہ بہر غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا

وہ ہین مقبول حق جو نا قبول اہل عالم ہین / ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا

فرشتے انکو ڈالی مین لگا کر نذر دیتے ہین / جو پھل پہلے اوترتا ہی نہال لطف سرمد کا

فنا و فقر کے مضمون تو باندھے اے امیر اچھے / سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

غزل

خدا جانے کب آتا ہو چمن مین اوس سہی قد کا / بچار رکھا ہی کیون غنچون نے ڈنکا آمد آمد کا

اوسے دیکھا جو گلشن مین تو ساری کشتی بھولا / زمین پر بچھ کے سرو باغ سایہ بن گیا قد کا

اوٹھائین دل پہ چوٹین جب گیا یہ یاد دریا پر / حباب موج کو کیونکر نہ سمجھون مین پھیری گد کا

کبھی گھر اسکے دریا پہ جو مین فرقت مین جاتا ہون / زبان موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا

ہوے برآئے تو معشوق آئے قبر عاشق پر / دکھائے تو دکھائے کچھ اثر تعویذ مرقد کا

ورمجوب بالش کو جو محبوب مسند ہے / نہین خواہان ہون بالش کا نہ مین طالب ہون مسند کا

خیال آبرو رکھتے ہین ناحق عاشق ابرو / الف ہر چند ہے اس لفظ مین لیکن ہی بے مد کا

مصور نقشہ جب اوس نازنین کا کھینچنے بیٹھا / کمر کا یہ بیان رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا

سیاہی سے یقین ہی پنجہ مژگان تیز ہو / جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اوس زلف مجعد کا

پھلکتی چھوڑ دی اب خوشنویسی کا ہی شوق اوسکو / دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو پھیری گد کا

نہین ہی طفل میرا دل نہ بہلیگا نہ بہلیگا / تماشا چرخ دکھلائے نہ امثال مجدد کا

کہے دنکو جو وہ شب مین کہون تارے نکل آئے / مناسب چاپلوسی ہی زمانہ ہے خوشامد کا

خیال گردش چشم بتان مین موت آئی ہے / یقین ہی گنبد آتا ہو گنبد میرے مرقد کا

کمر کا وصف کرنا صاف حال غیب کہنا ہے / دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہی قفل ابجد کا

کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہین سکتا / امیر اس مین سہارا ہے نہ جوشن کا نہ جلقد کا

سنائی مین نئی جس دم یہ غزل معنی شناسون کو
کہا صد آفرین مضمون ہر ہین وہ آمد کا

فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین
مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا

جو نقطہ ہے وہ خال روی مہ رویان یہ طرہ ہی
عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسود کا

جو شعر وصف عارض ہے کہین گل سی بہی نازک ہے
بلندی سرو کی رکہتا ہے جو مضمون ہے قد کا

مگر توصیف رخسار و خط و گیسو سی کیا حاصل
وظیفہ تہا جوان بیتون مین ہوتا وصف احمد کا

ہوئی عبرت مجہے پہیری عنان اسپ طبیعت کی
ارادہ بند ہم گیا وصف جناب خاص سرمد کا

لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت سپارہ تہی
ہوا مسجد مین داخل چہوڑ کر میخانہ موبد کا

کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکے سننے کو
قصیدہ اک نیا پڑہتا ہون مین نعت محمد کا

مطلع

الف آدم مین ہی مد و احمد مین ہی بے مد کا
سبب یہ ہی کہ وان سایہ تہا یان سایہ تہا قد کا

بلاؤن سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا
اثر میم مشدد مین ہے ذوالقرنین کی سد کا

جو آنکہین ہون تو نام پاک سی پیدا ہی یکتائی
کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمد کا

زہی خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے
روان ہمراہ قاصد کے کیا ہدیہ خوشامد کا

مگر حاجی اوسکین کا سنگ در اسکو سمجہتے ہین
لیا کرتے ہین کعبہ مین جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکہا لوح پر پہلے محمد کا

فلک پر ہون نکیونکر دیدہ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکہون مین سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو اب تک رقص کرتا ہی
کبہی دیکہا تہا جلوہ ابر گیسوے محمد کا

جدا رکہا مجہے اوس روضۂ پرنور سے اب تک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیون نہ عاشق ہون وہ عاشق ہی محمد کا

بہت ہی ناز حسان مجسم کو تیز طبعی پر
مگر دیکہا نہین جوہر مری تیغ مہند کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جہکے ایسا کہ شکل دال بنجائے الف قد کا

کمی اوس مین نہین کی مین نے بہی توصیف حضرت مین
شہیدی گو کہ ہو جد ہے اس آئین مجدد کا

یہان سے لکہ کے پہر دو چار مطلع مدح کرتا ہون
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقان احمد کا

مطلع

ظہور آخر ہے انبیا سے اول نور احمد کا
بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد کا

عبادت سے نہین خالی تماشا اوسکی مسند کا
کہ ہر بوٹا ہے تھیا جلد قرآن مجلد کا

نگینہ نام ور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
بنے جب تک نہ اوسمین بیل بوٹا اوسکی مسند کا

الٰہی آئے وہ جہونکا ہوائے شوق بے حد کا
اوڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اوسکے لطف بے حد کا

بلاؤن سے امان خلقت نے نام پاک سے پائی
ہے اب رہنا رہا ایک ذوالقرنین کی سد کا

سنائین کیسی گوش سامعین کو غیب کی باتین
کیے لب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

خبر دیتے رہے مرسل سب اپنی اپنی امت کو
زمانے مین نہ تھا کب شور اونکی آمد آمد کا

چلے جس سرزمین پر اوسکو کعبے کی بزرگی دی
شرف ہر سنگ کو ہے نقش پا سے سنگ اسود کا

دوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونو ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھے ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا

تھکا جب ڈھونڈھکر سمجھا غلط فہمی ہو وہم اپنا
کہ ہے رخت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا

کیا یہ پائی پائی گیسوے مشکین کی خجلت نے
سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا

گمان ہوتا ہے جنت سے وہی اوترا عبا ہو کر
اوشعار کہا تھا جو اللہ نے سایہ محمد کا

نبی سب مجمع اعجاز کب تھے مثل حضرت کے
ملا تھا اونکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا

وہی تو چرخ اخضر ہے جو روز خلقت آدم
گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

سکونت کی جگہ درکار تو محلونکی تھی اونکو
یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا

حوادث سے ہون ایمن کیون نہ جو ساکن ہین [illegible]
کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد اونکے مرقد کا

غش آجائے جو موسیٰ پاس تجلی ہزار کو دیکھین
ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے
وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
برادر دو نو جبریل و علی ہین نوری و خاکی
ہوئے ہین جمیع امکان و قدم ذات مقدس مین
عجب اوس خسرو دین کو خدا نے دی ہی بیداری
دو عالم سکہ و شاہی کو ملی ہرگز نہ زیبایش
حکومت دین کی پاکر جو باشی بیل ہاتھ آیا
خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفے دیکھا
بچی طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پر
خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہوگئی آتش
بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زندان سے
رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونس نے
کبھی ایوب کے شافی کبھی یعقوب کے حامی
بنا آیات قرآن کی ہے اونکی ذات سی محکم
اصول خمسۂ اسلام جو مشہور ہین پانچون
فروغ دین جو شستگانہ ہین شایع اہل ایمان مین
قمر کو سطح کرتی نہ وہ انگشت و ٹکڑے
مشکک معجز شق القمر مین کچھ جو شک لائے
تنجر مانند انسان بڑھ کی استقبال کو آئے
دل انسان کو کیا اوسکا گوارا ہو غم فرقت

چراغ طور ہے زرشان کلس روضے کی گنبد کا
کہ یون گلگیر بنکر گل مین اونکی شمع مرقد کا
ادب سے وہم بخود ہین منہ نہین پڑتا خوشامد کا
ادھر بھی ہی اودھر بھی سلسلہ ثابت محمد کا
محمد مین یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا
کہ مخمل خواب سے واقف نہین ہے اوسکی مسند کا
لگایا حاشیہ جب تک نہ اوسمین اوسکی مسند کا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اوس کی مسند کا
مزہ موسیٰ سے پوچھا چاہیے تکرار بجید کا
کہا جب نوح نے یارب بچا صدقہ محمد کا
ہوا مشکل کشا موجہ نسیم باغ احمد کا
وہان دشوار تھا آزاد کرنا کسی مقید کا
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروی محمد کا
بھرا در عنایت سے نہ دامن کسکے مقصد کا
قیام اونکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا
مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا
مسدس آپ کے فکر مضامین ممدد کا
انھین دو نقطۂ زیرین کا طالب لفظ تمائد کا
کرے دوارہ تشدید سر کاف مشدد کا
ہوا جب جنبش مژگان سے ایمان اوس سہی قد کا
کرے نالہ جگر جب چاک ہو چوب مشدد کا

بجا سبز و سیہ ہے جامۂ فیروزہ و نیلم
نشکم پر سنگ اسود اور رفاقے سے شکم خالی
شب معراج کیا اوس مقتدا نے مرتبہ پایا
دکھایا صاف خرق و التیام ماہ کا عالم
رکابون سے ملین آنکھین جھکا یا سر کو قدمونپر
کیے آٹھون فلک طے دم مین پہونچے عرش اعلا پر
دکھائی قوت بازو کمان قرب یون کھینچی
کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سُنا جو کچھ کہ سُننا تھا
لگایا غوطہ اوس بحر حقیقت مین شناور نے
گئے حضرت پھیری حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اونکو
محبت ہے مرے دل مین بھی اوس محبوب داور کی
خدایا تو ہے منصف مین احد سمجھا جو احمد کو
نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجکو
زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینی مین
کلاہ فخر پھینکون چرخ پر جامے سی باہر ہون
بناؤن فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھون کو
جبین سائی کرون ایسی کہ اوس صیقل سی ظاہر ہو
ملے کیا لطف جب ہون روضۂ پر نور مین داخل
کبھی یون شوق کامل سے در و دیوار کے بوسے
لیتا گو نہین دربار کا لیکن توقع سے

ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمدؐ کا
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمدؐ کا
خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد آمد کا
جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمدؐ کا
ملا جبریل کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا
قدم آگے بڑھا اوس واقف اسرار سرمد کا
کہ عالم دونون گوشون مین ہوا حرف مشدد کا
وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا
گریبان جزر کا جس مین نہ دامن تھا کہین مد کا
قدم تھا ایک ہی گویا در آمد کا بر آمد کا
دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف معقد کا
اُوَیس نیک خو جسطرح عاشق تھا محمدؐ کا
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہے مستحق حد کا
الٰہی عشق احمدؐ کا الٰہی عشق احمدؐ کا
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا
نظر آئے مجھے جلوہ جو اوس روضے کے گنبد کا
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمدؐ کا
چھپا ہے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا
ریاضِ خلد مین ہو سامنا عیشِ مخلّد کا
لگاؤن سرمہ آنکھون مین کبھی اوس خاک مرقد کا
مجاور رحم کھا کر دھیپ تا دینگے خوشامد کا

جب کیا اشک کی صورت گہر مجرا لاکر قدمون پہ — نکل کر تیلیان دونون کہ شوق بوسہ ہے حد کا
روان اس پوشش مرقد کو جب آنکھون کی پردو پنہنے — ضیای دیدۂ دل کو بڑھائے نور مرقد کا
نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجائے — شگفتہ مثل گل ہوجائے غنچہ دل کے مقصد کا
دعا مانگون عقیدت سی مجاور سب کہین آمین — الٰہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا
سلامت رکھ مرے کلب علیخان بہادر کو — محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اوسکا بڑھا اقبال و دولت کو
جہان مین اوس سے روشن نام ہو اوسکے اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نکرون ملک معانی کو مین تسخیر — خامہ ہے مرا دست یداللہ کی شمشیر
آئے جو تعلی پہ مری ہمت عالی — دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر
جو معنی روشن ہے وہ ہے غیرت خورشید — ہو وا نہین مجکو کہ کرون مہر کو تسخیر
سرکش مری نرمی سے کبھی بڑھ نہین سکتے — لہر آب کی شعلے کے لیے بنتی ہے زنجیر
انصاف کی چھوٹی دم انشا نہ رعایت — پروانہ کرون مین قلم شمع سے تحریر
دل صاف زبان صاف سخن صاف ہی میرا — موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر
طائر اوتر آتے ہین ٹھہر جاتی ہین نہرین — داؤد صفت ہے وہ مری لحن مین تاثیر
عکس آئینے مین میرے اشارے سے ہی گویا — لب میری جو ہلتے ہین تو بول اوٹھتی ہی تصویر
جا سکتے ہین کب اوڑ کے کہین مرغ مضامین — وابستۂ فتراک ہین سب صورت نخچیر
شعر اپنے بیاض دل غلمان پہ جو لکھون — دے مردمک حور سیاہی پے تحریر
ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے — ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر
خضر رہ باطن ہے مری غفلت ظاہر — یوسف کی زیارت ہی مری خواب کی تعبیر
جو بات مرے منہ سے نکلجائے وہی ہو — گویا ہو زبان قلم کاتب تقدیر

قفل نکلے زبان سے جو مری ہو قم عیسی — وان بھی اوٹھے مردہ تو یہان بول اوٹھی تصویر
ٹھہرے نہ قدم ایک کا میدان سخن مین — چلجائے اگر میری زبان صورت شمشیر
ہون مین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا — سجدے کو سر لوح جھکا خامۂ تقدیر
سن سن کے مجھے گرم طبیعت ہوئی شاعر — ذرّون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر
دیتے ہین مزا قدر شناسان سخن کو — یہ لفظ یہ معنی ہین جو مثل شکر و شیر
کہتا ہون وہ سنتا ہون جو اوستاد ازل سے — ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر
وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین — شہرہ ہے مرا حکم کے مانند جہانگیر
تھے قبضۂ خسرو مین معانی کے جو کشور — سب مین نے کیے تیغ زبان کھینچکے تسخیر
جب مصحفی و میر پئے تہنیت آئے — تھوڑی سی زمین دی اونھین اوس ملک مین جاگیر
بیچارہ ہوس کیا ہے کہیگا جو قصیدہ — ایسے تو بہت ہین مری گلشن مین عصافیر
البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی — پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع ہون وہ پیر
لطف سخن تازہ کہان اون کے سخن مین — کہنہ ہون دوائین تو بدل جاتی ہے تاثیر
ہر نقطے مین بیان مردمک آسا ہے زمانہ — سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر
سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے — قرآن مرا دل ہے تو سینہ مرا تفسیر
روکین جو علائق نہ رکے میری طبیعت — پڑتی ہے بھلا پاے نگہ مین کوئی زنجیر
میدان سخن جیت لیے مین نے ہزارون — بازو ہے قوی جھولتی ہے عرش پہ شمشیر
یہ عز و شرف اوسکی غلامی سے ہی حاصل — جو صاحب قنبر ہے ولا جسکی ہے اکسیر
پیدا جو ہوا بعد وہ آدم کے عجب کیا — تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر
مزدور براہیم ہین وہ صاحب خانہ — حق ہے کہ ہوا کعبہ اوسی کے لیے تعمیر
جان بخش خلائق تھا اگر نطق مسیحا — جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر
محروم نہ انسان نہ زیارت سے فرشتے — تھے آپ زمین پر تو سر عرش تھی تصویر

لائے جو تصور رخ پر نور کا دل میں — خامہ کف مانی میں ہو شمع شب تصویر
پیوستہ وہ ابرو نہیں بالائے رخ صاف — مومن سے ہے مومن سحر عید بغلگیر
ابرو سے ہے حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم — رخ صورت قرآن خط شبرنگ ہے تفسیر
وحشی جو کرے دل میں خیال گل عارض — بلبل کا ترانہ ہو اوسے نالۂ زنجیر
اک لمعۂ رخسارۂ پرنور تھا وہ بھی — موسیٰ کو جو آتی تھی نظر طور پہ تنویر
منقوش نہیں کس میں شبیہ رخ مولا — پردے ہیں مری آنکھ کے اوراق تصاویر
آئے وہ رخ پاک نظر خواب میں جسکو — رضوان اوسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر
افلاک جو اوراق ہوں اشجار قلم ہوں — ممکن نہیں شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر
کرتا ہوں رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین — امید ہے پاؤں چمن خلد میں جاگیر

مطلع

چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر — نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر
کس روز وہ ظالم کو نہیں دیتے ہیں تعزیر — ہیں تیغ کے جوہر قدم تیغ میں زنجیر
کافی ہے فقط خلق نہیں حاجت شمشیر — اقلیم دل خلق اشارے میں ہی تسخیر
کیونکر نہوں جبریل امین تابع فرمان — اوستاد کی خدمت سے ہے شاگرد کی توقیر

ق

ہو لطف جو حضرت کا نہ انسان کا معالج — اخلاط میں تفریق عناصر میں ہو تغییر
پانی کی طرح آگ پگھل کر ابھی بہجائے — گرمی یہ بڑھے آب میں ہو آگ کی تاثیر

ق

بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلے — باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر
گل ہوں کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ — دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر
اشیاء جہان سے جو کریں دفع ضرر وہ — زخموں کے لیے مشک میں مرہم کی ہو تاثیر
حکم آپکا جس روز سے ہے محتسب شرع — ہے زخم کے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

ق

ہیں عہد میں حضرت کے جو اسلام سے باہر — حاصل نہیں کچھ اونکو بجز خجلت و تشویر
مجبوراً وہ ہبل حکم خدا سے ہوں جو گویا — اصنام پرستوں کی کریں آپ وہ تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزۂ معشوق
دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو گڑا ہے
خونریزی انسان تو کہان خوف ہی ایسا
مظلوم سے ہے نرم یہانتک دل ظالم
اوڑا اوڑ کے جو حسن دیدۂ مردم مین پڑی ہین
کیا فیض ہی خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی
کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر
پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرأت
مولا کا جو دشمن ہے کہین سگ سے زیادہ بدتر
پروانۂ عدو بہر عدو مرگ عدو ہے
ہو سیر تیغ کی جو منظور عدو کو
جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن
کام آئے مخالف کی سپر خاک دم جنگ
وہ آئینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس مین
مومن کے لیے ہے یہ کلید در جنت
پڑ جائے اگر بحر مین اس تیغ کا پرتو
کھنچ جائے یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار
پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ
تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون
پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ
کیا ٹھہرے کوئی سامنے اوسکے سر میدان

اسد رجہ ہے آوازۂ انصاف جہانگیر
غل گیسوی محبوب کرے صورت زنجیر
سیماب کو کشتہ نہ کرین صاحب اکسیر
پینے سے شرر سنگ سے شیشہ ہی بغلگیر
اس جرم پہ گلیون مین ہوا ہوتی ہی تشہیر
جب کچھ نہوا بخش دیے شیر و شمشیر
ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر
مٹتے ہین مٹائے سے کوئی جوہر شمشیر
کب بلعم باعور ہے ہم طالع قطمیر
جسطرح پر مور حق مور ہین شمشیر
طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تصویر
قم اوسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر
کہائے یہ جبرئیل کو جب آپ کی شمشیر
کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر
کفار کو جبا وہ ہے جہنم کا یہ شمشیر
پیدا ہوا ہی آگ مین تیزاب کی تاثیر
زیبا ہی جو اس تیغ کو کہیے مد تو فیر
شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر
کیون کر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر
نقاش اگر کھینچ دے اس اسپ کی تصویر
چلنے مین یہ ہے تیر چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیز کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو
پہونچے صفت گردنہ خورشید کی تنویر

تیزی کا تصور دل مجرم میں جو گذرے
ٹھہرانے سے قاضی سکے نہ ٹھہری کبھی تقصیر

تنویر جبین روشنی چہرۂ ایمان
گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر

تعریف کرے کیا یہ امیر آپ کی شاہا
توصیف ہے دریا صفت کوزہ مری تقریر

یا شیر خدا دست خدا بازوے احمدؐ
مین بھی ہوں تمھارا سگ در صورت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
وقت پر آ گئے تم عمر تمھاری ہو دراز

آئی ہر گام جو در پیش رہ ناہموار
یہ بھی تھا ایک زمانے کا نشیب و فراز

آبلے آکے پڑے پانو نیہ ہر ایک قدم
سوزنی خار مغیلان کی رہی یا انداز

رحم اللہ کو آیا کہ تمھین بھیج دیا
شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز

اب جو حضرت کا طریقہ ہے وہی راہ مری
مقتدی کیوں نہوں جب آپسا ہو پیش نماز

رہنمائی سے تمھاری سر منزل پہونچوں
سہل ہو جائے یہ راہ سفر دور و دراز

مہربان خضر ہوئے مجھسے کہا کون ہے تو
کسطرف کا ہے ارادہ ہی کدھر روی نیاز

عرض کی مین نے مسافر ہوں زیارت کا ہی عزم
کشور ہند سے ہوں عازم اقلیم حجاز

حضرت خضر بغلگیر ہوئے سنکے یہ بات
کر دیا ذرے کو خورشید کیا وہ اعزاز

خندہ زیر لبی کر کے ہوئے گرم سخن
قصد اپنا بھی وہین کا ہی مگر بعد نماز

تو رواں پیشتر اس دشت سے ہو جا تو ہم
راہ سے جی ہے مگر ساتھ خدا بندہ نواز

اب نہ رہزن کی ہی دہشت نہ کسی غول کا ڈر
نہ کسی جا کسی رستے مین نشیب و فراز

عرض کی مین نے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤں کہین
گو مکاں کوئی سفر مین نہین جز قصر نیاز

آپ کے ساتھ چلوں تا نہ ہے کچھ کھٹکا
خار دامن پہ مبادا ہو کوئی دست انداز

خضر بولے کہ نہیں یہ نہیں فرمان خدا
کام ہیں اور بھی تجکو نہیں کہنے کے دراز

تو نہ کر خوف کہ تائید خدا ہے تری ساتھ
دم میں ہو جائیگا اگر شوق سے بال پرواز

حسب فرمان خضر میں نے بڑھایا جو قدم
آئی اک جنبش مژگان میں نظر خاک حجاز

دور سے روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق
حبذا روضہ کہ ہے ہیچ نجوم اعجاز

حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک
حبذا روضہ کہ ہے عرش جہاں پا انداز

نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہو نقاش کو فخر
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہو صناع کو ناز

در و دیوار سے اوس گھر میں برستا ہے یہ نور
ہو روا شرع میں شب کو جو پڑھیں دن کی نماز

باب وہ باب کہ کہتے ہیں جسے باب قبول
پردہ وہ پردہ کھلے جس سے سرا پردۂ راز

خوشنما حلقۂ در مردمک چشم پری
یا کوئی خاتم انگشت عروساں طراز

روزنوں سے ابھی آنکھوں کو بدل لیں آہو
بر پہ ڈھیرے نہ کہیں مشک کی بو ہو غماز

اسقدر شوق طلب بام کا رکھتے ہیں طیور
سایۂ مرغ کی ہو مرغ سے اونچی پرواز

چادریں نور کی روضے میں بچھائیں پئے فرش
چرخ نے سیم و زر شمس و قمر کرکے گداز

دل محو دلیے قبر سے آتا ہے یہاں
پھر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز

جسطرح گرد سر شمع پھریں پروانے
کرتے ہیں اوسکے حوالے میں ملائک پرواز

خلد میں حور کا نظارہ اوسیکو ہی حلال
ملگیا اس در اقدس سے جسے حکم دراز

آکے اس روضے کی دیوار جو سیماں ہوگا
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز

جانب قبلہ ہو جسطرح رخ قبلہ نما
کعبۃ اللہ کا ہی اس در کی طرف روئے نیاز

آئے روضے میں زیارت کو جسے ہو منظور
کہ در آئینہ ہے روسے بد و نیک یہ باز

قلب ہو جاتی ہیں اس روضے میں ہر عشق اوسکی
جسطرح بوتہ زرگر میں طلا پاکے گداز

لحظہ لحظہ ہے کرامت سے کرامت ظاہر
صبح تا شام ہوا کرتے ہیں لاکھوں اعجاز

یا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہاں — توڑیے سنگ ہو چینی تو نہ نکلے آواز
ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا نے بخشا — خسرو شرق کو بھی جسکی غلامی پہ ہی ناز
صف روضہ تو لکھا اب کہوں معراج کا حال — ہے شب وصل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز
ذکر معراج نے بخشا طبیعت کو عروج — مرغ مضمون کی ہے بے بال و پری مین پرواز
آئے جبریل امین لائے سبک سیر براق — طے ہوئی جتنی مسافت میں وہ رہ دور و دراز
سر سے آنکھوں سے جو رکھا دولت پہ قدم — کبر کے سامنے یون عجز ہو انکتہ طراز
مدوائے لطف کہ معلوم نہین رسم ادب — عشوائے ناز کہ معلوم نہین طرز نیاز
بزم سب غالیہ سا پر کہین خوشبو نہ مشام — کب زمین عطر کی رکھتی ہے نشیب و فراز
دائرہ وہ کہ جسے دائرہ کہنا ہے خطا — نہ حد و سمت نہ انجام نہ او سمین آغاز
یک عجب بزم کہ تھی بزم کے اطلاق سے دور — عود بے مجمرہ و نغمہ بے پردۂ ساز
ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن — نہ کوئی زلف مسلسل نہ کہین دست دراز
ہو گئی بے ذائقہ و شامہ حاصل سر دست — بوے بے مادۂ عطر و مے شیشہ گداز
وہ سوالات وہ ابات کہ جنمین وحدت — ایک ہو جیسے کہ آواز سے ملکر آواز
کیون نہ فخر سے نہ سو مرغ نظر دیدۂ دل — ہوا دسے شاخ نشیمن جو کلہ گوشہ طناز
کیا گلستان نزاکت تھی وہ محفل کہ جہان — گوش گل کو بھی گران طائر بو کی آواز
نئی طلعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ — ایک محراب و حرم ایک مصلی و نماز
کشف اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید — عقدہ کھلجائے تو ہو رشتہ کوتاہ دراز
آپ کیا آپ کی امت بھی ہوئی او سمین شریک — واہ کیا دست و کرم سے در رحمت ہوئی باز
سارے عالم مین پھر آئے گئے کتنی دور — نہ گئی گرمی بستر اسے کہیے اعجاز
گر یقین دیکھ نہ اشک کو نہ دی دل مین جگہ — عقل رکھتا ہی تو افعی پہ نہو دست انداز
اور آیا ہے مرے دھیان مین مطلع عجیب — جسکے دو لخت ہین دو مصرع دروازۂ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز
خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز

پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگارونکی
حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہے باز

اول عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک
سورۂ حمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز

راے عالی کی اصابت کا جو انہین ہے اثر
ہین ستون کعبۂ اسلام کے ارکان نماز

بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اوسکا
روے پرنور ہو جب آئینۂ عکس گداز

کون ہے اوسکے سوا واقف اسرار خفی
کون ہے اوسکے سوا محرم خلوتگہ راز

حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر
سیل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز

کعبہ رخسار دو ابروے خمیدہ قوسین
مثل عمر خضر و نوح دو گیسوے دراز

ق

واقف حکم شریعت ہون جو لایعقل بھی
بلبلین پھر نہ کبھی باغ مین ہون نغمہ طراز

زخمہ پھیرے سے کبھی اگر نشتر مژگان کی طرح
صورت تار نگہ تار نہ دین کچھ آواز

بزم مین چلنے کی دیتے ہین جو مطرب ترغیب
ساز کہتے ہین طبیعت ہے ہماری ناساز

حکم اوسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی
آئے پھر منہ کی طرف منہ سے نکلکر آواز

ذکر مین اوسکے ہی قرآن کی قرأت کا ثواب
سجدہ ہے اوسکے در پاک کا کعبے مین نماز

فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان گشت امل
بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز

کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا
جس جگہ چاہیے انجام لکھا وان آغاز

ہو بھلا اوس تن پرنور کا سایہ کیونکر
جسکا ثانی ہو عدم جیسے خدا کا انباز

خلد مین پھرتی ہین حور ہون محتاج عبیر
تحفہ لیجائین ملائک نہ اگر خاک حجاز

دل عشاق سے اوس نقش قدم کے آگے
حک ہے نقطے کی طرح نقش حسینان طراز

دست بدعت کی درازی ہی سے ایسی نفرت
حکم ہے خواب مین فتنہ نہ کرے پاؤن دراز

ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود
آفرینندۂ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جائے
جنتری مین جو کھنچین تار تو ہون دو دراز

جور یا کا ہے مین ظاہر مین فقط تابع شرع
پردہ بوی حقیقت سے اونھین رنگ مجاز

در اغیار پہ ساجد ہین جو اوس در کے سوا
پشت بر قبلہ پڑھا کرتے ہین کج فہم نماز

یا نبی آپ کے جانے سے سو خلد برین
کیا جہان برہم و درہم ہے در فتنہ ہی باز

خندۂ گل مین بھی ہے گریۂ شبنم کی پوشش
کسقدر گلشن عالم کی ہوا ہے ناساز

دیکھیے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب
مثل گیسوے بتان دست ستم ہو جو دراز

نہ رہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نہ کرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

پھر وہی خوف عدالت سی ہو صحرا پر خوف
گرگ کو دوستی میش ہو سرمایۂ ناز

مرگ چھالا ہو غزالون کو تن شیر کا پوست
آشیانہ ہو کبوتر کے لیے چنگل باز

اور دو مطلع دلچسپ سناؤن آنجا
مثل مفتاح کشایندۂ قفل در راز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پرداز
کار معراض کرے سایۂ گیسوے دراز

خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز
کہ قضا ہو نہین سکتی ہے مصلی کی نماز

دفع ظلمت ہے یہان تک کہ ہی محمود کو خوف
کہین جاتی نہ رہے ظلمت گیسوے ایاز

ایک اک معجزہ اور انکو خدا نے بخشا
وہ دیے اور دیے اوسکو ہزارون اعجاز

جاتے انکے گھرین تھے سو ایک طبق سے ہوے سیر
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے دراز

کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزون نے سر دست سنائی آواز

تیغ انگشت مبارک سے ہوا ماہ دو نیم
کس پر اظہار نہین شق قمر کا اعجاز

طفل دو مردہ جو تھے زندہ ہوے اوٹھ بیٹھے
قم ہوئی جب دہن تنگ سی نکلی آواز

چاہ بے آب مین فوراً ہوی چشمے جاری
حبذا معجز آب دہن شاہ حجاز

ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سر سبز
کسنے دیکھا نہ تماشاے بہار اعجاز

کس فرشتے نے نہ تعلیم سے حصہ پایا
نام حضرت کا سبب مشکل یعقوب کٹی
یاد مولا مین نہ معلوم ہوا صدمۂ درد
چاہ و زندان مین وہ یوسف کی کبھی تھی ہمدم
غرق ہونے سے بچی کشتی طوفانی نوح
کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالاے شجر
خاک سے برج چہارم پہ جو عیسیٰ پہونچے
سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے
یا نبی آپ کی تعریف کہاں ممکن ہے
عرض کرتا ہے یہ اب عطف عنان کر کے امیر
بخت برگشتہ و خلق زمانہ بیرحم
سوزش غم نے دیے ہین مجھے داغ پہ داغ
گریہ افغان و دم سرد ہی کہ جس باغ مین تر
پانی پانی ہین مرے موے مژہ کے آگے
داغ سودا جو سویدا کی طرح ہے دل مین
ایک مین کیا کہ زمانے مین سوا غم کے ہے کیا
بہتے ہین روز ولادت کی طرح نزع مین اشک
ید طولی ہے مرے بخت کو کوتاہی مین
آپ چاہین تو یہ سب عقدۂ دشوار ہوں حل
ایک مدت سے ہوس ہے کہ زیارت ہو نصیب
اب ذرا درد جدائی کی نہین تاب مجھے

کس پیمبر کے نہ حامی ہوے سلطان حجاز
ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز
گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز
بطن ماہی مین وہ یونس کی کبھی تھی دمساز
جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز
لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز
فیض حضرت سے ملا اونکو یہ اوج تگ و تاز
صلب مین اونکے تھا نور شہ کونین نواز
بجا آپ سے سب مین یہ ہر کس ہے اعجاز
مین تو اک ذرہ ہون خورشید ہو تم ذرہ نواز
آفتین لاکھ ہین ہین ایک فلک شعبدہ طراز
شمع کی طرح ہوا ہون ہمہ تن سوز و گداز
نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن ہے آواز
موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز
مردم دیدۂ محمود ہے باحسان ایاز
جور بے جور و ستم چرخ سے ہے شکوہ طراز
الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز
جسطرح دست عدم از رزق رسانی ہے دراز
سر سے ٹلجائے بلا سے فلک شعبدہ باز
سرمۂ دیدۂ مشتاق کرون خاک حجاز
آتش شوق مرے سینے مین ہے صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ روز اس امید پہ مین — کہ کوئی قافلہ جاتا ہو اگر سوئے حجاز
مین بھی ہمراہ چلون اونکے بصد شوق و ادب — سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز
روضۂ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف — میرے طالع کی قسم کھائین جو ہین واقف راز
سر سے وہ خاک قدم کا مری آنکھون مین لگے — صاف مانند نگہ ہوتی ہے جس سے آواز
آپ کے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل — جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلین پردۂ راز
موقع طول نہین قفل خموشی ہے ادب — ختم اس بات پہ ہے بس سخن ای بندہ نواز
کرم جس روز کہ ہو محکمۂ روز جزا — کیجیے اپنی شفاعت سے مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہے یہ قصیدہ جو پہونچ جائے وہان
شوق مین آ کے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاط دہر سے ہو کسطرح نہ دل مایوس — کہ چار روز کی یہ مہمان ہے مثل شرم عروس
کسی کے سر پہ جو پھرتا ہی چتر بیاہ کے روز — مین جانتا ہون یہ ہے رقص مستی طاؤس
قیام کی کسے امید ہے رہے نہ رہے — یہ عمر راہ ہوا مین ہے شمع بے فانوس
زوال نعمت الوان کی دے رہی ہے خبر — عبث عبث نہین ملتی ہے مگس کف افسوس
اولٹ کے دیدۂ اعمی ہے ساغر جمشید — پلٹ کے جام گدائی ہے تاج کیکاؤس
بڑھے جو سن تو گھٹے او رمثل شعلۂ و شمع — اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس
نہین ہے تنگی بزم جہان سے جائے ادب — کہ جسم شمع سے چسپان ہو جامۂ فانوس
ہوا ہے دامن صحرائے مدعا یہ خشک — زمین پہ گرکے نہین ہوتی آبرو محسوس
حکیم دہر ہے لیکن ہے بے تمیز حکیم — نہین غبی کو صحیح و مریض تک محسوس
اگر جناب کو درکار ہو علاج ورم — کرے طلا تن ماہی پہ ٹل کے مغز فلوس
مقام اوسکا ہو گا جل کی کوٹھری تجویز — کوئی مریض کرنے گر شکایت کابوس

دوا سے ثقل سماعت نئی بتاتا ہے
کہ گوشوارہ ئے گوش چاہیے نا قوس

دوا سے تپ کوئی چاہے تو یہ بھرے دم سرد
دکھائے نبض جو کوئی ملے کف افسوس

غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ
یہ وہ غذا ہے نہیں جسکو حاجت کیموس

شناخت ایسی کہ زرد چوب کو چکمہ کر
مقام شک نہیں اصلا یہی ہے اصل السوس

زمانے مسئلہ طب میں چوک کر جاہل
کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس

نئی زبان ہے نئے ہین لغت نئے معنی
سوائے کج نہ کہے راست مطلب قاموس

حکیم کیا ہی ملا ہے غضب ہے آفت ہے
بدن میں ایک پرانا لباس وقیانوس

کسی کی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار
جھکے جو فکر میں سر ہو ترقی معکوس

کہاں سخن کوئی شیرین بجز ترش روئی
مقدموں کو کھٹائی میں ڈالتا ہے عبوس

فنا ہے ہاتھ سے اسکے کھلی ہوئی ہے یہ بات
کہ حضرت ملک الموت کا ہے یہ جاسوس

دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا
ہزار دن چاک کیے اسنے پردۂ ناموس

جو چھپ کے قافلہ راہی ہو رہزنوں سے کوئی
کہے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس

کسی کو تخت عروسی ہے تختۂ تابوت
کہیں ہے عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس

ہوئے ہیں دین سے بیگانے ایسے دنیا دار
جہاد راہ خدا جانتے ہیں قتل نفوس

پنہائے طفل کو زنجیر و طوق منت کے
اسی بہانہ سے بیجرم کو کرے محبوس

شریف خوار ہوں زبوں دور ہے کمینوں کا
کہ شمس ذرہ ہے چمکے ہیں مثل شمس شموس

گمان ہے زاغ کو میں بھی ہوں بلبل شیراز
زغن کو زعم کہ میں ہوں جواب طوطی طوس

بھونچکے کہتے ہیں ہم بھی ہیں پادشاہ حبش
بنا ہے شاہجہان تاج رکھکے سر پہ خروس

زمانہ داغ دے سے گرم کرکے آہن تیغ
طلب کرے کوئی زخمی اگر پر طاؤس

دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان
اجل کے دام سے نکلا نہ پھنس کر جالینوس

ہمیشہ خاص خدا پائمال ظلم رہے
عیاں ہے قصۂ اصحاب کہف و دقیانوس

کھچا سر زکریا پہ ارہ سبید او — الم سے برگ شجر تک ہوئی کف افسوس
وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحییٰ پر — کہ زیست سے ہوئی الیاس و خضر تک مایوس
خلیل کو کفرہ نے جو آگ مین پھینکا — اسی الم سے ہی کعبے کا ماتمی ملبوس
علی الخصوص شہیدون کا بادشاہ حسینؑ — کہ تخت عرش ہی جسکے لیے مقام جلوس
چراغ کعبۂ دین شہسوار دوش رسولؐ — امام سبحۂ خاصان ایزد و قدوس
اوسی کی بزم کا ہی آفتاب ایک چراغ — اوسی کے باغ کا ہی آسمان اک طاؤس
کتاب مین جو لگائین وہ کحل خاک قدم — عجب نہین جو ہون معنی کلام مین محسوس
جو مان سے کی سحر عید ہٹ لڑکپن مین — خدا نے بھیج دیا خود بہشت سے ملبوس
پسر رسولؐ نے قربان کیا نواسے پر — اس افتخار سے واقف نہین ہیں ہم کہ روس
ہمیشہ خواب مین کی آکے مہد جنبانی — یہ جبرئیلؑ تھے سبط رسولؐ سے مانوس
وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیائے سلف — وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس
ہوئے یہ جور و ستم اوس پہ دست امت سے — کہ جسکو سنکے تحیر مین ہین یہود و مجوس
جہان مین ہیچ ہی کسی چیز کو ثبات نہین — کہ لا بقا ہو جو اقبال کو کرین معکوس
نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش — کہ ملک شام مین ٹھہرا یزید راس نفوس
یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک — لگے ہوئے تھے برابر ہزار ہا جاسوس
چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت مین — مع عزیز مع اقربا مع ناموس
یہ کربلا مین ہوا جمع شام کا لشکر — فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس
دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے — ہوئی زمین کے ستون کو علت کابوس
سرونپہ خود کہ قندیل باب بتخانہ — زرہ بدن پہ لعینون کے خرقۂ سالوس
عیان ہوئی شب عاشورہ کی سحر تو کیا — در خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس
رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز — ہوئے سلام کو حاضر وہ سب ہوئے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو — وہ کون حضرت عباسؑ جنسے تھی ناموس
ادھر یہ حامیِ دین اوسطرف وہ بانیِ کفر — یہاں اذان ہوئی بجنے لگے اودھر ناقوس
سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا — گئی سپہر بریں تک صدائے طبل کوس
ادھر بھی شوق مین آمادۂ جہاد ہوئے — بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس
اگرچہ جن و ملک انبیا ہوے حاضر — کہ ہم شریک ہین وقت وغا نہو مایوس
مگر قبول نہ کی آپ نے کسی کی مدد — کہ تکیہ گاہ تھی تایید ایزد قدوس
قلیل فوج جو لیکر چڑھے لڑائی پر — نشان جرأت اہل ستم ہوے منکوس
ہزاروں قتل کیے ایک ایک نے لڑکر — کفن ہوے تن اعدا پہ جامۂ سالوس
سوار خاک پہ گھوڑے گرے سواروں پر — ہوا معاملۂ جنگ اشقیا معکوس
مگر کجا لاکھہ کہاں اور کہاں بہتّر تن — دلوں مین شوق شہادت قضا سے بھی مانوس
کسی کو حلا ہے کیا ور افسوس فتح سکے نہ پیر — نہو سکے یائی ہوا اوس روز بھیڑ مین مایوس
نیاں سبط نبیؐ بھی کیا نہ اُمت سے — سمجھہ کہاں کہ ستارے تھے بخت کے منحوس
غضب کیا کہ بھرے ایسے خون پاک سے ہاتھ — کہ سنکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس
کماں ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر — کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس
گرے زمین پہ حضرت کہ روی خاک پہ فرش — بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس
پروں سے لاشۂ اقدس پہ سایہ افگن تھے — ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس
پھر اوس کے بعد لٹے خیمۂ امام غریب — اخس ناس نہ سمجھے رسولؐ کا ناموس
تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا — چھٹے نہ پیرہن نو نہ جامۂ عروس
کسی نے بیوۂ قاسمؑ پہ بھی نہ رحم کیا — ردا کو لیکے کیا اوسکو شمع بے فانوس
دلہن کا زیور روز رلوٹ کر یہ کہتے تھے — کہ آج ہاتھ لگا ہی ہمین یہ گنج عروس
خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا — غضب ہے خانۂ زندان مین ہون وہی محبوس

جو پائین اپنے محبّون کو میوہ جنت
اونھین کو حیف ملے آب گرم و نان سبوس

غرض کہ خاک اوڑائی زمین نے ماتم مین
فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاؤس

جو اہل دین ہین کوئی اونکی قدر گھٹتی ہے
ورق اولٹنے سے ہوتا نہین ہے خط معکوس

امیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا
کہ بہر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمدؐ ہو اہل دین رہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لائی ہے کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول
دکھلا رہے ہین باغ جنان کی بہار پھول

کتنے ہین سرخ و سبز تو کتنے سپید و زرد
ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول

انجم سے ہین چمک مین سوا کچھ عجب نہین
پھینکین سپہر پر کلہ افتخار پھول

پائے جو اون انپہ کرے زرگر فلک
سیم و طلائے شمس و قمر کے نثار پھول

آراستہ چمن مین ہے کیا لشکر بہار
کتنے پیادہ آئے ہین کتنے سوار پھول

بخشی خدائی پوشش صفا سے وہ زرق برق
اک ایک ملک حسن مین ہے تاجدار پھول

سیمین تنان چرخ جو چاہین معاوضہ
بدلین کبھی نہ پیرہن زرنگار پھول

وہ تشنہ سرور کہ جمشید وقت ہین
شبنم کو جانتے ہین مئے خوشگوار پھول

توڑے سے زر کے کم نہین ہر گلبن چمن
اوسمین درم ہزار تو اسمین ہزار پھول

نیرنگ حسن و عشق سے خالی نہین ہے باغ
مجنون ہے بید لیلی محمل سوار پھول

صیاد کی طرح جو بنا ہے رگون کا جال
کھیلینگے عندلیب کا شاید شکار پھول

قدرت خدا کی ہون ہمہ تن گوش اسپہ ہون
ناواقف صدائے فغان ہزار پھول

چھوڑین شگوفے آپ ہی بلبل کے سامنے
پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول

عالم کو کر لیا ہے احاطہ بہار نے
پھیلے ہین کاشمیر سے تا سبزوار پھول

کثرت ہے اسقدر کہ سبھی باغبان ہوا
دیتا ہے مفت اہل تماشا کو ہار پھول

ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین
لے جاتی ہے اوڑا کے نسیم بہار پھول

گلیون مین کوچے کوچے مین پھولون کا ہی فرش
اس درجہ بچھ گئے ہین سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس مین کہ دام مین
جب باغ ہون نہ اور کہین زینہار پھول

مس کے خریدنے کو جو مالک کوئی کہے
لے آئین مول مردم خدمتگزار پھول

آیا ہے خوب ہاتھ بہانہ بہار کا
بے خوف پی رہا ہے ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانۂ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاؤ میش مین پھولے ہزار پھول

پہونچے جو باغ مین نظر آئی عجیب سیر
پہنے ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہین وہ جھکائے ہوئے ہین صف
باندھے ہوئے کھڑے ہین روش پر قطار پھول

پوچھی جو مین نے وجہ تو کہنے لگی نسیم
اوسکا ہے انتظار ہین جسپر نثار پھول

وہ لالہ رو کہ جس سے زمانے کی ہے بہار
جسکے عرق سے ایسے ہوئے عطر بار پھول

دیکھا نہین ہے بسکہ کئی دن سے روی پاک
بلبل کی طرح باغ مین ہین بیقرار پھول

نزدیک ہے کہ درد جدائی سے ہو کے تنگ
پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول

آئے نظر جو چہرۂ مولا تو عید ہو
پھولون سے صحن باغ مین ہون ہمکنار پھول

آیا ہے اور مطلع رنگین خیال مین
جس پر ہزار جان سے قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اوس آفتاب رخ سے اگر ہون دوچار پھول
حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول

دامن مین ہین لیے ہوئے بہر نثار شاہ
شبنم سے سیکڑون گہر آبدار پھول

صیقلگر چمن ہو جو اوسکی ہوای لطف
پھر بلبلون سے دلمین نرکھین غبار پھول

اللہ ری لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوئے ہین پیرہن مستعار پھول

پہونچے جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی مے بھی پھر نہ کرین زہر مار پھول

چھائے جو رعب شہ تو یہ ہین مثل خار خشک
دستار پر اگر وہ گل کفش طرہ ہو
دولت ملی یہ اوسکی بدولت کہ باغ مین
اللہ نے دیا ہے یہ اوسکو جمال پاک
اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ
یکتا ہین اوسکے خلعت خوبی کے چار قب
دو چہرہ وہ دہن کہ فدا جن پہ کیجیے
فردوس مین کیا شب معراج جب گذر
یارون کے اوسکے بو سے معطر کئے مشام
امت کا بوجھ پشت پر اپنے اوٹھا لیا
یہ فیض تھا اوسی کا کہ حق خلیل مین
ادنا یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین
اللہ رے رعب کچھ نہ ابوجہل کی چلی
ہے دشمنون کے حق مین چمن زار خار زار
رنگ بہار انکو جلائے برنگ نار
بھاگین چمن سے صورت ابلیس بد نصیب
پاتے ہین خون مین ڈوب کر دشمن لباس سرخ
یا شاہ دین ہین تیری عنایت سی فیض یاب
امت پہ وقت باغ شفاعت ہے آپ کا
وقت دعا ہے ہاتھ دعا کو اوٹھا امیر
غنچے کی طرح آپ کے دشمن گرفتہ دل

بنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول
خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول
رکھتے ہین تن مین پیرہن زرنگار پھول
سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پر نثار پھول
ہوتے ہین ایک غنچے سے پیدا ہزار پھول
طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول
نشتر ہزار غنچے بہشتر ہزار پھول
لایا لگا کے ڈالی مین رضوان ہار پھول
رخصت کو وقت پاتے تھے جو عطر بار پھول
طاقت کی بات تھی کہ ہوا کو ہسار پھول
اخگر ہوئے تمام دم اضطرار پھول
بنتے سے لگے ہزار پھل آئے ہزار پھول
کافر کے ہاتھ پاؤن گئے مشکدار پھول
کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول
تاثیر مین ہون اختر دنبالہ دار پھول
مثل شہاب چھوٹ کے بنکین انار پھول
زخمون کے بانٹتی ہے وہ شمشیر یار پھول
جتنے ہین رونق چمن روزگار پھول
مجکو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول
جبتک کھلین چمن مین بہ شاخسار پھول
خندان ہون دوست جیسے کہ روز بہار پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

مژدہ اے امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اوسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سی ہوا یاقوت یکتا کا ظہور
قلزم توحید سے در ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائینگے علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبرئیل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دین کی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی مشکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشواے انبیا و مقتداے اولیا
رہنماے اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوب و یونس ہمدم یعقوب و نوح
دستگیر عیسی گردون نشین پیدا ہوا

رائج حکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینہ دلہاے ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم
لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا

چاہیے تعظیم کو اٹھیں جو ہیں محفل نشین
نائب خاص خدا ہے ما و طین پیدا ہوا

نالہ آسا کیوں ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمدؐ نے شرف خلق کی بدولت پایا
شافع حشر ہوئے تاج شفاعت پایا

میہمان جب شب معراج ہوئی دعوت مین
چشمۂ کوثر کا ملا روضۂ جنت پایا

جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہیر بیٹھے
لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا

اور کا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا
انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا

داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا
ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب تربت پایا

خواب مین گیسو حضرت نظر آیا جس اثنا
سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا

عمر بھر دھیان جو اوسکے لب شیرین کا رہا
نزع کے وقت بھی ہنسنے وہی شربت پایا

روضۂ پاک کی بٹ لی گئی پوشش جس سال ق
حصۂ سب نے زائرون نے حسب لیاقت پایا

کوئی ٹکڑا جو مین ہاتھ لگا سمجھے ہم
بخدا یاد رہو نے سرکار سے خلعت پایا

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا ہے کلیمؑ
جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر نئے تونے امیر
واہ کیا صلّ علےٰ حسن طبیعت پایا

بالاے آسمان کہ سر لامکان نہ تھا
احمدؐ کے حسن پاک کا جلوہ کہان نہ تھا

پشتی دل عدو پہ نہ کیونکہ سنان رشک
اس نوک کا مجاز مین کوئی جوان نہ تھا

معراج کے سفر مین ملائک تھے راستہ چپ
افسوس مین غبار پس کاروان نہ تھا

تھا لامکان وہ طور نہ تھا حضرت کلیمؑ
انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نہ تھا

ڈر تھا نہ روز عرض ولا دل کرے کمی
کچھ اور اضطراب دم امتحان نہ تھا

جلدی تھی کیا کہ خوان شفاعت تھا میرے ہاتھ
گھر کا غلام تھا مین کوئی میہمان نہ تھا

فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز
کیا اس زمین کا تختہ تہ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت مین جان دی
ان دامون اسے امیر یہ سودا گران نہ تھا

مومن کو عشق سرور عالی صفات کا
طوفان حشر مین ہے سفینہ نجات کا

جز مصطفیٰ کہ آئینہ ذات حق تھے آپ
بندہ کہان ہے کوئی خدا کی صفات کا

ہوتا جو ابر فیض نہ حضرت کا آبیار
کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا

حضرت کی ذات ہے سبب رونق جہان
دولھا کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

آوازۂ دین حق کا کیا کسقدر بلند
حضرت شکن نے توڑ کے لات و منات کا

حضرت کے لطف خاص نے کی اونکی رہبری
چشمہ ملا جو خضر کو آب حیات کا

شیرین ہے محبت حضرت سے کسقدر
شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا

شمہ جو مدحت شہ امی لقب کرے
ایسی زبان قلم کی نہ یہ منہ دوات کا

میخانۂ ولاے رخ و زلف شاہ مین
وہ مست ہون کہ ہوش ہے دن کا نہ رات کا

کی لامکان مین حق نے تو حضرت سی گفتگو
جبتک نہ ہمزبان ہو مزہ کیا ہے بات کا

پیاسے ہوئے جو قتل شہ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

ملکران جو ہے وہ ہے تابع فرمان اونکا
کون آزاد نہین بندۂ احسان اونکا

سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اونکا
یارب آباد رہے خانۂ احسان اونکا

لے چکے بخشش امت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان اونکا

سرنگون پیش گریبان ہی جو چوگان فلک
گوے سبقت ہی عجب گوے گریبان اونکا

فخر سمجھین جو لگے ہاتھ عصا برداری
مرتبہ جانتے ہین موسیٰ عمران اونکا

کسطرح گر کے کنوئین مین نکل آئے یوسف
ہاتھ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اونکا

کبھی اک حرف کا ہوگا نہ قصیدہ نسہ جواب
طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اونکا

خلد مین مجرم الفت بھی پہونچ جا ئینگے
تھام کر سلسلۂ گیسوے پیچان اونکا

حور ہین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان ہین غلام
کوثر اونکا ہی بہشت اونکا ہی رضوان اونکا

کسکی طاقت ہو کہ مدحت مین زبان کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اونکا

بادشاہون کو کیا فقر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اونکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہے ہمارا
ابروے نبیؐ قبلۂ ایمان ہے ہمارا

وہ مور ہین ہرچند کہ ہین مور سے کمتر
سر تاج سلیمان کا سلیمان ہے ہمارا

ذرے ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت
کیا کوکب اقبال درخشان ہے ہمارا

بلبل وہ ہین رکھتے ہین شرف روح قدس کا
جنت جسے کہتے ہین گلستان ہے ہمارا

دیوانے ہین اوس گل کے جو ہے مالک جنت
فردوس کا در چاک گریبان ہے ہمارا

پروانے ہین اوس شمع کی جو نور خدا ہے
جشن شب معراج شبستان ہے ہمارا

حضرت کی شفاعت سے گناہونکا نہین خوف
جو کام ہے دشوار وہ آسان ہے ہمارا

معدوم کریگی نظر لطف کی گزلک
اک حرف غلط نامۂ عصیان ہے ہمارا

بخشا ہے امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہے ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہے سر اپنا
واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا

قسمت اپنی ہے رسا بخت ہی یاور اپنا
فخر ہے سارے رسولونکا پیمبر اپنا

خوف عصیان ہے کسی کو وحشت محشر کیا ہی
ہے جو محبوب خدا شافع محشر اپنا

ہین وہ تصویر کہ ہی الفت حضرت روغن
تیغ وہ ہین کہ دلا شہ کی ہے جو ہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرہ صاف
آئینہ ہمکو دکھائے وہ سکندر اپنا

میکدہ عشق مے الفت حضرت ہی بہشت
یہی شیشہ ہے یہی خم یہی ساغر اپنا

عاشقوں سے کے جو کیے نام قلم نے مرقوم
نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا

نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو
یہی جوشن ہے وغا مین یہی مغفر اپنا

دولت الفت حضرت ہی ہماری دولت
گنج زر ہے یہی مانند ابو ذر اپنا

ٹھہرا ہے موت کہ حضرت نے بلایا ہی ہمین
پہونچین یثرب مین تو وعدہ ہے برابر اپنا

ق

شوق یثرب ہی یہانتک کہین لگتا نہین جی
ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا

دہن مار سے کم روزن دیوار نہین
کاٹے کہاتا ہے شب و روز مجھے گھر اپنا

پیاس کا غم رہ یثرب مین اوٹھایا ہی بہت
خیمہ جنت مین گڑیگا لب کوثر اپنا

داغ دل مین ہی جو حضرت کی ولا کا روشن
ہے یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہی امیر
غرق دریا ہوئے دامن نہ ہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکے در دولت پہ نقارہ ہی نوبت کا

اسی پردہ مین حسرت گرد سر پھرنے کی نکلجاتی
کہ میری خاک سی بنتا حظیرہ تیری تربت کا

دکھاتا ہی تماشا لخت دل کیا یاد عارض مین
مژہ سے گرتے گرتے پھول بنجاتا ہی جنت کا

تڑپتی ہی جو تجلی جلوہ گاہ طور مین ابتک
کبھی پرتو یہان کیا پڑگیا تھا تیری طلعت کا

نرکھہ محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو
ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا

مشکلیں کیون یہ کہتی ہین ترا انجام کیا ہوگا
ادھر ہی جوش عصیان کا ادھر ہی جوش رحمت کا

تری تیغ ادا پر اس ادا سے جان دیتا ہے
قضا منہ دیکھنے لگتی ہی مشتاق شہادت کا

کہیگی حشر مین زلف مسلسل آپ کی بڑھکر
کہ مین ہون سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا

کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو
مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

تیرے جلوہ کی حسرت رنگینی مشتاق کو تیرے
نقاب اوٹھی تو پردہ پڑ گیا آنکھوں پہ حیرت کا

امیر اپنا تو کیا غم اگر تیرا نہیں کوئی
بھروسا بیکسی میں ہے تجھے اوسکی حمایت کا

خلف وہ ہو کرے جو نام روشن جد امجد کا
الف احمد کا میم احمد کا دال آدم میں احمد کا

کھنچا ایسا پری نقشہ سراپائے محمد کا
کہ نقاش ازل نے آپ سایہ رکھ لیا قد کا

تبسم میں کبھی غش آئے دانتون کی تجلی سے
یہی ہے ذرۂ تعزیر جرم شوق بیحد کا

ہوا یہ محو حسن پاک اے محبوب یزدانی
کہ تجھ پر مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا

اوتر کر عرش سے لیتے ہین بوسے رات دن قدسی
دبایا سنگ در نے تیرے پہلو سنگ اسود کا

پھرین جب پتلیان آنکھونکی یہ شوق زیارت ہو
کہ پھر جائے نظر مین گرد پھرنا تیرے مرقد کا

نہین ہے وجہ حسن یوسفی کی دھوم عالم مین
کہ سایہ جیب کی اوس پردے مین آیا تھا محمد کا

شب معراج حورون نے بچھائین اسقدر آنکھین
کہ سبزہ نرگستان ہو گیا چرخ زبرجد کا

جوانان چمن باہر ہوئے جاتے ہین جامے سے
اوڑایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا

الٰہی لیجائے شوق زیارت جب مدینے کو
خضر ہو جائے بڑھکر ولولہ عشق محمد کا

مدینے مین نہ کیونکر لہلہائے سبزۂ جنت
خضر چھڑکاؤ کرتے پھرتے ہین آب زمرد کا

ہجوم خلق اتنا سبب ہو مین نما نونگا
قیامت نے بھی کچھ پروا نہ اوٹھایا ہی ترے قد کا

سیہ کاران امت کے سرون پہ ہو گیا سایہ
گیا محشر مین سودائی جو گیسوئے محمد کا

امیر اوس شمع رو مین یہ سمجھون تو استغنا ہر اوس مین ہون
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

مین طفلی سے ہون عاشق ابروئے خمدار احمد کا
کمان حسن کا ناوک الف ہے میرے ابجد کا

تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائین لے
دل صد چاک شانہ بن کے گیسوئے محمد کا

ترے روضے مین جو نیچے سے نیچا جھاڑ لٹکا ہے
فلک وس جھاڑ مین ہے ایک آویزہ زمرد کا

مدینے مین الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے
شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا

نگاہ چشم ہر بسمل اشارون مین سکھاتی ہی
طواف آنکھون سے کرنا مرتے دم تک گنبد قبر محمد کا

در فردوس پہ محشر مین رضوان یون پکاریگا
بڑھے جس جس کے دل مین داغ ہو عشق محمد کا

قدم سے کیا ہی تیز آئی سواری جانب ایوان
نہ پہونچا ساتھ آخر رہگیا سایہ وہین قد کا

کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا
شہید شوق کو سامان ہی عیش مخلد کا

سیہ کاران امت اور سب گریبان اوٹھا لینگے
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوے محمد کا

مزاج اوس سنگ در کا شان محبوبی سے برہم ہی
کبھی کیا مین نے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا

اوٹھا وے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی
جدھر دیکھون نظر آئے مجھے جلوہ محمد کا

سیہ ہوتا سیہ کارون کی حق مین مہر محشر سے
اوٹھا رکھا گیا محشر پہ سایا آپ کے قد کا

امیر بے نشان کا نقش جب مٹنے لگے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس ہے وصف روے فخر انبیا
آیۂ واللیل ہے گیسوے فخر انبیا

قبلۂ ایمان ہے میرا روے فخر انبیا
ہون اسیر حلقۂ گیسوے فخر انبیا

پنجۂ پر زور مین تھی طاقت دست خدا
قدرت حق قوت بازوے فخر انبیا

دیدۂ یعقوب روشن ہوگئے اسوجہ سے
جامۂ یوسف مین پائی بوے فخر انبیا

کیون نہو مقبول درگاہ خدا میری نماز
سامنے ہے کعبۂ ابروے فخر انبیا

کیا حقیقت میرے دل کی طائر سدرہ بھی ہے
قمری سرو قد دلجوے فخر انبیا

دونون عالم کی ہی آبادی فقط اس وجہ سے
ہین یہ زیر سایۂ گیسوے فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن مین امیر
ہے ظفر تکیہ پئے پہلوے فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمد کا
ورد ہے صبح و شام احمد کا

قاب قوسین جسکو کہتے ہین — ہے وہ ادنے مقام احمد کا
مردے ہوتے تھے زندہ باتون مین — معجزہ تھا کلام احمد کا
کر لیا قبضہ حوض کوثر پر — پی لیا جسنے جام احمد کا
جس جگہ عام خاص ہوتے ہین — ہے وہ دربار عام احمد کا
زندہ جب تک رہے خدا سے رہا — روز نامہ پیام احمد کا
خاک یثرب ہے مرتبے مین حرم — واہ رے احترام احمد کا
وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال — ہے جو دل سے غلام احمد کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہان اہتمام احمد کا

آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفیٰ — گوش آشنائے لذت گفتار مصطفیٰ
ہے مہر پرتو گل گلزار مصطفیٰ — ماہ دو ہفتہ لالۂ کہسار مصطفیٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفیٰ — خود صانع ازل ہے خریدار مصطفیٰ
مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے — آئے نظر جو گیسوئے خمدار مصطفیٰ
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا — کیا گرم ہے مدینے مین دربار مصطفیٰ
گھٹتی نہین ہزار گھٹاتے ہین اہل کفر — ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفیٰ
کیا کیا دکھائے جوہر مردی جہاد مین — نصرت فدائے جرأت انصار مصطفیٰ
دیکھی تھی طور پر جو تجلی کلیم نے — وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفیٰ
زائر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا — جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفیٰ
حاصل ہے خوان نعمت دین کا اسے مزہ — جو لذت آشنا ہے نمکخوار مصطفیٰ

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفیٰ

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلِّ علیٰ — زبان غیب سے آئی ندا کہ صلِّ علیٰ

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن — ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلِّ علیٰ

رہیگی نام کو باقی نہ اب سیاہیِ کفر — چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صلِّ علیٰ

درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رخ — لب آپ کے تھے وہ معجزنما کہ صلِّ علیٰ

جبین وہ لوح کہ جسمین نقوش رحمت حق — جمال پاک وہ نور خدا کہ صلِّ علیٰ

دہن وہ چشمۂ شیرین اگر نظر آئے — کہے یہ چشمۂ آب بقا کہ صلِّ علیٰ

عجب کریم عجب برگزیدۂ عالم — عجیب خضر عجب رہنما کہ صلِّ علیٰ

لگائے آنکھونمین جو حال غیب آئی نظر — وہ سرمہ آپ کی تھی خاک پاک صلِّ علیٰ

پڑے جو ضرب تو جوزا صفت فلک ہو دو نیم — وہ دست بازوے تیغ آزما کہ صلِّ علیٰ

زبان و لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول — وہ مستجاب تھی اونکی دعا کہ صلِّ علیٰ

شگفتہ کیون نہ رہین زائرون کی غنچۂ دل — مدینے کی ہے وہ آب و ہوا کہ صلِّ علیٰ

یہی کہے کوئی رضوان سے بھی اگر پوچھے — وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صلِّ علیٰ

ورق جنان قلم اپنا ہے غیرت طوبیٰ
لکھے امیر وہ مدح و ثنا کہ صلِّ علیٰ

ابتدا و انتہاے مصطفیٰ — جانتا ہے بس خداے مصطفیٰ

خاک پا اوسکی ہے جنت کا عبیر — دل سے ہے جو خاکپاے مصطفیٰ

ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان — سب ہوئے پیدا براے مصطفیٰ

ماسواے حق جو ہین فانی ہین سب — حق کہان ہین ماسواے مصطفیٰ

لامکان مین ہمنشین حق ہوے — کسقدر برتر ہے جاے مصطفیٰ

مصطفیٰ ہین خلق کے حاجت روا — ہے خدا حاجت رواے مصطفیٰ

اولیا سارے قفاے انبیا — انبیا ہین سب قفاے مصطفیٰ

حشر مین گھیرے تھے کیا مجھکو گناہ — چلدیئے جسوقت آئے مصطفےٰ
فقر سے شاہی سے کچھ مطلب نہین — مین ہون راضی جو رضائے مصطفےٰ
مشکلین کیا نزع کی آسان ہوئین — وقت پر تشریف لائے مصطفےٰ
طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا — لنترانی تھی صدائے مصطفےٰ
جان حضرت جان تن حضرت کا تن — دست وپا ہین دست وپائے مصطفےٰ
اولیا و انبیا محشر کے دن — سب کرینگے اقتدائے مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا اسیر
دل مین والی ہے ولائے مصطفےٰ

حشر کے دن رتبۂ والائے سرور دیکھنا — زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا — جلوہ فرما ہونگے وہ بالائے منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن — مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
اُمتین جتنی ہین سب کو بخشوائینگے نبی — ملتجی ہونگے انھین سے سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار — موجزن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کنجیان بھیجیگا انکو نار و جنت کی خدا — انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملائک کی طرف دیکھینگے آپ — دست تسلیم اون کے اوٹھینگے برابر دیکھنا
پھر زیب آئینہ برق تجلی روبرو — دست قدرت شانۂ زلف معنبر دیکھنا
لب کھلینگے جسگھڑی بہر شفاعت آپ کے — ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمال امت سادہ ہوجائینگے سب — ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپ کی مرضی سے ہوگا ساری عالم کا حساب — آپ کے قبضے مین ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنون کی ہی خرابی دوستون کی ہی نجات — خامۂ اسیر شرف اللہ اکبر دیکھنا
خدمت والا مین حاضر ہوگا جب وسدن اسیر — چشم رحمت سے اسے ای کل کے داور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہ دانا غیب کا
قبضۂ قدرت مین تھا اونکے خزانا غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے
ہر قدم پیش نظر تھا آستانا غیب کا

واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف
بازوے قدرت سے تھا پیوند شانا غیب کا

نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور
بن گیا اک نخل ہو کر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہمنے امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانا غیب کا

قطرے کے منہ سے نام جو اونکا نکل گیا
بادل سے گر کے وہ سوے ہوا پر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفیٰ
کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کیا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ امت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو نام لیا مین نے آپ کا
آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا

بے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پر آب
ایسا درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہون مین تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

ردیف بای موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب
کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب

کھلتے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح
آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپ کے رتبہ زمین کا تھا بلند
عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس
آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اوٹھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتون مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتونکو خوشی حورین مست
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عید اس بات کی تھی سب کو کہ پورا وہ ہوا — حق سے جو وعدۂ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایمان کی ضیا فرش سے تھی تا سر عرش — بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

شام ہی سے تھے کشادہ در کاشانۂ قرب — برطرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب

جو کیا آپ نے اللہ نے منظور کیا — مہربان ایزد غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی رنگ دو رنگی سے وہ خلوت گہ خاص — وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع دیں تو مین ذرا بھی نہ رہا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق جب ملک عرب مین ہوے سلطان عرب — ہفت کشور ہوے نہ کیون تابع فرمان عرب

آپ کے فیض قدم سے یہ بڑھی شان عرب — ہو گیا سارا عجم ذرۂ میدان عرب

عادل اوس شاہ سا پیدا نہوا تھا جبتک — کبھی شاہون سے واقف تھی نہ میزان عرب

غارت فوج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ — حفظ حضرت کا ہوا جبسے نگہبان عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور — ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جان عرب

کیسی شمشیر شجاعت کے دکھائے جوہر — سرنگون ہوگئے جتنے تھے شجاعان عرب

ایک کی چل نہ سکی مان گئے سب لوہا — پہلوانان عجم ہون کہ دلیران عرب

فیض حضرت سے یہ بوئے گل ایمان پھیلی — اوس سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

رہے برگشتہ اس احسان پہ حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردم نادان عرب

ردیف تاے فوقانی

کیا سناتے ہین یہ واعظ ہمین جنت جنت — اپنے نزدیک تو ہے روضۂ حضرت جنت

ہون گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے — ہاتھ آجائیگی حضرت کی بدولت جنت

روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہین — دیگا اللہ ہمین روز قیامت جنت

حورین فردوس سے ہمراہ ملائک آئین — فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت

عشق کامل ہے جنھین آپ سے ہی اونکے لیے — آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت

دولت قرب خدا چاہتے ہین پیر و شاہ — زاہد عیش طلب کو ہے غنیمت جنت

زائر شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہو — یہ وہ طاعت ہے کہ جسکی نہین اجرت جنت

خواب مین صورت حضرت جو نظر آجائے — کیون نہو جائے مرا بستر راحت جنت

ہے وہ مجرم مجھے مجرم جو سمجھتا ہے امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہے حسرت جنت

چل مدینے وقت تو نے ہند مین کھویا بہت — رات اب تھوڑی ہے چونک اے بیخبر سویا بہت

روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجکو نظر — ملکے آنکھین چادر تربت سے مین رویا بہت

سب سے کہتا تھا یہی اگر مدینے مین آؤنیش — کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت

ہے وہی ابتک سیاہی شامت اعمال کی — آنسوؤن سے میری آنکھون نے اسے دھویا بہت

غفلت اندک بھی اودھر سے آدمی کو موت ہے — ایکدم بھی تو جو سویا جان لے سویا بہت

ایک ہین کیا کتنے تجکو ڈھونڈھکر تھک تھک گئے — تو ہی محبوب دو عالم ہین ترے جویا بہت

ق

چرخ نیلے فام کے کشتی تو لاکھون ہین مگر — زہر میرے حق مین اس کمبخت نے بویا بہت

دور برسون روضۂ پرنور سے رکھا مجھے — وقت میرا اسنے ہندستان مین کھویا بہت

جاگتے سوتے اودھر کی لو رہی دل کو لگی — پھر نہین پروا ہے تو جاگا ہو کم سویا بہت

کچھ نہ حاصل مزرع امید سے مجکو ہوا — عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میرے شعر پر ہین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

ردیف ثاے مثلثہ

جرم ہے کس سے کرے مسکین یہ امت الغیاث — الغیاث اے شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہون بیقرار
اب نہین باقی ہی میرے دل مین طاقت الغیاث

ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون مین
خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث

ضعف دل نے کردیا سر تا قدم بے دست و پا
پانو مین طاقت نہ ہاتھو نمین ہی قوت الغیاث

گور کی ظلمت سی کم شام سیہ بختی نہین
نور کی حاجت ہی اے صبح سعادت الغیاث

آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے
رحم اے ابر کرم ای جوش رحمت الغیاث

دونون راہین بند ہین جاؤن کدھر مین نا قبول
الحذر کہتا ہی دوزخ اور جنت الغیاث

اس دوراہی سے کسی صورت تو آؤن راہ پر
الغیاث ای خضر صحرای شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر روسیہ کا ہے سیاہ
اے شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

لحد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سے بحث
جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث

وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس
نہ کر سکیگا کبھی میرے ہم صفیر سے بحث

مین مست بادۂ عرفان کہان کہان جمشید
کرے نہ جام جہان مین خم غدیر سے بحث

کرون وہ وصف رخ شہ کہ گل ہون غرق عرق
کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث

ثنای شاہ مین حسان ہین اپنے وقت کا ہون
غزل سرا نہین مرزا سے ہی نہ میر سے بحث

زمین روضۂ مولا سے ہی رجوع اپنی
دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سے بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہے بلند
کرے نہ تخت سلیمان مری حصیر سے بحث

تمہارے کوچے کی ہین بوریانشین ایسے
کہ دور رہین جو کرین صاحب سریر سے بحث

فلک الجھتا ہی کیا ایسے راست بازون سے
کمان کج نکرے راستی مین تیر سے بحث

جو آپ کی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہی کہ گندم کرے شعیر سے بحث

فقیر ہو نہین امیر اوسکے آستانے کا
فقیر سے مجھے مطلب نہ کچھ امیر سے بحث

ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج
پردہ ہو کہاں بیچ میں وہ حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی حجت ہے وگرنہ
بے فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا
تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جتنے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے متوجہ
افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صلّ علیٰ عرش پہ قدسی
اوراد و وظائف میں تھے شاغل شب معراج

لاحل تھے جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے
گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ امت کی شفاعت
کی سب کی سند آپ نے حاصل شب معراج

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر
نزدیک ہوئی دوری منزل شب معراج

کام آیا اسیر آپ کا کیسا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سر عرش پیمبر شب معراج
لینے کو ملک آئے برابر شب معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

سن سنکے رسولان سلف جسکو ہیں حیران
وہ قرب ہوا شہ کو میسر شب معراج

وہ دائرہ جسکا کہیں آغاز نہ انجام
نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج

جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوئے حل
جتنی تھیں مہمیں وہ ہوئیں سر شب معراج

کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان
دعوت میں ملی جنت و کوثر شب معراج

اصرار کیا لی سند بخشش امت
محبوب ہوا شافع محشر شب معراج

کی تھی جو فرشتوں نے رقم فرد معاصی
رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادات
پانی کی طرح بہ گئے پتھر شب معراج

پروانوں کے مانند شیاطین کے جلے دل
کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ماتم تھا امیراون کو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

ردیف حاے حطی

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلی کی طرح
طالب دیدار ہوں مدت سے موسیٰ کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت نے کاٹا ہے مجھے
آ رہی ہیں کیسی کیسی لہریں دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہوں ہر دامن پہ راہ شوق میں
ہیں حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہیں تو باب نا امیدی بند ہو
در کھلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدۂ نقش کف پا کی طرح

گھر میں مردہ سا پڑا ہوں جان قالب میں نہیں
قم سنا کر کیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کروں
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہے عنقا کی طرح

زندگی جبتک ہے ہرگز محو ہونے کا نہیں
داغ الفت میرے دل میں ہے سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینوں سے ہے کہنا مجکو ننگ
چپ پڑا رہتا ہوں میں تصویر دیبا کی طرح

او جو بندی کی خبر کچھ دور شفقت سے نہیں
مہرباں تم بھی ہو سب پر حق تعالیٰ کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر اگر مثل خضر
چھوٹ جاؤں تیہ حیرانی سے موسیٰ کی طرح

روضۂ پرنور تک پہونچوں اگر سمجھوں یہ میں
چرخ پر میں نے جگہ پائی ہے عیسیٰ کی طرح

آنکھ میں قدموں سے ملوں حاصل ہو دل کو خوشی
اشک رونے پر گریں عقد ثریا کی طرح

وصف حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے درد ہجر میں اکثر نکلجاتی ہے روح
جب تصور آپ کا آتا ہے پھر آتی ہے روح

شوق غالب ہے غم فرقت سہا جاتا نہیں
دم الجھتا ہے نہایت تن میں گھبراتی ہے روح

کیوں طلب میں دیر ہے تسکین فرما ہوتی نہیں
گو کہ بیرون روح کو دل دل کو سمجھاتی ہے روح

ہے عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان
منقلب ہو کر بدن مین حور بنجاتی ہے روح

مست الفت جو ہو اوسکو نزع مین ایذا کہان
موجین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہے روح

تازہ ہو جاتی ہے باطن مین جنان کو دیکھکر
گو بظاہر نزع کے عالم مین مرجھاتی ہے روح

آپ کے اعدا کو حاصل بادۂ عرفان کہان
خود خراباتی ہین وہ اونکی خراباتی ہے روح

دوست سے بدلا نہین ہوتا ہے عصیان کا امیر
پاک جاتی ہے جو ایذا نزع مین پاتی ہے روح

ردیف خای معجمہ

ہے یہ روشن شجر روضۂ پرنور کی شاخ
جسکے آگے ہے خجل نخل سر طور کی شاخ

مست الفت ہون کٹے سر تو بڑھے اور دلا
جسطرح پھیلتی ہے ہو کے قلم انگور کی شاخ

وہ معطر شجر خلق نبیؐ ہے جس مین
عود کے برگ ہین پھل مشک کی کافور کی شاخ

شوق غالب ہو تو اوس روضے مین پہونچیگا
دست کوتاہ کو ملتی ہے کہان دور کی شاخ

وصف کیجیے ہم بھی صفای تن اقدس کا لکھین
ہاتھ بہر قلم آجائے تو بلور کی شاخ

آپکا باغ شفاعت ہے وہ جنت کہ جہان
لاتی ہے میوۂ بخشش مژۂ حور کی شاخ

سامنے اونکے ہو سرسبز عدو خاک اسیر
ٹوٹ جاتی ہے رگ گردن مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازوے در عرفان کا ہے بازوے محمدؐ
زنجیر اوسی دروازے کی گیسوے محمدؐ

توسین ہے تفسیر دو ابروے محمدؐ
کونین تہ ظل دو گیسوے محمدؐ

آنکھین جو پھری ہون طرف کوے محمدؐ
پانی ہو اگر دل تو بہے سوے محمدؐ

مشتاق [illegible] ہین ہونگے روان روز قیامت
سب سوے جنان ہم طرف کوے محمدؐ

منظور نظر اسلیے ہے سیر گلستان
شاید کہ کسی پھول مین ہو بوے محمدؐ

است مین جو مشہور ہے منشور شفاعت — گیسوے محمدؐ ہے وہ گیسوے محمدؐ
کسطرح نہ پیوست ہو دست ید اللہ — بازو مین جو ہو قوت بازوے محمدؐ
سب بلبین محمدؐ سے اگر مصحف ناطق — قرآن کی تھی رحل دو زانوے محمدؐ
حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی — ہوتا نہ اگر تکیۂ پہلوے محمدؐ
کعبے سے جو ملجائے مجھے مصرع محراب — تضمین کرون مصرع ابروے محمدؐ
چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئین نہ کیونکر — رہتا ہے سر مدحتِ گیسوے محمدؐ
ق
عاشق ہو مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا — دل مین ہے سمائی ہوئی خوشبوے محمدؐ
ہر داغ جگر لالۂ گلزار امیرؔ — ہر نالۂ دل سرو لب جوے محمدؐ

قطعہ پنج بیت

ہو سیر جنان خواب مین آنکھونکو میسر — اللہ دکھائے رخ نیکوے محمدؐ
قربان کرون مردمک چشم کو تل پر — پلکین ہون مری شانۂ گیسوے محمدؐ
سر پانؤن پر رکھکے کرون شوق سے سجدے — محراب حرم ہو مجھے ابروے محمدؐ
دیکھون کبھی چہرے کو تعشق کی نظر سے — سونگھون کبھی خوش ہوکے مین خوشبوے محمدؐ
رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھ دون اپنا — تعویز کے بدلے سر بازوے محمدؐ
چار آنکھین کرے شیر فلک مجھسے ہے کیا جان — سب جانتے ہین مین ہون سگ کوے محمدؐ

صحبت کو ہے تاثیر امیرؔ اسمین نہین شک
اصحاب مین کسطرح نہ ہو خوے محمدؐ

جنت ہے اگر لالۂ صحراے محمدؐ — کوثر بھی ہے اک موجۂ دریاے محمدؐ
ہر شعر مین ہے مدحت اعضاے محمدؐ — دیوان ہے مرا نقل سراپاے محمدؐ
اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ مہوس — ملتی جو اونھین خاک کف پاے محمدؐ
کہدونگا جو محشر مین ہوئی پرسش احوال — شیداے محمدؐ ہون مین شیداے محمدؐ

معراج ہوئی انکے سوا کسکو میسّر	کب اور رسولون کو ملی جاے محمدؐ
اک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے قوی ہو	پر زور ہی کیا بادۂ میناے محمدؐ
کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی	مطلع نہوا مصرع یکتاے محمدؐ
دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلی	جب جا ہوئے گویا لب گویاے محمدؐ
محبوب ازل شوق سے رکھتا ہی دم پیش	پیش نظر آئینۂ سیماے محمدؐ
عاقل ہون مین سب سے کوئی دیوانہ نسمجھے	سودا ہے مرے سر مین تو سوداے محمدؐ
فدہ ہون تو ہون ذرۂ صحراے محبت	خورشید ہے میرا رخ زیباے محمدؐ
قمری ہون تو ہون قمری گلزار مودت	شمشاد ہے میرا قد بالاے محمدؐ
پوچھو مرا میخانہ تو میخانۂ اسلام	ہون جرعہ کش ساغر صہباے محمدؐ

جنت کا قبالہ ہے امیر اسمین ہی کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمناے محمدؐ

جہان مین ہے شہ نامدار کی آمد	چمن مین آج ہے فصل بہار کی آمد
سواری آتی ہے حضرت کی ملک ہستی مین	اوٹھو اوٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد
نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی	سحاب رحمت پروردگار کی آمد
دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہت	شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد
نزول رحمت رب ہو کہ ساتھ ہی اونکے	صف ملائکہ کردگار کی آمد
اوٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے	ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہین بخطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف ذال معجمہ

اہل دنیا کے لیے نعمت الوان ہی لذیذ	عاشقون کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو لے کیف مئی صاف طہور / داغ مثل ثمر روضۂ رضوان سے ہے لذیذ
جانتے ہین جنھین معلوم ہے الفت کا مزہ / سیب جنت سے بھی وہ سیب زنخدان ہی لذیذ
ہو اگر مرگ کا شربت رہ حضرت کا نصیب / زائرون کو صفت شیرۂ رمان ہے لذیذ
مغز بادام یقین ہے کہ بنے مغز قلم / ایسی تحریر ثناے شہ ذیشان ہے لذیذ
زخمی عشق سے بیذائقہ پوچھو کہ اوسے / دہن زخم بدن مثل نمکدان ہے لذیذ

خاک شکر ہے مرے حق مین مدینے کی اسیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہے لذیذ

ردیف رای مہملہ

سے ہے رنگ اوسی مہر کا افق آسمان پر / جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر
دل کو تڑپ دکھاؤن جو حضرت کی عشق مین / پھوٹین زمین کے ہفت طبق آسمان پر
شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی / ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر
حضرت نے خاک پا سے کیا اوسکو سرفراز / ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر
اوس تاجدار دین کا جو لکھا ہے سینے وصف / ٹوپی اوچھالتا ہے ورق آسمان پر
اوٹھوائین بوجھ آپ جو اپنے وقار کا / آجائے قدسیون کو عرق آسمان پر
آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین / جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھے جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر اسیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق آسمان پر

دو طرح سے رکھتے ہین شرف احمد مختار / حق انکی طرف حق کی طرف احمد مختار
غواص ہوئے قلزم عرفان مین تو سمجھے / اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار
قرآن ہے خورشید تو انجم اور صحیفے / ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار
کیا تاب ہے دم مار سکے کوئی مخالف / جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمد مختار

کفار کو دیتا تھا صدا جبن کہ بھاگو
کیا حشر کا کھٹکا ہے کہ ہین تین معاون
باطن مین یہ ہین حضرت آدم کے مربی
سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس
مرجائے تو روح اوسکی قیامت مین ہو ساہی

آتے ہین جھکائے ہوئے صف احمدؐ مختار
شاہ شہدا شاہ نجف احمدؐ مختار
ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمدؐ مختار
موتی ہوا وہ تھا لین جو صدف احمدؐ مختار
تیر ونکا کرین جسکو ہدف احمدؐ مختار

آئینۂ دل آنکھہ سکندر سے ملائے
دیکھین جو امیرؔ اسکی طرف احمدؐ مختار

نقش قدم ہین آپ کے اختر زمین پر
اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور
تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر
سلطان ہین آپ بھیجے ہوئے تھو سب آپکے
ہاتھون مین اونکے آپ کی بازو کا زور تھا
دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثری مین بھی
تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفےٰ
تا وقت صبح گاہ سر شام سے ہوئے
بس اتنی دیر مین کہ رہی گرمی البساط
جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین میری اشک

کیونکر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر
عرش برین ہی روضۂ انور زمین پر
قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر
آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر
حیدر جو کافرون سے لڑے ہر زمین پر
جبرئیلؑ کے نہ بچھتے اگر پر زمین پر
امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر
جاری فیوض خالق اکبر زمین پر
پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر
موتی بچھے ہوئے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون مین خاک مدینے کا اے امیرؔ
آئے جو موت بھی تو اوسی سر زمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمدؐ مختار
سب نبین کا ہے مرتبہ ظاہر کیے ہوئے ہین

ہون خاص جو محبوب خدا احمدؐ مختار
دو وجہ سے شاہ شہدا احمدؐ مختار

ہے پیش نظر آئینہ خالق کی تجلی
مختار ہیں کل کار گہ صنع خدا کے
ظاہر ہے کہ ہے لفظ احد احمد بے میم
کونین میں تشکل ایک تھی دنیا ہو کہ عقبیٰ
ہر جنگ میں کس طرح ظفر اوسکی نہ ہوتی
یعقوب کے ایوب کے آدم کے معاون
توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لاحل
کعبہ جو دہن ہے تو زبان آپ کی ہو ذات
ظاہر جو ہوئی اور رسولوں سے کرامت
کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح
حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت
دیکھو جو حقیقت میں وہ مشتق ہیں یہ مصدر

محبوب ہیں کیا نام خدا احمد مختار
کہتے ہیں انھیں لوگ بجا احمد مختار
بے میم ہوئے عین خدا احمد مختار
اک دم نہ خدا سے تھے جدا احمد مختار
مختار کے تھے راہ نما احمد مختار
ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمد مختار
ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار
مصحف جو زبان ہے تو صدا احمد مختار
در پردہ تھے اعجاز نما احمد مختار
تھے ماہر احکام خدا احمد مختار
ہیں رائج فرمان قضا احمد مختار
آدم سے ہیں رتبے میں سوا احمد مختار

محشر میں جو اوٹھیں تو امیر اپنی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آئے نظر
آنکھیں روشن ہوں مری کحل بصیرت مل جائے
دامن گرد بیٹھا کلفت دل دور ہوئی
کل مقصود سے لبریز ہو دامن میرا
دور بیٹھا ہی ہوا امید بر آئے یا رب
وادی شوق میں تقدیر دکھائی ہے راست
طور وہ روضہ ہے ہیں صورت سینائی لیکن

جیتے جی روضۂ جنت کی بہار آئے نظر
دور سے بھی جو مدینے کا غبار آئے نظر
اب یقین ہے کہ کوئی ناقہ سوار آئے نظر
جب مدینے کے درختوں کی قطار آئے نظر
صورت صبر مجھے شکل قرار آئے نظر
خضر مل جائیں جو حضرت کا مزار آئے نظر
ارنی منہ سے نکالوں جو مزار آئے نظر

ق

کیا کہون شکل جو روضے مین ہو تجکو دیکھی — آئینۂ لطف و عنایت سے کے دو چار آئے نظر

شافع حشر ملے دہشت عصیان نہ رہی — ہر طرف و غدغۂ روز شمار آئے نظر

جو محمد مین ہے یہ رنگ یہ بو اور ہی ہے — یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آئے نظر

نہ کہین پائی یہان آکے جو صورت دیکھی — یون مرقع مین بہت نقش و نگار آئے نظر

شکل مقصود نہین چہرۂ مطلوب نہین — اور جتنے تھے وہ سب آئینہ دار آئے نظر

تو بھی آنکھون سے اوسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرائے نظر

الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر — دکھائے مجکو مدینہ مری دعا کا اثر

ہو اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار — کہ جسکے سایے مین ہے سایۂ ہما کا اثر

بنے نہ عشق مین مس قلب ہو طلا میرا — ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہو جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو — مرض یقین ہی کہ زائل کرے دوا کا اثر

کرینگے یاد کبھی مجھ ضعیف کو حضرت — ضرور کاہ کو کھینچیگا کہربا کا اثر

صفات خالق باری تھی یون محمد مین — خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

نہ دے صبا کو جو تعلیم خلق حضرت کا — کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر

تمہارا آب دہن اوسکا آبیار ہوا — اسی سے چشمۂ حیوان مین ہے بقا کا اثر

کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن — یقین ہے سر و کرے دست و پا حنا کا اثر

ثنا سے شاد جو کی مجھسے اہل مکہ ہین شاد — ابھی یہین ہند مین مکے مین ہے ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہے اسیر
امیر صحبت اصحاب باصفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب وہی مصطفےٰ کو دیکھکر — مصطفےٰ جسطرح انکو اور خدا کو دیکھکر

واہ کیا رتبہ ہے جتنے ہین جہان مین بادشاہ — اوٹھ کھڑے ہوتے ہین سب تیرے گدا کو دیکھکر

آدمی کیا چمکاتے ہین مہ و مہر فلک
آج تک پتھر پر اونکے نقش و پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہے حضرت نے طلب کی واسطے
نزع کے دم مین یہ سمجھونگا قضا کو دیکھکر

لامکان مین قرب حق اونکو ملا بیواسطہ
غش ہوئے موسیٰ تجلی خدا کو دیکھکر

ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتے ہین
ہم ابھی آتے ہین جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دین ہین عاشق شہ انکو کیا دنیا سے کام
دیکھتے ہین چند کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب بقا
خضر خوش ہوین چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو اسیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر
ختم ہے حق رسالت احمدؐ مختار پر

قبضہ پائینگے کسی دن خلد کے گلزار پر
داغ کھاتے ہین جو عاشق آپ کے رخسار پر

شیر تھی شمشیر حضرت کسقدر کفار پر
دوڑتی تھی جنگ مین طاؤس بنکر مار پر

طائران عرش سے آنکھین ملاتی ہین طیور
بیٹھکر اوس روضۂ پرنور کی دیوار پر

وہ بھی بکتی تھے تمھارے نام ہی پاشاہ دین
منکشف ہی حال یوسفؑ مردم بازار پر

کیون نہ مومن دلسی ہون وارفتۂ ابروی شاہ
راہ چلنا ہے صراط حشر کی تلوار پر

ہند سے سوے مدینہ سر سے آنکھون سے چلون
راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر

دور باغ شرع سے ہے جسکو کہتے ہین خلشر
کب ہین کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر

اوڑکے پہونچونگا مدینے مین اگر غالب ہی شوق
طائرون کی طرح کچھ مجکو نہین درکار پر

ظاہر اوسکو بھی الفت آپ کی مژگان سی تھی
بے سبب منصور کا کھینچا نہین ہے دار پر

سمجھے مجرم آپ کے گیسو و عارض دیکھکر
چھا گیا ابر شفاعت عفو کے گلزار پر

مدحت دندان مولا اس سے ہوتی ہی رقم
ابر نیسان کا گمان ہے کلک گوہر بار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہی یہ صاحب شرف
طرہ ہے خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہون شکل مولا عالم رویا مین مین
غبطہ ہے یوسف کو میرے طالع بیدار پر

چشم مولا سے یہ ہمچشمی کا دعوے کیا کرے
مردنی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر

وادی ایمن مین سرگردان نہ رہتے سالہا
پہلے ہی چلتے اگر موسی تری رفتار پر

کیا شرف ہے آستان پر ہین ملائک سرنگون
ہین فدا ہو رونکی آنکھین روزن دیوار پر

نامۂ عصیان مرا کیون کر نہ دھو جاے اسیر
فوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چین آئے روضۂ شاہ زمن سے دور
تڑپے نہ کس طرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھون نہین دوستون کے الٰہی یہ سلسلہ
دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور

پردہ رہے لحد مین بھی احباب شاہ کا
دزد کفن کا ہاتھ الٰہی کفن سے دور

کس درجہ عدل ہے کہ ہوئے سب جہان سے
آثار ظلم و دہشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور

اے شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر
ایسا نہین ہے وادی غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہے کہ وہان رکھتے ہی قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تھمین سرشک جو ہون مدتون سے مین
یعقوب اور یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زبان سے اسیر آپ بھی سنی
گوش بشر نہین ہے بشر کے دہن سے دور

ردیف زای معجمہ

کیا طبع مریض غم فرقت رہے ناساز
حضرت کے مطب کو ہین مسیحا بھی دوا ساز

حضرت کی زیارت ہوئی رویا مین میسر
ہاتھ آ گئی کیا دولت بیدار خدا ساز

کیون صورت آئینہ نہ ہو صاف دل اپنا
جب آپ کی الفت ہو شب و روز جلا ساز

کیا امر ہے بتخانہ سے نافر ہے برہمن
کیا نہی ہے خود توڑتے ہین اہل غنا ساز

وصف آپ کا لکھے تو ملے تازگی ایسی
ہو منشی گردون کے قلمدان کا نیا ساز

حضرت کی شریعت سے تھا واقف دل زہرہ
ہوتا اوسے ہاروت سے ماروت سی کیا ساز

ہو معتدل اکدم مین اسیر اون کے کرم سے
ہر چند ہوا ہے چمن دہر ہے ناساز

چلتے ہین میکدے مین محبت کے جام روز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آئین خضر علیہ السلام روز

ہے ہند مین بھی ورد درود و صلوٰۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے پیر اسلام روز

رخ آپ کا ہے مہر تو قد آپکا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہو مین ذرہ تمام روز

کٹتے ہین مدعی جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز

کب مہبط فیوض نہ تھا آپ کا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

جاناہو کب مدینے مین اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز

ہو مین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہے زائرون کا وہان ازدحام روز

آثار نیک نکلے زیارت کے باب مین
پہرون ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز

حضرت سے باتین کرتے تھے جو بالمشافہہ
گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

ساماں ہوا ادھر کے سفر کا درست اسیر
کرتا ہون صبح اوٹھ کے یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کے پاس
تا رہون مین حشر تک مرکر بھی پیغمبر کے پاس

ڈھونڈھ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبیٰ کے نیچے چشمۂ کوثر کے پاس

موت آئیگی تو یون احباب حضرت کی حضور
عقد کی شب آتی ہے جیسے دلھن شوہر کے پاس

شاعرو ہو نعت وصف اہل دنیا سے جدا
کیون صنم خانہ بناتے ہو خدا کے گھر کے پاس

محضر اپنے عشق کا جسروز لکھواؤنگا مین
مہر کو لیجاؤنگا مقداد کے بوذر کے پاس

صاف حضرت کے تصور سے ہی جیسا دل مرا
آئینہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کے پاس

کھینچ لیجائین فرشتے سوی دوزخ کیا مجال
روز محشر ہون گر مجرم شافع محشر کی پاس

کہتے تھی سب دیکھکر انصار کو شہ کے قریب
جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین مہ انور کے پاس

باہمہ او بے ہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
امت اونکی پاس تھی وہ خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہی ہوس کو کیمیا کی تلاش
کرے تو خاک در پاک مصطفےٰ کی تلاش

گدائیے در حضرت نے کردیا یہ غنی
نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش

وہ بات کر کہ رضامند ہون رسول کریم
اگر ہے تجکو رہِ مرضی خدا کی تلاش

مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان
فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش

یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم
تلاش ہے تو مجھے اونکی خاک پا کی تلاش

انھین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے
سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش

رجوع شرط ہے شافع سے اہل عصیان کو
جو دردمند ہے تو چاہیے دوا کی تلاش

جہان مین مجھسے زیادہ ہے کون طالب حق
کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مئے محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہے جام جہان نما کی تلاش

آئے سفر مدینہ کا پروردگار پیش
پہونچے تو نقد دل کو کرے جان نثار پیش

جاتا ہی زائرون کا مدینے کو قافلہ
اتنا ہی فرق چار ہین پیچھے تو چار پیش

آئے طلب کہین کہ مدینے کو مین چلون
کب تک رہیگا مرحلۂ انتظار پیش

ممتاز ہے جو بیشتر وعشق شاہ سے
کیون فرق مبتدا یہ نہو طرہ دار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ پیش ضریح شاہ
جاکر کرون مین یہ گہر آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تھے سارے رسولون مین وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمدؐ کو دیا خاص

دنیا مین ہین سب بندۂ احسان پیمبرؐ
درویش و غنی شاہ و گدا عام ہون یا خاص

احمدؐ سا نہین کوئی ہزارون مین پیمبرؐ
طائر ہین سبھی پر ہے سعادت مین ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت
شافع ہین وہ سلطان امم روز جزا خاص

خاتم ہین یہی حکم جہاد انکو ملا ہے
دو ہرے شرف انکو ہین یہ ہین پیش خدا خاص

نور انکا مقدم ہے ظہور انکا مؤخر
اول مین بھی آخر مین بھی ہین خیر ورا خاص

جبرئیلؑ براق انکے لیے عرش سے لائے
معراج کے رتبے مین بھی ہین شاہ ہدا خاص

امت کو انھین کے ہے شرف جملہ امم مین
ذی مرتبہ ہین عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کرو کشت توقع
بندہ ہے امیر آپ کا اے بحر عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہون روے شہ کا مجھے گل سے کیا غرض
قیدی ہین گیسوؤن کا ہون سنبل سے کیا غرض

خوف صراط حشر ترے عاشقون کو کیا
پیراک کو محیط مین ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشور عقبی کی سلطنت
دنیا مین اونکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیرون سے کیا کلام کرے عاشق آپ کا
عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے روان جاگ اے امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادھر بھی آئے نسیم بہار فیض
مدت سے یہ غلام ہے امیدوار فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہون ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہے نہ گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

صالح فدائے زہد ہین یوسفؑ فدا حسن
عیسیٰ نثار خلق ہین موسیٰؑ نثار فیض

حاصل جہان مین ہی ثمر زندگی اوسے
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رخ آپ کا ہے لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہے سرو لب جوئبار فیض

جو کچھ ملا کسی کو وہ ہاتھون سی آپ کے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسفؑ کو دی امان چہ کنعان مین ڈال کر
دلو عنایت و رسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہوگئی آتش خلیلؑ پر
برسا جو اون پر آپ کا ابر بہار فیض

بہر خدا نگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سے امیر بھی امیدوار فیض

ردیف طای مہملہ

پوچھے لون شہ سی تو لکھون حور سی شادی کا خط
مانگتا ہے مجھسے رضوان خانہ آبادی کا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہے دوزخ سے آزادی کا خط

دشمن حضرت کے ہین بدخواہ ساری نیک و بد
چند لکھتا ہی ہما کو اوسکی بربادی کا خط

جانتا ہے مجکو رضوان ہون رعیت آپکی
کیون نہ لکھدے روضۂ جنت مین آبادی کا خط

زائران شاہ کو لکھا ہی مینے خط شوق
کیون نہو اوڑنے مین ہمسر کاغذ بادی کا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کے حضور
داد رس تک جسطرح جاتا ہی فریادی کا خط

ہی زبان میری بھی کہدونگا مین عشق شاہ سی
کاتب اعمال کیا لکھتے ہین اوستادی کا خط

وصف لکھتا ہون مدینے کا خط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانین اس وادی کا خط

کیون نہ آنکھون سے لگاؤن مین حدیثون کو امیر
ہے مرے مرشد کا نامہ ہے مرے ہادی کا خط

ردیف

ردیف ظای معجمہ

قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھہ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہرو تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھہ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتون کا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے امید یہ کہتا ہے امیر
المدد اے خاص ذو المن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہی یہان فرش مشجر کی طرح
آپ کے کوچے مین ہی یاشاہ بستر کی طرح

آپ کا سایہ ہو سر پر آپ کے کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طرح

خاک پا حضرت کی بہتر ہے ہمین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرۂ و زر کی طرح

کون ڈوبے آب مین ہو کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طرح

تارک دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتے ہین یہ تو
التجا جنت کی تمسے کوثر کی طرح

گرد راہ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہی ہوس
آستان پاک ہو اور مین پہ ہی سر کی طرح

گرد پھر کر کیون نہ روضے کے کرین زائر طواف
مومنون کو ہی ثواب حج اکبر کی طرح

خار و خس کو جھاڑتے ہین صبح کو جیسے مکان
چھوڑ کر دنیا کو سنئے دل سے باہر کی طرح

روضۂ حضرت پہ ہو جے سائل شفقت امیر
تا در میخانہ لائی ہمکو ساغر کی طرح

ردیف غین معجمہ

عشق مولا مین ہمارے دل مایوس کے داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے پر طاؤس کے داغ

محو ہو جائین گے اشک غم حضرت سے گناہ
جس طرح دھونے سے مٹ جاتے ہین ملبوس کے داغ

قید ہون ہند مین یثرب کو ہو جانا یارب
ہو رہائی تو مٹین خاطر محبوس کے داغ

روضۂ مہر نبوت کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پہونچون روضے پہ تو اوتنے گل مقصود چنون
جتنے ہین دل مین مرے حسرت و افسوس کے داغ

سنگ ہوا بلعم باعور سمجھ دل مین امیر
نہ مٹے پیر ہن زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی نبی ؐ نے ذی شان نعمت نصف نصف
ہو گئی دونون نواسون کو عنایت نصف نصف

دونون ٹکڑے ہوتے تھے پورے یہ اوس نے عدل تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجزۂ شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کس نے نہ دیکھا فی الحقیقت نصف نصف

دو طرف سے آکے ذات پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمان ؑ اور یوسف ؑ مین جو شوکت نصف نصف

یا الٰہی وہ رخ و گیسو مین نظر آئے مجھے
بانٹ لین باہم مری آنکھین یہ دولت نصف نصف

سلطنت دونون کی ان کے قبضۂ قدرت مین ہے
ہے برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپ کی صورت ملیح اور یوسف ؑ کنعان صبیح
بٹ گیا دونون مین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپ کی ذات مقدس مین ہوئی آکر تمام
نوح ؑ و آدم ؑ کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یا الٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدۂ و دل کو اوٹھے لطف زیارت نصف نصف

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
دل ہوا راہی مدینے کی طرف

لیجیے مجھ نیم بسمل کی خبر
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اوٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے میرے سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ دیکھے آبگینے کی طرف

مہر سے چمکا دیا دیکھا اگر
ماہ کے داغی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گل ہوئے اوسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپ کو بوجہل یون
جس طرح افعی خزینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جس دم امیر
روح جائیگی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندون کو پہلے چاہیے ذات خدا سی عشق
بعد خدا ضرور ہے پھر مصطفےٰ سے عشق

کب خالق جہان کو تھا مصطفےٰ سی عشق
ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدا سی عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہے مجکو آپ کی زلف دوتا سی عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمیٰ جو تھے وہ رکھتے تھے اونکی صدا سی عشق

کھیلے ہوئے ہین جان پہ ہم دل ہرمال کیا
ہستی ہے ناگوار رشادے بلا سے عشق

محمود کو وقار ہے کیا میرے سامنے
اوسکو ایاز سے ہے مجھے مصطفےٰ سی عشق

پیدا ہو عشق بچہ لحد سے جو خاک ہون
ایسا ہے مجکو گیسوے خیر الوریٰ سی عشق

بے عشق کوئی شے نہین دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہان مین ہی آہن ربا سی عشق

یوسفؑ پہ اسقدر تھے جو یعقوبؑ شیفتہ
در پردہ تھا جناب رسول خدا سی عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزارون سیکڑون معشوق ہی امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہے اوس مقتدا سی عشق

ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کب تک — دیکھیے آپ مدینے مین بلائین کب تک

آنکھیں پتھرا گئین ہین راہ بہت دیکھ چکے — سختیاں درد جدائی کی اٹھائین کب تک

پھر گئے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل — بات بگڑی ہوئی لوگون سے بنائین کب تک

صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمین امید کا دن — گھری گھری شب غم کی یہ گھٹائین کب تک

اشک غم رک نہین سکتے ہین کہانتک روکین — درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائین کب تک

نہین ملتی ہمین دنیا کے بکھیڑون سے نجات — یا نبی گرد رہینگی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدہ بولانے کا کہ اب تاب نہین — کیسے بدلینگی مخالف یہ ہوائین کب تک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر
جمع کر دل کو پریشان یہ رائین کب تک

دشمن ترے عدو کا ہی اے مقتدا فلک — پامال ہو زمین سے وہ جائے جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین — ہوتے گر نہ آپ نہوتے بنا فلک

قطب [illegible] زمین [illegible] تو ہون [illegible] — [illegible] منزلون مین فلک سے جدا فلک

[illegible] پاک [illegible] بلند — [illegible] ہین زیر فلک دوسرا فلک

[illegible] ہون جو پاؤن [illegible] — [illegible] خار کا گلستان آبلا فلک

تجسیم ہو وہ ہون کہ او سپہ پین کھدون جو بار جسم — لیجائے خاک مین صفت نقش پا فلک

امید ہے یہ تم سے کہ پردہ نہ فاش ہو — جس دن روئی کی طرح اڑین جا بجا فلک

مضمون وصف شاہ مین ایسے بلند امیر
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف فارسی

غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے اہل صورت سے الگ — ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہے انکی کوثر نخل طوبیٰ انکی آہ
انکا باغ دل کشا ہے باغ جنت سے الگ

دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم
ہے یہ آئین عبادت ہر عبادت سے الگ

موت انکی زندگی ہے زندگی ہی انکی موت
رنج و راحت انکے ہین سب رنج و راحت سے الگ

در حقیقت خاص ہین یہ پیرو شرع رسول ﷺ
ہی شریعت انکی ظاہر مین شریعت سے الگ

تیغ غیرت سے ابھی رکھدین سر اپنا کاٹ کر
پاؤن پڑ جاے اگر راہ محبت سے الگ

کاہ ہو کر کوہ غم سر پر اوٹھا لیتے ہین یہ
یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سی الگ

خون دل مے ہے تو ہے لخت دل بریان کباب
لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سے الگ

ہین رجوع قلب سے یہ اسطرح واصل بحق
جسطرح معنی نہین ہوتے عبارت سے الگ

آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہے
دامن مقصود ہے کب دست ہمت سی الگ

یہ ردیف اتنے لیے مین نے کہی ہی اے امیر
ہاتھ محشر مین نہو دامان حضرت سے الگ

ردیف لام

وہی ناجی ہے جو ہے خاکپاے احمد مرسل
کلید باب جنت ہے ولاے احمد مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت
ہوئی افلاک کی خلقت براے احمد مرسل

ہوئے ممتاز مرسل جسکے اقرار نبوت سے
جہان مین کون ایسا ہی سواے احمد مرسل

یہ مصرع کندہ ہی دروازۂ عرش معلی پر
کہ اس سے بھی کہین اعلی ہی جاے احمد مرسل

دل مومن مین کیونکر ہو نہ داغ اونکی محبت کا
پڑے جب سنگ پر بھی نقش پاے احمد مرسل

انھین راہ رضا بخشی اوٹھین فرد قضا بخشی
بنائی جب خدا نے دست و پاے احمد مرسل

پھر آئے عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی
عیان کس پر نہین ہے ماجراے احمد مرسل

حضر کیا امتحان سے تھا کہ بزم لامکان مین تھا
خدا کی ذات پر تکیہ عصاے احمد مرسل

ہوا دونون طرف سے گفتگو کا ایک ہی عالم
ملی آواز حق سے کیا صداے احمد مرسل

امیر اون پیشواؤن کا مین صدق دل سی پیرو ہون
جو ہین صدر شریعت پر بجاے احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہے مردے لب خندان رسول ﷺ
ہے مسیحا سے یہ جیتا ہوا میدان رسول ﷺ

کسکی گردن میں نہیں ہے خم چوگان رسول ﷺ
لیگیا سب سے سبق گوی گریبان رسول ﷺ

وسعت روی زمین ذرۂ میدان رسول ﷺ
رفعت ہفت سما قطرۂ عمان رسول ﷺ

قید سے حضرت یوسف ؑ بھی چھٹے انکے سبب
کون عالم میں نہیں بندۂ احسان رسول ﷺ

کیا سبب ہے جو مرے دل میں چبھی جاتی ہے
نوک نیزہ نہیں نشتر نہیں مژگان رسول ﷺ

ایک دروازہ ازل ایک ہی دروازہ ابد
کسکی طاقت جو کرے سیر گلستان رسول ﷺ

جام کوثر کے پیا کرتے ہیں ہم زیست میں بھی
کب تصور میں نہیں چاہ زنخدان رسول ﷺ

رتبہ یعقوب ؑ سے حضرت نے دوبالا پایا
وہ تو سبطین تھے دو یوسف کنعان رسول ﷺ

گریہ کوہ سے کیونکر نہوں چشمے جاری
سنگ آزردہ کرے جب در دندان رسول ﷺ

رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہیں
سارا آفاق حقیقت میں ہے مہمان رسول ﷺ

عالم قدس سے ہے باغ نبوت کی بہار
عرش اعظم ہے سفال گل ریحان رسول ﷺ

بے نشان انجم و مہتاب تھے جب اک نہ تھا
جلوۂ نور خدا شمع شبستان رسول ﷺ

نقد بخشش سے رہونگا نہ میں محروم امیر
حشر میں ہوگا مرے ہاتھ میں دامان رسول ﷺ

ردیف میم

[illegible] شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

شمع جہان عرش مکان ہیں شاہ جہان ہیں سیف بان ہیں
سب پہ عیان ہیں آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

نخل سخاوت کان مروت آیۂ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز سے محرم
جان مجسم روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰؑ ہادی عیسیٰؑ تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سروِ خرامان چہرہ گلستان جبہہ تابان مہر درخشان
سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری خاصۂ باری گرد سواری باد بہاری
آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ دن بھر شب بھر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائینگے محبوب کے دربار مین ہم
یہ شوق ہے کہ نہین اپنے اختیار مین ہم

کوئی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہین
عبث درنگ کرین کسکے انتظار مین ہم

خیال حلقۂ گیسوے شاہ دل مین جو ہے
تمام راہ رہینگے اسی حصار مین ہم

بزنگ بانگ درا سب سے بڑھ کے کیون نہ چلین
ہین ایک تیز قدم لاکھ مین ہزار مین ہم

کیا ہے جذبۂ کامل نے قافلہ سالار
امام سبحہ تو ہین گو نہین شمار مین ہم

جو بحر قافلہ ہے زائرون کا ہم ہین حباب
کہ سر سے آنکھون تک ہین قطرہ زن قطار مین ہم

اگرچہ ہیچ ہین لیکن ہین تخت سب اپنے
مد حساب ہین گویا کہ اعتبار مین ہم

لگا دیے ہین یہ پر شوق نے کہ رکھتے ہین
نظر سے اپنے قدم بڑھ کے رہگذار مین ہم

خدا جو چاہے تو زائر ابھی ہون رستے مین
پہونچکے روضے مین مرقد کو لین کنار مین ہم

کبھی سرہانے کبھی پائینتی کے لین بوسے
چمن چمن گل تازہ چنین بہار مین ہم

امیر لیکے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرینگے سیر جنان گوشۂ مزار مین ہم

ضعف سے گو ہے اوٹھانا مجھے دشوار قدم
شوق کہتا ہے کہ ہے شہر نبیؐ چار قدم

راہ مولا مین مین چلتا ہون تو یون چلتا ہون
بڑھ کے پڑتے ہین نظر سے مری ہر بار قدم

سر سے آنکھون سے کرون منزل مقصود کو طے
تھک کے رہ جائین جو میرے دم رفتار قدم

خوش ہین ایسے کہ نہین پھولے سماتے ہر گام
کیون نہ گرد اپنے پھرین صورت پرکار قدم

آپ کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز
لیتے یوسفؑ کے نہ پھر مردم بازار قدم

سوئے تو آپ کے کوچے مین پہونچکر سوئے
واہ رکھتے ہین عجب طالع بیدار قدم

یہ رہ شہر مین چلے او مین رہا دامن شاہ
ہاتھ مجرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم

ساتھ جب تک نہ لے لینگے گنہگارون کو
مصطفےٰؐ خلد مین رکھینگے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہرو وادی یثرب ہے امیر
کسکو پروا ہے جو کانٹون سے ہون افگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہونچین
پر لگا دے ہمین اے شوق کہ اڑکر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور
دیکھیے منزل مقصود کو کیونکر پہونچین

ق
قبر مین سخت فرشتون نے ستایا ہے مجھے
آرزو ہے کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر نہو آپ کو دربار خدا سے فرصت
حکم کر دیجیے حیدرؓ کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کی مسافر جو ذری بھی بھولین
خضرؑ والیاسؑ یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے
حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق
تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب
خلوت خاص مین تنہا شہ صفدر پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتی ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوئے ہین لوگ جو عشق جناب مین
کیونکر جلینگے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفےٰ ہین ... اسکے نور عین
رحمت کی دو یہ سورہ ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا
نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا
نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر
حضرت کا ایک نام ہے سب کی جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسفؑ کو بھول جائین
یعقوبؑ دیکھکر ترے جلوے کو خواب مین

چلیے بڑنگ مہر زیارت کے واسطے
سر کو قدم بنائیے راہ ثواب مین

حضرتؐ ہوئے شفیع تو دونون کو دی نجات
مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین

مجرم ہو پاک جائے جو حضرتؐ کے سامنے
ہوتا ہے خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشدے جو وہ شیطان کی ہون شفیع
ہم مجرمون کے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہے آپ نے اوسکا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین

عشق رسولؐ شرط ہے اسلام کے لیے
کب ہے شراب کیف نہو جس شراب مین

کس تیرہ سی بلا کا نہین آپ کو خیال
پہونچے خبر جو بند ہوا ہو حباب مین

جائے جو سوے عالم بالا نگاہ قہر
پانی کا قطرہ قطرۂ شرر ہو سحاب مین

آیا خیال انجمن لامکان ہمین
دیکھے کبھی جو عاشق و معشوق خواب مین

حضرتؐ چلے سوار جو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اوس زلف و رخ کی مدح و ثنا کی ہے جب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان مین دل جو اپنا تول لیتے ہین
وہی سودا ہے بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتے ہین جب مضمون سولو چشم حضرت کا
سیاہی مردمک کی آنسوون مین گھول لیتے ہین

کشایش سب طرح کی ہے سر مژگان حضرت مین
اسی ناخن سے عاشق دل کی عقدے کھول لیتے ہین

کبھے بزم عزا کرتے ہین گہ میلاد کی محفل
کبھی سو بیت لیتی ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کرنے کو قد غیرت شمشاد حضرت پر
بہت ہم سرو سے آزاد بندی مول لیتے ہین

جو دھیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
یہین اچھے برے اعمال اپنے تول لیتے ہین

نہین نقصان سوا ے نفع بازار محبت مین
جو بکجاتی ہین اوسکے ہاتھ یوسفؑ مول لیتے ہین

امیر الفت جو دل مین رکھتے ہین ابروے حضرت کی
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ الفت حضرت مین جان دیتے ہین
ملک اونھین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہے سنکر ہے جو نبوت سے
گواہی اوسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر ہین نام محمدؐ کا اسم اعظم ہے
کلام حق مین یہ تعاری نشان دیتے ہین

جہان اوترتے ہین رستے مین آپکے زائر
رواے امن ملک سر پہ تان دیتے ہین

خیال روضۂ والا جو سرفراز کرے
تو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمھین کو یہ یا رسول اللہ
جو مسجدون مین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتے ہین خواب
وہ اپنی آنکھ کو سونے کی کان دیتے ہین

برہمن آئے مسلمان ہو کچھ خطرہ کرے
ق کہ کافرون کو یہ مومن امان دیتے ہین

بتون کو توڑ کے آؤ تو پاؤ باغ بہشت
خدا کو صاحب دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھے یہ جائیگا پہلے یثرب مین
امیر پیر کو طعنے جوان دیتے ہین

زخمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
اس تڑپنے مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم بے سایہ کو ہم جانتے ہین
سایہ کیا شی ہے اوسے اہل عدم جانتے ہین

کہہ دو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

وصف کرنے لگے موسیٰ تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمد کو جو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جسکو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرع امید رہیگا اونکا
جو ترے گیسوؤنکو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہے اونھین ہستی جو ترے پیرو ہین
عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم تو ہم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہین

دل کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد
ہم وہ تمغہ ہین ترے نقش قدم جانتے ہین

تیرے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ
تیری آنکھون کو غزالان حرم جانتے ہین

تشنۂ شوق ترے قلزم رحمت کے حضور بحر زخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہین
جلوۂ نور سیہ اور کوئی کیا پائے تیرے گیسو ترے عارض کو قسم جانتے ہین
جا سکے اور کے نہ معراج مین ہمراہ براق جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہین

غیب کے حال سے جو لوگ ہین آگاہ امیر
وہ اوسے مجمع امکان و قدم جانتے ہین

ہر چند کوئی گنج سے خالی زمین نہین کوچے مین شاہ کے ہے جو دولت کہین نہین
کسکی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمال پاک دریا سمائے کوزے مین ہمکو یقین نہین
وہ دن بھی ہو کہ روضۂ اقدس پہ ہون مقیم رضوان بلائے مجھکو کہون مین نہین نہین
بے شبہہ ہی سجود کے لائق وہ آستان پر لائق سجود کسی کی جبین نہین
جس بزم مین کہ جمع ہین خاصان کردگار وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہین
ذرے سے آفتاب تلک سب مطیع حکم قبضے مین آسمان نہین یا زمین نہین
یثرب مین چل کے روضۂ اقدس کو دیکھ لے دشوار کچھ نظارۂ عرش برین نہین
معراج جب ہوئی گئے حضرت کہان کہان واقف سوائے حضرت روح الامین نہین

لیتا ہون کب کسی کے مین مضمون ای امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہین

مرتے مرتے جو ترا نام نہین لیتے ہین وہ رہ کعبۂ اسلام نہین لیتے ہین
دستگیری نہین کرتی ہین محمد کس کی کون کرتا ہے کہ وہ تھام نہین لیتے ہین
اٹھو للہ اولٹیے رخ انور سے نقاب دل جگر سینے مین آرام نہین لیتے ہین
خاکسارونکو ترے آب بقا سے کیا کام خضر دیتے ہین اونھین جام نہین لیتے ہین
جان دیتے ہین مریضان محبت لیکن آپ کی یاد سے آرام نہین لیتے ہین
دل سے مینائے محبت یہ ہے قلقل کی صدا ہچکیان نزع کے ہنگام نہین لیتے ہین

جان دیتا ہے جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بے دام نہین لیتے ہین

آپ کا حاسد بدکیش ہے ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتے ہین

یاد تیری جنھین لیجاتی ہی غربت کی طرف
گھر کا وہ بھول کے بھی نام نہین لیتے ہین

آپ کی عارض و گیسو کے جو دیوانی ہین
چین وہ صبح سے تا شام نہین لیتے ہین

وصف حضرت مین کہا کرتے ہین ہم شعر امیر
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتے ہین

پہونچا امیر خیر ورا کی جناب مین
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

کہدو ملائکہ سے کرین اور پر کرم
مین ہون شفیع روز جزا کی جناب مین

پستی بخت سے وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوب خاص رب علا کی جناب مین

دونو جہان کا اسی دونو جہان کا حظ
اس بادشاہ ہر دو سرا کی جناب مین

پیاسون سی کہدو آئین کہ ہی شربت حیات
بحر کرم محیط سخا کی جناب مین

ق

کہتا ہون اب بھی دیکھ اوٹھا تم جو ہے
اے چرخ ورنہ ہون گا مین شاکی جناب مین

مین تو تیرے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہیگا شاہ ہدا کی جناب مین

جور و ستم کھلینگے تو تجکو ضرور آپ
بھیجینگے قید کرکے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منہ سے کلمہ بیجا کبھی امیر
جو عرض مین نے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سی ہزار آنکھین

کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
ملین یہ پاے مبارک پہ بار بار آنکھین

خبر ہے شرط مریضان عشق کا ہی یہ حال
کہ چھت سے لگ گئین ای شاہ نامدار آنکھین

یہ عشق عارض مولا نے پھل دیا ہی ہمین
ابھی سی دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین

بندھے شہادت دندان پاک کا جو خیال
تو کیون نہ صورت نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زر داغ نذر دی تمھین دل
قدم پہ اشک کے گوہر کرین نثار آنکھین
اجل بھی منتظرون کی جو ہجر مین آئے
اوگینگی صورت نرگس سر مزار آنکھین
یہ دی ہے آپ نے قوت دل اہل دین کو بین شبیر
مجال ہے سگ دنیا کرے جو چار آنکھین
کرین جو آپ قدم رنجہ قدسیون کی طرف
بچھائین زیر قدم لاکھ دل ہزار آنکھین
جو مہر و مہ نہ لگائین وہ کحل خاک قدم
خلل ہو نور مین پیدا کرین غبار آنکھین

امیر شاہ ضعیفون کو دین اگر قوت
نکالین شیر کی اطفال شیر خوار آنکھین

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون
حسرت آتی ہے یہ بیٹھا مین رہا جاتا ہون
المدد المدد اے شافع روز محشر
بوجھ بھاری ہے گناہون کا دبا جاتا ہون
ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہین تو مین آپ مین آجاتا ہون
دو قدم بھی نہین چلنے کی ہے مجھ مین طاقت
شوق کھینچے لیے جاتا ہے مین کیا جاتا ہون
قافلے والے چلے جاتے ہین آگے آگے
مدد اے شوق کہ پیچھے مین رہا جاتا ہون
ق
کاروان رہ یثرب مین ہون آواز درا
سب مین شامل ہون مگر سب سے جدا جاتا ہون
اس لیے تا نہ ملے روکنے والون کا پتا
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اوٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین
بے زیارت مجھے آرام نہین چین نہین
ہو روان اے دل بیتاب کہ موقع ہے یہی
راستہ صاف ہے حائل کوئی ما بین نہین
جبہہ سائی کے مین مشتاق بشر ہو کہ ملک
حجرۂ شاہ کوئی قبلۂ دارین نہین
دی چکا اوسکو مین دل جسنے دیا تھا مجھ کو دین
فارغ البال ہون ذمے مرے اب دین نہین
ابروے صاحب معراج ہے یان پیش نگاہ
نقش کب دل پہ مرے معنی قوسین نہین

ہے اشارہ کہ ہین ہمراہ محمدؐ کے علیؑ
نقطۂ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نور عینین شہِ ہر دو سرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ نہان رتبۂ سبطین نہین

دودھ پیتے ہوئے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لبِ لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہو گناہون کا نہ انجام بجز رسوائی
کیا چھپین جرم جو اعضاء دمِ محشر بولین

دلِ زائر مین جو اکسیر کا آجائے خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین برابر بولین

سبزۂ زارِ چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی اون نیک خصالون کہ نہ کیونکر بولین

عاشقِ شاہ ہون جھگڑین جو قیامت مین ملک
ہے یقین میری طرف سارے پیمبر بولین

آپ کی چشم سخندان کا ثناخوان ہون مین
منہ ہے کیا آگے مرے اور سخنور بولین

دشمنِ شاہ وہ بدبین ہی جس گھر مین رہے
چھت کی کڑیان نہ کبھی چپ ہون برابر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اونکو
جی اوٹھین مردم تصویر مقرر بولین

باعثِ حفظ جہان نام ہے حیدر کا امیر
حکمِ حیدر پہ نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پہ نہین شبہہ مرے اقبال مین
نام حضرتؐ بھی ہی میرے نامۂ اعمال مین

رشتے توڑے دام کے صیاد اپنے ہاتھ سے
نام حضرت لے جو طائر قید ہوکر جال مین

جرم گو بیحد ہین پر ہین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لاتقنطوا کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھدے باغ جنت کی سند مجکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

مین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرت کی شبیہ
کیا عجب ہی جان پڑجائی ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو روئین اپنی آنکھین اے امیر
ابرتر بھر بھرکے موتی لے گئے رومال مین

ردیف واو

میری الفت نے دیا رتبہ بیحد مجکو — کہ ملی خاک در شاہ کی مسند مجکو
پھول وہ چہرہ ہے شمشاد ہی وہ قد مجکو — سیر گلزار جناں سے ہے یہ مقصد مجکو
عمر بھر دولت کونین کی کرتا تھا تلاش — ملگئی آج تہ دامن احمد مجکو
اب وجہ فخر عرب آپ ہین فخر اب وجد — یاد ہے مکتب ایمان مین ابجد مجکو
رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہون حضرت کی دعا — حشر کے روز کرے گا نہ خدا رد مجکو
ہین وہ محبوب خدا اس سے ہین سب کی محبوب — راست گو ہون نہین آتی ہی خوشامد مجکو
اوس خط سبز کا عاشق ہون مین مانند خضر — کیون نہ جنت مین ملے قصر زبرجد مجکو
کسی دولت کسی ثروت کی نہین اب پروا — میرے اللہ نے دی الفت احمد مجکو
یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ — روز آ آکے ستاتا ہے یہ مرتد مجکو
آسمان پر گیا فخر نہ پھینکون کیونکر — ہاتھ آیا ہے ترا گوشۂ مسند مجکو
شافع حشر کا احسان کہ وارد ہین ہوا — کرچکے تھے مرے اعمال ندارد مجکو
ہون گنہگار مگر خوف معاصی سے نہین — بخشوا لینگے قیامت مین محمد مجکو
نکہت گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہی صبا — یاد آجاتی ہے اوس شاہ کی آمد مجکو
مست ہون بادۂ الفت سے مین منصور کی طرح — کیون نہ سمجھے صف عشاق سر آمد مجکو
قصر جنت مین جو دیکھونگا جواہر کے کلس — یاد آجائیگا وہ روضہ وہ گنبد مجکو
خلعت بادشہی حلۂ جنت سمجھون — دین جو زائر کفن پوشش مرقد مجکو
گذرے چالیس برس عمر کے ای طالع بد — تا کجا ہند مین رکھے گا مقید مجکو

کم نہین ہے یہ شرف کچھ مرے حق مین امیر
نام میرا ہی یہی کہتے ہین احمد مجکو

اب کہان چین خبر دی مرے جی نے مجکو — کہ مدینے مین بلایا ہے نبی نے مجکو
عاشق چہرۂ حضرت تھا گیا بے کھٹکے — در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو

بحر آفت میں نبیؐ اور علیؑ ہیں حامی
پار اوترنے کو ملے ہیں یہ سفینے مجھکو

عشق کر ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو
کی یہ تعلیم اویس قرنی نے مجھکو

آتش عشق میں جلتا ہوں میں شب بھر مثل شمع
شمع ساں موت کے آتے ہیں پسینے مجھکو

پر نکل آئیں جو طائر کی طرح دور نہیں
ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجھکو

شوق محبوب الٰہی میں نہیں صبر کی تاب
لیچل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجھکو

ہے یقین راہ میں ملجائینگے جبرئیل امین
سب بتاوینگے زیارت کے قرینے مجھکو

اب نہ ٹھیروں جو کرے میری خوشامد بھی وطن
کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو

مومن و زائر و حاجی ہوں دیئے تین شرف
مکی و ہاشمی و مطلبی نے مجھکو

رات دن ہند میں رہتا ہے یہی دھیان امیر
اب کیا یاد رسول عربی نے مجھکو

مدح خواں ہوں میں جو آواز نہیں ہے تو نہو
سوز حاصل ہے مجھے ساز نہیں ہے تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار میں داخل ہونگا
باب فردوس اگر باز نہیں ہے تو نہو

ہے مئے عشق سے حضرت کی مرا دل معمور
جام میں بادۂ شیراز نہیں ہے تو نہو

دیکھ سکتا نہیں بخشک کو وہ بہشت سی تری
نہ اگر دیدۂ شہباز نہیں ہے تو نہو

زندہ دل جیتے ہیں اقرار نبوت ہی کو خضر
مردہ دل قائل اعجاز نہیں ہے تو نہو

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح
مثل داؤد خوش آواز نہیں ہے تو نہو

درد الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا
خوب صورت اگر آغاز نہیں ہے تو نہو

لڑکے مرجائینگے خود خبث طبیعت سی عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہیں ہے تو نہو

آشیانہ ہے مدینے کے درختوں پہ مرا
اب اگر طاقت پرواز نہیں ہے تو نہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہیں حضرت کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہیں ہے تو نہو

رہ نہیں جائینگا میں وادی مدحت میں امیر
توسن فکر سبکتاز نہیں ہے تو نہو

یہ باعث تھا کئے سجدے فرشتون نے جو آدم کو
کہ اونکے صلب مین دیکھا ضیائے فخر عالم کو

جو عالم ہمنے اپنے دل مین دیکھا فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین مین نظر جم کو

شرف بخشا مدینے کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسے دی ہفت آسمان سے عرش اعظم کو

نظارہ شاہ کا یون دامن تر خشک کرتا تھا
ہٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش سے تمہاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسیٰ عمران کو لب عیسیٰ مریم کو

ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حسرت
کسے یون دوڑ کر آغوش مین مین قد پرخم کو

تری محراب ابرو ہے ترا چاہ زنخدان ہے
عزیز اسواسطے رکھتا ہون مین کعبہ کو زمزم کو

لب جان بخش کی تعریف سے پایا ہے یہ رتبہ
غنیمت جانتے ہین عیسیٰ مریم مرے دم کو

نکل سکتے نہین رہ ہین ایک دم قید محبت سے
لپٹایا ہے یہ دونون گیسوون نے دونو عالم کو

اگر اوس خاک کے دانے کا بوسہ پہلے لے لیتے
نہ ہوتی کھا کے گندم احتیاج عذر آدم کو

وہان پالیس در تھے ہین و فیض اُنکو لاکھون
سخاوت مین بھلا کیا آپ سے نسبت ہے حاتم کو

یقین ہے مثل خاتم شوق سے قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتے دست مبارک مین جو خاتم کو

امیر آوازہ جرأت پہونچتا ہے جو مولا کا
بلا دیتا ہے اب بھی سیستان گور رستم کو

کھونگا حشر مین یہ تھام کر حضرت کے دامن کو
الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیان کے خرمن کو

غبار کوچہ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ
کیا ہے جسنے روشن دیدۂ خورشید روشن کو

جو دیکھین حلقۂ گیسو کہین آزاد حسرت سے
الٰہی قید ہون ایمن سلے یہ طوق گردن کو

ہے شوقِ دید مرقد ہے کہ جب در بند ہوتا ہے
فرشتے جھانکتے پھرتے ہین دیوارونکی روزن کو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب ہو
بنائے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو

تمنا ہے نہ نکلون مر کے بھی مین شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجائے یہین یا شاہ مدفن کو

تمھارا بوسۂ دریون بد و نکو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کرے دل کھول کر تا وصف باغ روضۂ حضرت
خدائی اسلیے دین مُنہ سن باین تخل سوسن کو

لباس شاہ کے سینے کی ہو خیاط کو جرات
جو رشتہ مانگ سلے اور پیش ہو عیسے سی سوزن کو

جنان سے روضۂ شہ تک جو حورین آنہیں سکتین
بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوارون کی روزن کو

ابھی تو اوڑکے آتے کوچۂ مولا مین گلشن سے
جو ملتی بلبلون کی طرح پر گلہائے گلشن کو

براق اوڑتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تھا
ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیون نہ توسن کو

امیر آئے جہول اوس شاہ کا عاشق نوازی پر
جھکا دے سرو پائے فاختہ پر اپنی گردن کو

رکھتی ہے خاکِ کوچۂ مولا چمن کی بو
ذرّے وہ گل ہین آتی ہے جنسے دولھن کی بو

سونگھے جو کوئی اونکے لباس بدن کی بو
خوش آئے کیا دماغ کو اوسکے چمن کی بو

کیا حلقہ ہائے زلف مسلسل ہین عطر بیز
آتی ہے صاف نافۂ مشک ختن کی بو

اوس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے
داغون سے آرہی ہے گل یاسمن کی بو

لکھون جو مدحتِ تن نازک کتاب مین
آئے ورق ورق گل نسترن کی بو

گویا ہین عطر سے ہے خاک جسم پاک
شبو کی بو ہے زلف مین تن مین سمن کی بو

کافور کی جگہ تھی جو خاک مزار پاک
جھومے فرشتے سونگھ کر ہر کفن کی بو

خوشبو وہان پاک کی جسکو پسند ہے
سونگھین کبھی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو

یعقوبؑ وار یوسفؑ یثرب پہ ہون فدا
روشن ہون آنکھین سونگھین اگر پیرہن کی بو

آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین
لائے صبا جو آپ کے سیب ذقن کی بو

فیض ثنائے شہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہونچی بہشت مین مرے باغ سخن کی بو

طاعت حق ہے محمدؐ کی اطاعت مجکو
حج ہے کعبہ کا مدینے کی زیارت مجکو

کچھ نہین زشتیٔ اعمال سے دہشت مجکو
بخشوا لینگے نبیؐ روز قیامت مجکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجکو
میرے اللہ نے دی دین کی دولت مجکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہون
ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجکو

روضۂ شاہ تلک ہند سے پہونچون مین شتاب
یاخدا جلد دکھا روضۂ جنت مجکو

اوڑکے پہونچونگا مین طائر کی طرح یثرب مین
دی مرے شوق نے پرواز کی طاقت مجکو

فیض عشق شہ والا سے تونگر ہون مین
مال ہی گنج ہے دولت ہے یہ الفت مجکو

سن لیا ہے کہ نبی نزع مین آئین گے ضرور
اس لیے مرگ کے آنے کی ہے حسرت مجکو

شاید آجائین وہان ختم رسالت کے قدم
جلد اے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجکو

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہون گے
کیا غم تشنگی روز قیامت مجکو

جانتے ہین کہ بہت تشنۂ دیدار ہون مین
ہے یقین پہلے کرین جام عنایت مجکو

شکر ہے بیٹھہ رہا ہین در مولا پہ امیر
مل گئی سارے بکھیڑون سے فراغت مجکو

عشق شہ والا و دل زار کو دیکھو
اس کاہ کو اور کوہ کو انبار کو دیکھو

کہتی ہے کہ مین پر تو چشمان نبیؐ ہون
لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

ہے اسکے نظارے مین ثواب اوس سے زیادہ
قرآن کے بدلے اوسی رخسار کو دیکھو

فاقون مین اوس ابرو کا ہی دھیان تو بہتر
ماہ رمضان دیکھہ کے تلوار کو دیکھو

اے اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہے
بل کھائے ہوئے گیسوے خمدار کو دیکھو

جنت مین یہ کہتے ہین فرشتون سے فرشتے
یثرب مین چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھہ ہمارے
اوس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاق سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو
سر مرا ہو اور اوس دروازے کی محراب ہو

مدتون سے آرزو رکھتا ہے یہ دل مین فلک
چادر مرقد کسی شب چادر مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون تشبیہ دن کر — کلیان کرنے کو پہلے موتیون کی آب ہو
حفظ حضرت کا بچائے جسکو کیا اوسکو ضرر — برق خاطف مزرع دہقان پہ گر کر آب ہو
آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے — کیون نہ ہر کانٹا رگ گل کی طرح شاداب ہو
شعلۂ ناز غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند — آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو
مہر مولا ہے یہ دل مین ہون جو اوس کو چے مین خاک — اوڑکے ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو
دل جلانا عشق مولا مین ہے دولت کا سبب — صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ ہند سے جس دن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہو اوسکو خواب ہو

لے چل ای شوق سوے روضۂ مولا مجکو — مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجکو
روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ مین کرون — اس لیے حق نے دیے دیدۂ بینا مجکو
سر ہو اور سنگ در شاہ ہو تا آخر عمر — جب سے پیدا مین ہوا ہے یہی سودا مجکو
شوق دیدار ہی اوس برق تجلی کا کمال — یا خدا جلد ملے رتبۂ موسے مجکو
جان قالب مین نہین درد جدائی کی سبب — زندہ ہو جاؤن جو مل جائین مسیحا مجکو
کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا — صورت دفتر اہتر تہ و بالا مجکو
بادیہ پیمائی گردون سے نہین کچھ مطلب — تو ہی لے شوق کر اب بادیہ پیما مجکو
خضر پھرتے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ — نہین معلوم رہ یثرب و بطحا مجکو
راہ خشکی ہو اگر راہرون سے مسدود — گریۂ شوق دکھا تو رہ دریا مجکو
کور آنکھین جو کرے راہ مین اندھی ہو کرے — کم نہین دیدۂ دل بہر تماشا مجکو

سستی بخت ہی یثرب نہ چلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجکو

ردیف ہای ہوز

آنکھون

آنکھون مین ہی گھر دل مین مرے جای مدینہ
ان تین مدینون مین سے ہے ماوای مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلّی سر طور
اللہ مری آنکھون کو دکھلاے مدینہ

ہے قصر جنان روضہ ستون طوبی فردوس
جنت کا تماشا ہے تماشاے مدینہ

فیض قدم شہ سے ضیا پائی ہے ایسی
خورشید ہے اک ذرہ صحراے مدینہ

محشر مین ہو الالۂ گلزار شفاعت
جس دل مین پڑا داغ تمناے مدینہ

بازار محبت مین کہان مجسا خریدار
سر بیچ کے لیتا ہون مین سودای مدینہ

ہر صبح بندھا روضۂ حضرت کا تصور
جب آنکھ کھلی کھل گئے دربای مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پرنور ہے بہتر
رضوان سے ہے بڑھکر چمن آراے مدینہ

کثرت مین فرشتون کی صفین ہین صف محشر
ہر شرق سے تا غرب مصلاے مدینہ

موسے ہین اگر محو تجلاے سر طور
ہے روح مری محو تجلاے مدینہ

مالک ہے امیر اسکا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہے اگر مصر ہے شیداے مدینہ

اوس روضے پر ہے گنبد اخضر کا اشتباہ
اوس شمسے پر ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی ور بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے
عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت سے کسقدر ہے فلک رتبہ وہ زمین
ہے جسکے ذرے ذرے پر اختر کا اشتباہ

کیا خوب پیش روضۂ والا ہے سائبان
ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہین ہی غور سے دیکھو تو باغ ہے
زیبا ہے ہر ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہان کے ہین
سلمان کا ہے گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن جو رات کو ہے دو شاخہ مزار پر
ہے آسمان پہ برج دو پیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سے کم نہین
ہر قمقمے پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جاکر وہان جو دیدۂ زائر پر آب ہو
اوسپر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار بزم معلّے کا ہے خضر
آئینہ دار پر ہے سکندر کا اشتباہ

باہر نہین ہین بزم سے یہ انجم و فلک
اوس سپر سیند اسپہ ہے مجمر کا اشتباہ

در پر جھکے جبین تو ہوا سدرجہ تابناک
ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ

وہ باغ لطف شاہ ہے جسمین صبا کو ہے
شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پہونچا ہے سر مرا جو در قصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتے ہین قیصر کا اشتباہ

فلک ہے بر سر بیداد یا رسول اللہؐ
بچائیے مجھے فریاد یا رسول اللہؐ

ہین احتضار مین در پے یہ دین کی ابلیس
یہی تو ہے دم امداد یا رسول اللہؐ

تمھین ہو داد رس جملہ انبیاے سلف
مجھے بھی تمسے ملے داد یا رسول اللہؐ

جہان مین جتنے تھے ناشاد اونکو شاد کیا
مجھے بھی کیجیے اب شاد یا رسول اللہؐ

شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران
ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہؐ

عبادتین ہون مری آپ کی سبب سے قبول
یہ محنتین نہون برباد یا رسول اللہؐ

کرون کسی کی نظر سے نہ دونون عالم مین
پڑے نہ مجھپہ یہ افتاد یا رسول اللہؐ

خدا نے خلق کیا ہے تمھاری خاطر سے
تمام عالم ایجاد یا رسول اللہؐ

ہر ایک سرو سے اس بوستان عالم مین
تمھارا بندہ آزاد یا رسول اللہؐ

وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہون مین
جو کچھ ہے آپ کا ارشاد یا رسول اللہؐ

ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان
ہمیشہ آپ کی ہے یاد یا رسول اللہؐ

فلک کو منع کرو جان امیر کی بچ جاے
ستا رہا ہے یہ جلاد یا رسول اللہؐ

رہتی ہے زبان پر صفتِ شانِ مدینہ
ہون مرغ نوا سنج گلستانِ مدینہ

جنت ہے حقیقت مین گلستانِ مدینہ
طوبائے جنان سرو خیابانِ مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہیئے کونین
سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ

زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو
کس ملک مین جاری نہین فرمان مدینہ

حاصل ہے مجھے زیست مین بھی سایۂ طوبیٰ
بستر ہے تہ نخل بیابان مدینہ

ہے شوق بہت گھر مجھے زندان سے نہین کم
یارب نظر آئین کہین ایوان مدینہ

حورین ہین فدا مجھ پہ مین حضرت پہ فدا ہون
قربان ہین ملک مجھ پہ مین قربان مدینہ

اے شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤن مین جلدی
مدت سے مرے دل مین ہے ارمان مدینہ

ہین دیو و پری تابع فرمان سلیمانؑ
حاکم ہے سلیمانؑ کا سلیمانؑ مدینہ

مہمانون کے حصے مین وہان کیون نہو لذت
ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ

قالب مین دو عالم کے مدینہ ہے اگر جان
ذات اوس شہِ کونین کی ہے جان مدینہ

نغمہ ہے مرا نغمۂ داؤد سے بہتر
مجھسا ہے کہان مرغ خوش الحان مدینہ

روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہین کم
اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے امیر اس لیے عالم مجھے حسان
ہو کیون نہ طبیعت سے ثناخوان مدینہ

ردیف یای تحتانی

قبر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہوگی
راہ در پردہ اوسی باغ ارم سے ہوگی

زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہوگی
رونق اوس بزم کی حضرت کے قدم سے ہوگی

دل سے نکلیگی نہ حضرت کی محبت ہرگز
حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہوگی

کاتب صنع نے نام اس لیے پہلے لکھا
لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی

نزع کے وقت کوئی کام نہین آنے کا
مشکل آسان مری تیری کرم سے ہوگی

جادۂ عشق نبی ہے دم شمشیر فنا
قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی

تذکرے ہون گے وہان وکم حضرت کے
جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہوگی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون حج | بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی
حکم تم دوگے تو توڑے گا مسلمان ہو کر | نصرت اسد رجہ برہمن کو صنم سے ہوگی
چاہیے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل | رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی
کھینچ لیجائینگے کسطرح فرشتے سوے نار | خلق لپٹی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی
حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث | روشنی اسمین کبھی شمع قدم سے ہوگی

ہون نبی خواہ دل حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ امم سے ہوگی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوئے | قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوئے
جھک جھک کے چوم لیتے ہین جنت کی ڈالیان | کیا بیل بوٹے ہین سر مسند کڑھے ہوئے
تعلیم جبرئیل امین تھی براے نام | حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے
پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین | ہین اب دماغ عرش بریں پر چڑھے ہوئے
اشتیاق قافلہ جو مدینے کو ہو روان | بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوئے
رہ رو کو گلزار مین مدینے کی راہ مین | تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوئے
پلہ جو نیکیون کا گھٹا ہے تو غم نہین | امت کے دل ہین تیری بدولت بڑھے ہوئے
اللہ رے شوق پہونچے مدینے مین جان رہے | منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوئے

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون سبق بے پڑھے ہوئے

مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے | کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے
مزار پاک ہے آنکھون سے نزدیک | عجب یہ چشم بینا دوربین ہے
زمین ہے آسمان بھی [illegible] کے آگے | عجب برتر مدینے کی زمین ہے
ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت | مرا دل بھی سلیمان کا نگین ہے

گناہوں سے نہیں محشر میں کچھ خوف | کہ حامی رحمۃ للعالمین ہے

بڑی کی ہے اسیر اس میں غزل کیا
ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرینگے یہ ہیں وے بادشہ محشر والے | غول کے غول وہ آتے ہیں پیمبر والے
ہو گئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید | اپنے دفتر لیے بیٹھے رہیں دفتر والے
لطف حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کا نور | قمر و مریخ سے شمشیر و سپر دھروالے
حشر میں دینگے یہ ہم ساقیِ کوثر کو صدا | ایک ساغر ہمیں او شیشہ و ساغر والے
دشمن شاہ ابوجہل ہو عاشق ہوں اویس | حیف گھر والوں سے اچھے رہیں باہر والے
ہے جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب | حق تو یہ ہے کہ کہاں ہمسے مقدر والے
ملگیا سب سے مقام ہمیں جام کوثر | ہاتھ پھیلائے کھڑے رہ گئے کوثر والے
انبیا کب شرف قرب میں تمکو پہونچے | غیر تو غیر رہے دور برابر والے
ق
ہو سکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف | ہیں یہی لوگ حقیقت میں پیمبر والے
بہر اعزاز و شرف چرخ سے اوتری جو عبا | یہی دو چار شریک اوسمیں ہوئے گھر والے
کوچۂ حضرت کا وہ کوچہ ہے جہاں بیٹھے ہیں | سلطنت چھوڑے ہوئے سیکڑوں کشور والے
خوف کیا حشر میں امت کے سیہ کاروں کو | کہ لپیٹینگے انھیں بال وہ گھونگھر والے
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک ہی فراخ | سیر سب ایک طبق میں ہوئے لشکر والے
آپ ہی کی طرف آخر کو ہے دونوں کی رجوع | جو ہیں سلمان کی طرف جو ہیں ابوذر والے
زور یہ قوت بازوے محمدؐ نے کیا | کہ جسے دیکھ کے ششدر ہوئے خیبر والے

میں نے دیکھا ہی وہ آئینۂ رخسار اسیر
کیوں نہ قسمت کی قسم کھائیں سکندر والے

ہے نبی کونسا اوس شاہ عرب کے آگے | پیش امام آپ ہی اس صف میں ہیں سب آگے

کیا ہوا آئے رسولوں مین جو سب سے پیچھے — نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے
دوری منزل حضرت نہین سد رہ شوق — وو قدم پر ہے جو ہے عین وحاب سے آگے
کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی — اوٹھ گیا دست کرم دست طلب سی آگے
انبیا کا ہے مرا ساتھ رہ یثرب مین — کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سی آگے
ق
شوق کہتا ہے ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو — ہو روان جلد پہونچ جا کہین سب سی آگے

کب کمی شوق نے کی راہ مدینہ مین اسیر
زائرون مین رہے ہم رحمت رب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوئے — خیل انجم مین آفتاب ہوئے
عشق مولا نے کر دیا بیخود — ہم سیہ مست بے شراب ہوئے
ہے نے پایا مئے ولا کا مزہ — جل کے سب مدعی کباب ہوئے
بیخودی ایسی دے خدا سب کو — اپکے مے واغل ثواب ہوئے

قطعہ چہار بیت

جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر — سب کی سب یون تو لاجواب ہوئے
موسیٰؑ و نوحؑ و عیسیٰؑ و آدمؑ — ایسے دس پانچ انتخاب ہوئے
پا یا کتنون نے امتیاز صحف — کچھ نبی صاحب کتاب ہوئے
پر محمدؐ کہ ہین حبیب خداؐ — سب رسولون مین آفتاب ہوئے

کیسے اچھے رہے اسیر جو لوگ
داخل امت جناب ہوئے

چاہیے مجھ پہ عنایت شہ دین تھوڑی سی — دیکھیے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی
آرزو ہے کہ محبت مین تمھاری کٹ جائے — عمر باقی ہے جو اے خسرو دین تھوڑی سی
ہے وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب — خاک روضے کی جو مل جائے کہین تھوڑی سی

زعم مین اپنے ہے یہ بات کہ الفت شہ کی
ہم بہت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑیسی

سنگ در آپ کا ملجائے تو سجدے یہ کرون
سو وہ ہو کر مری رہجائے جبین تھوڑیسی

سیر تھی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑیسی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے سے کہو ہے یہ زمین تھوڑیسی

جس روز مدینے کی طرف گھر سے چلینگے
آنکھون سے روان ہونگی کبھی سر سے چلینگے

وہ ہم نہین رہجائین جو پیچھے صفت گرد
اوڑتے ہوئے بڑھتے ہوے صرصر سے چلینگے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک
کیا جوڑ ترے روضۂ انور سے چلینگے

یثرب سے ملک آئینگے لینے ہمین تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کے کشور سے چلینگے

حضرت ہوئے شافع تو گنہگار ہی پہلے
جنت کی طرف وادی محشر سے چلینگے

کفار کے سر پانؤن پہ لوٹینگے دم جنگ
کیا چال تری تیغ دو پیکر سے چلینگے

دہشت سے گھٹے جاتے ہین دل عجب نہین ایسا
کیا بڑھ کے مخالف صف لشکر سے چلینگے

ٹوٹینگے حبابون کی طرح قلعۂ آہن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلینگے

جس روز کھلیگا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلینگے

پیمانون کو شیشون کو بلائینگے جو یہ مست
آنکھون سے وہ آئینگے تو یہ سر سے چلینگے

حاجت جو گزک کی ترے میخوارون کو ہوگی
اثمار نئے اونکے مقدر سے چلینگے

مرقد مین امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو پرانے ہین نئے سر سے چلینگے

جنت سے ہے در خسرو ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دون کی رضوان مرے آگے

پہونچا ہون جو اوس در پہ تو پائی ہے یہ شوکت
دارا کو نہین رتبۂ دربان مرے آگے

حضرت کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت
ہے زال سے کم رستم دستان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچۂ حضرت کی گدائی / کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مرے آگے
ہوتی ہی جو ہمراہی شرب تو ادب سے / چلتے نہین رستے مین سلیمان مرے آگے
ابرو و رخ و شہ کو سمجھتا ہون مین ایمان / مومن ہون یہ کعبہ ہے وہ قرآن مرے آگے
فیض شہ والا نے وہ بخشی ہے قناعت / ہین کاسہ بکف قیصر و خاقان مرے آگے
وہ سیر طبیعت ہون کہ پتھر سے ہین کمتر / دُرِّ عدن و لعل بدخشان مرے آگے
رستے مین کیا شوق زیارت نے یہ اندھا / ہو چاہ تو ہے چاہ زنخدان مرے آگے
سد رہِ حضرت نہین کوئی ہو مصیبت / آندھی ہے نہ کچھ چیز نہ باران مرے آگے
حائل ہو جو دریا بھی تو شبنم کی ہے اک بوند / قطرے سے ہے کم نوحؑ کا طوفان مرے آگے
صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے / ظلمات سے خود چشمۂ حیوان مرے آگے
شدت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے / لائین طبق نعمت الوان مرے آگے
اندیشہ نہین راہ مین کچھ بہر حفاظت / پیچھے ہین خضرؑ موسیٰ عمران مرے آگے
ہر گام مین ہون روضۂ اقدس کے قرین مین / ہر وقت ہے وہ کعبۂ ایمان مرے آگے
حضرت کی شفاعت ہے تو ہے ظلمت عصیان / دم بھر صفت دود پریشان مرے آگے
لیجاؤ حضور شہ ذیجاہ فرشتو / لاؤ نہ مرا نامۂ عصیان مرے آگے
بھیجے ہوئے حضرت کے سب اصحاب ہین ہمدم / ہین راہنما بوذر و سلمان مرے آگے

اوصاف معلّی سے اسیر ایسی ہی الحان
ہین مرغ چمن سر بہ گریبان مرے آگے

ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسولؐ کی / حضرت نے کی دعا تو خدا نے قبول کی
جائے عجب نہین جو بہاؤ نگلیون سے آب / بحر کرم تھی ذات جناب رسولؐ کی
وہ ابر رحمت کہ طراوت اوسی سے ہے / ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی
غم مین شریک یونس و یعقوب کی ہوئے / انکے سوا بھی لی نہ خبر کس ملول کی

کافی ہے یہ ثنا کہ حبیب خدا تھے وہ
حاجت نہین ہے مدحت مولا مین طول کی

مریم سے آسیہ سے کسی طرح کم نہ تھی
فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی

کہتی ہے صاف عقل کہ ایسا نہین خدا
بہتان ہے اتحاد کا تہمت ملول کی

بوجہل پھر گئے آپ سے سر سبز کب ہوا
طوبیٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

دل کو تصور رخ حضرت بندھا امیر
بند آنکھ کی تو ہمنے زیارت رسولؐ کی

آتے تھے یون ملائکہ حضرت کے سامنے
جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے

قطرہ ہے بحر آپ کی ہمت کے سامنے
ذرہ ہے مہر مہر و مروت کے سامنے

کیا مرتبہ ہے مہر سلیمان ہے خط رو
ختم رسل کی مہر نبوت کے سامنے

ق
جتنے جری تھے خندق و بدر و حُنین کے
سب مُردہ دل تھے آپ کی جرأت کے سامنے

پُھنکتے تھے دل کہ نعرۂ قرنا تھا نفخ صور
رہتے تھے کافرون کو قیامت کے سامنے

چلا کے بولنے کا وہان حکم حق نہین
کاٹون زبان کڑی ہو جو حضرت کے سامنے

چاہے جسے وہ دولت کونین بخش دے
یہ بات کیا ہے اوس کی سخاوت کے سامنے

ہو سامنا اجل کا تو یثرب مین یا خدا
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

عاشق نبیؐ کا ہون گل و شبنم ہین یا نشان لغ
کوثر کے روبرو کہون جنت کے سامنے

جڑ جتنے تھے منہ جو بے ادبی سے زبان دراز
کھاتے تھے منہ کی تیغ شجاعت کے سامنے

ق
ممکن نہین رکون مین مدینے کی راہ مین
ہر چند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنوان
کچھ سوجھتا نہین ہے محبت کے سامنے

مشکل نہین ہے خشکی دامان تر امیر
اوس آفتاب مہر و مروت کے سامنے

یاد شہ مین جو کوئی رات گذر جائیگی
بہت اچھی مری اوقات گذر جائیگی

دیر ہوتی ہے زیارت مین تو کہتا ہے یہ دل
عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائیگی
ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اوس کے
آپ کے ذہن مین جو بات گذر جائیگی
صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائیگی

جس طرح ہوگا روان ہونگا مدینے کی طرف
اے امیر اب کی جو برسات گذر جائیگی

سوے یثرب بن کے ہم زائر چلے
شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے
راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
پانؤن تھک جائیں تو اپنا سر چلے
یا رسول اللہ جلدی آئیے
لشکر اندوہ مین ہم گھس چلے
نخل دل مین تھے گناہون کے جو برگ
جب حضرت کے ہوا سے گر چلے
کیا میسر اونکو ہوتی راہ راست
چال پر کب آپ کی کافر چلے
ق
پھر رسائی کی رسا تقدیر نے
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے
شوق دل نے کی دوبارہ رہبری
آگے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت مین مین اوڑتا ہون امیر
اوڑ کے کیا مجھسے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانے والے
چند صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے
بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر شکر کیا
ایسے ہوتے ہین مصیبت کے اوٹھانے والے
اونکے ہمرو جو ہوے وہ سر منزل پہونچے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پر آنے والے
صدمے آئی کتابون مین نبوت کی نشان
تھا موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے
نہج ہر ویر کے جانب جو ہوا تشنہ کا گذر
کنجیان لائے نذر خزانے والے
کربلا مین جو ہوے گور دل اک جالا کھون
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے
بھوک مین پیاس مین اک ایک ہزار ونسے لڑا
کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

حیدرؓ صد حیف رہے خود لب دریا پیاسے
حشر مین چشمۂ کوثر کے لٹانے والے

کیسے پچتائینگے دوزخ مین جلینگے جس دم
خیمۂ آل محمدؐ کے جلانے والے

جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے
کیسے کیسے ہوئے نادم نہ چھپانے والے

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مٹ گئے آپ ہی جلتے تھے مٹانیوالے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد اسیر
غول کے غول چلے جاتے ہین جانے والے

کبھی ہو دیدۂ دل مین فضا مدینے کی
نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی

خزانۂ معرفت حق کا دفن ہے آمین
خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی

دماغ بوئے حبیب خدا کا ہے مشتاق
ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہین
وہ راہ راست ہے مکے کی یا مدینے کی

حسنؑ کو سبز تو رنگت ملی حسینؑ کو سرخ
بٹی نواسون مین کیسی حنا مدینے کی

کہو کرین ملک الموت نزع مین نرمی
وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

جدا ہو دل مرے سینے سے کچھ نہین پروا
پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی

تمام جرم معاصی کے ہون مرض زائل
ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی

مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم پر
ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی

جو زائر آئین یہان ہون بہشت مین داخل
خدا کے گھر سے یہ ہے التجا مدینے کی

ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہین کھینچتے ہین انبیا مدینے کی

کمال ہند مین دل تنگ ہو رہا ہے اسیر
دکھا دے وسعت اسے یا خدا مدینے کی

کافر ہوئے جو اوس شہ ذیشان سے پھر گئے
برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

کلتی ہے نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر نکل کے شیر نیستان سے پھر گئے

کافی اشارۂ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سے پھر گئے

برگشتگی کا حال کھلا اہل کفر پر
پہیے جو دور گنبد گردان سے پھر گئے

ق

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
منہ سب کے لشکر شہ ذیشان سے پھر گئے

مارا چمک کے ذروں نے میدان میں نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سے پھر گئے

ٹھہرے مقابلے پہ نہ اہل مباہلہ
بد عہد کیسے قول سے پیمان سے پھر گئے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے اے امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گئے

غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا میں شاہ شہیدان سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوئے قرآن سے پھر گئے

نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ سے کی دغا
گویا یہود موسیٰ عمران سے پھر گئے

امت کے سرکشوں نے نہ کی نوح سے وفا
کیا رو سیاہ دیو سلیمان سے پھر گئے

کافر ہوئے کہ کعبۂ دین کو کیا خراب
مرتد ہوئے کہ قبلۂ ایمان سے پھر گئے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسول کا
کیسے فریب بانیٔ شیطان سے پھر گئے

ہمراہ شہ کے تھا نہ لاکھوں کا ایک سے
منہ سب کے تیغ شاہ شہیدان سے پھر گئے

آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
انکار بادشاہ غریبان سے پھر گئے

دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بے دین جو تھے وہ دین مسلمان سے پھر گئے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا میں ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سے پھر گئے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ اے امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سے پھر گئے

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہے / چل کھڑے ہونے کی شوق اوس سے قسم لیتا ہے
جو مدینے سے رہ ملک عدم لیتا ہے / کب ٹھہرتا ہے کہین خلد مین دم لیتا ہے
قصد ہستی کا جو کرتا بھی ہے ہمسر اوسکا / راستے ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہے
جسکو ملتا ہے مئے الفت حضرت کا مزا / پھر وہ کوثر کو نہین ساغر جم لیتا ہے
گھر سے چلتا ہے مدینے کی طرف جو زائر / ہر قدم بڑھکے ثواب اوسکے قدم لیتا ہے
حکم دیتے ہین جو حضرت تو برہمن کیسا / اوٹھکے بتخانے سے بت راہ حرم لیتا ہے
مین کبھی ہون سبط محمدؐ کے عزادارون مین / تعزیہ رکھتا ہے دل نالہ علم لیتا ہے
کیون نہ سمجھیگا وہ طاعت مین کسی کی محنت / مول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہے
طے ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا / ٹھوکرین راہ مین رہوار قلم لیتا ہے
ہین ترے دور مین خونریز یہانتک خائف / کہ لہو بیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

مدح حضرت سے ملا ہے تجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسّان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سے روسیاہونکی / کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی
ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا / نظر سے اوترے چڑھی بارگاہ شاہونکی
ثواب جملہ عبادت کا ہی زیارت مین / یہ ایک راہ ہے ای دل ہزار راہونکی
نہین ہے گرد نواح مدینہ نخلستان / قطار ہے یہ ترے عاشقون کی آہون کی
ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اوڑین حورین / سمجھ کے سرمہ سیاہی مرے گناہون کی
نظارہ کرکے رخ پاک کا جو پھرتے ہین / بلائین لیتی ہین آنکھین نگاہون کی
خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوئے / جنائین روضین ہین اونکی مغفرت پناہونکی
فرشتے کرتے ہین دامان زلف حور سے صاف / جو گرد پڑتی ہے اوس روضہ پر نگاہونکی
یقین ہے چشم در خلد کی نہین پلکین / ترے کرم سے صفین ہم سے روسیاہونکی

کریگی آکے شفاعت تری خریداری
کھلینگی حشر مین جب گٹھریان گناہونکی
مین ناتوان ہون پہونچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذرخواہونکی
نگاہ لطف ہی لازم کہ دور ہو یہ مرض
دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمدؐ شفیع روز جزا
امیر کیا ہے حقیقت مرے گناہون کی

اعجاز مصطفیٰؐ تھے ہر بار کیسے کیسے
اسیر تھے منکرون کو انکار کیسے کیسے
فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے
ایسا ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے
اندھون کو دی بصیرت مُردی بہت جلائے
اچھے کئے نبیؐ نے بیمار کیسے کیسے
تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ
کھولے جری نے عقدے دشوار کیسے کیسے
کچھ بھی چلی نہ اپنی دل ہوگئے شکستہ
ہرچند تھے ہتونکو پندار کیسے کیسے
پامال روز ہیجا کیا کیا ہوئے نہ سرکش
لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے
کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدے مین
ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے
تائید کی خدا نے غلبہ انھین کو بخشا
دیگر ہوئے مسلمان کفار کیسے کیسے
سچ ہے کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا
الحق کہ تھے بہادر انصار کیسے کیسے
لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا
غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے
وقت غضب جو آیا دریا مین خاک اوڑائی
جنگل کیے عطا نے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفیٰؐ ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا شرف مین ہے تربت رسولؐ کی
کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسولؐ کی
منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا سے ہے
توحید ہے خدا کی نبوت رسولؐ کی
اونکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوئے
دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسولؐ کی

امت کا ذکر کیا ہے یہ نبیوں سے ہین آپ کے
واجب ہوا انبیا پہ محبت رسول کی

نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین
امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی

ہونا کوئی عرصۂ محشر مین رستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑھتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین
جاری ہے تا بحشر شریعت رسول کی

ق

پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی

خائن ہے جو نجات کہان اوسکی روز حشر
امت کے ہے سپرد امانت رسول کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
غالب تھی کافرون پہ یہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرات تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

توفیق راہبر ہوئی اوسکی خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

ہندمین قبضہ شرق سے تا غرب کر لیا
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزار ہا
تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ
ضامن نہو جو آج بھی تربت رسول کی

پھیلی ہے وہ جہان مین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اس سے سوا ہے کونسی دولت جہان مین
یارب نصیب سبکو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

بندہ بھی جانب لحد مصطفیٰ چلے
یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے

سب خلق سوے روضۂ شاہ ہدا چلے
باغ جہان مین ایسی الٰہی ہوا چلے

جسکو کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا
آئے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے

آتی ہے زنگ قافلۂ دین سے یہ صدا
کافر ہمارے ساتھ نہ آئے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سر انجام ہے درست — اب دیر کیا ہے صبح چلے یا مسا چلے
یہ راہ مغفرت ہے یہ ہے جادۂ ثواب — جاتے ہین ہم ادھر کو جدھر انبیا چلے
گھر سے ہے قصد روضۂ پرنور کی طرف — زندان سے جانب چمن دلکشا چلے
شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی — خود لیکے خضر ساغر آب بقا چلے
گھیرا جو رہزنون نے تو عیسیٰ پئے مدد — چوتھے فلک سے ہاتھ مین لیکر عصا چلے
دشمن ضعیف آپ کے احباب ہین قوی — جو کاہ زیر کوہ ہو زور اوسکا کیا چلے
دیکھے عدو تمھین نگہ بد سے کیا مجال — گردن پہ سر اوٹھاتے ہی تیغ قضا چلے
امید ہے یہ آپ کے مستون کو روز حشر — کوثر پہ جام بادۂ مہر و ولا چلے

حضرت ہی بخشوائینگے سب امتین امیر
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے — امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے
ادھر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے — کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے
ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود — ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے
مین قائل آپ کے روضے کا ہون وہ قائل طور — کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے
مدینے جاؤن پھر آؤن دوبارہ پھر جاؤن — تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے
ثنائے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا — کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے
وہ نشۂ مے الفت سے کیا رہے خالی — جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے
جو بہر قتل عدو آپ آستین اولٹین — یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے
بلائیے اسے محشر مین حوض کوثر پر — کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے
شکستہ لاکھ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے — یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے
بلاؤ جلد مدینے مین ہو امیر کو خوف — کہین نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لی میں ہمکو سزاے گناہ کیا ہوگی
وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی

کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی

پہونچ ہی جائینگے یثرب میں ہین جو تیز قدم
ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی

مقابل آپ کے یوسف کو کون پوچھیگا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہوگی

رہیگا خلق میں جاری اگر نہ آپ کا فیض
شکستہ حال ہے خلقت رفاہ کیا ہوگی

نہ کی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب میں
ہمارے پانون کی پھر دستگاہ کیا ہوگی

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھکے یہ بات
رفاہ خلق کی بے بادشاہ کیا ہوگی

ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی

سپہر نہ حشر میں جنکی ہوئی حفاظت شاہ
اونھین جحیم سے حاصل پناہ کیا ہوگی

جو روے ہین غم شہ میں وہ ہین گناہ سے پاک
برس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی

نظر سے آپ کی اوترے ہوے ہین جو مجرم
جنان میں اونکی چڑھی بارگاہ کیا ہوگی

شفاعت اونکی ہے جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہی تن پہ نہو گا کلاہ کیا ہوگی

بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہے کب
عطش نہو گی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی

کبھی نہ حشر میں سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر جیسی مضمون سے ہے امید ثواب
کہی جو مخمس غزل واہ واہ کیا ہوگی

نال آپ پر تصدق جان آپ پر سے صدقے
آنکھوں سے سر سے قربان آنکھیں ہیں سر سے صدقے

کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونوں گیسو
مین ہون ادھر سے قربان تو ہو ادھر سے صدقے

بولے ملک جو آدم نازان ہوے دلا پر
تم آج ہو فدائی ہم بیشتر سے صدقے

کہتا ہے مہر مہ سے رخ دیکھکر نبی کا
تو شام سے ہو قربان مین ہون سحر سے صدقے

نامت زمین ہے شہ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادھر سے قربان غربی ادھر سے صدقے

ٹکڑون سے پل گئے ہین جتنے تھے اہل حاجت
شاہ و گدا نے پائے حضرت کے در سے صدقے

جو مال امیر کا ہے مالک ہین آپ اوس کے
دل آپ پر سے قربان جان آپ پر سے صدقے

زبان ہو منہ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی
ہمین بھی کوئی ساغر میر کوثر خیر ہو خم کی

پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا
شباہت دل کو یاد آتی ہے حضرت کے تبسم کی

زہے رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی نا تاب
سیہ کارونکے سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی

کرو تر دامنون کو پاک دامن جنبش لب سے
ادھر بھی موج آجائے کوئی رحمت کے قلزم کی

مگر میری طرح ہے انتظار شاہ انکو بھی
سپید آنکھین نظر آتی ہین گردون پر جو انجم کی

وہ عاشق ہون پڑھی جسدم گلستان مین سے طفلی مین
پسند آئی نہایت ہے حکایت باب پنجم کی

کہین رتبہ مسیحا سے ہے برتر اوس مسیحا کا
بلندی عرش کو آگے ہے کیا چرخ چہارم کی

ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت
کہ موجین میری دریا کی ہین جلدین ہفت قلزم کی

ترے منکر کے مردے کو جلانا ہو نہین سکتا
گرہ ہو جاتی ہے حلقوم عیسیٰ مین صدا قم کی

بڑے وہمی ہین جنکو ہے تری معراج مین شبہہ
نہین دریا میں لقمان کی دوا اونکے توہم کی

غذا اے نان جو اسواسطے شہ کو پسند آئی
حقیقت بات تھی آدم و تحریص گندم کی

رہے خود جلوہ آرا بوریائے فقر پر حضرت
ہزارون کو دیا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

جو حضرت نا خدا ہین بحر طوفان خیز محشر مین
امیر ایسے سفینے کو نہین دہشت تلاطم کی

در شہ پر اجل اے کاش میسر ہوتی
میری تربت بھی شہیدی کی برابر ہوتی

تھی جو اے برق سر طور نمائش منظور
آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی

جلوہ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع
جسم خاکی سے جدا روح نہ کیونکر ہوتی

راستہ کون مدینے کا بتاتا مجکو
تپش دل نہ خضر بنکے جو رہبر ہوتی

ہے ترے پیرہن پاک کی حسرت اسکو
ورنہ کیون نکہت گل جامے سے باہر ہوتی

معرکہ مجکو نکیرین سے درپیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتے تو ہم سر ہوتی

گرمی مہر قیامت سے نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجسے کیا مجکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھہ اشک ندامت سے مری تر ہوتی

خاک کچھہ بھی ترے کوچے کی جو ہوتی شامل
روح پھر قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھون سے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہ خسرو عالی مکان سے گر پڑے
لاکھہ سرکش ہو زمین پر آسمان سے گر پڑے

اشک دامن پر گرا مژگان دشمن سے تو یون
صحن مین جیسے کوئی بام مکان سے گر پڑے

آئے جب دنیا سے حضرت دیر مین جلتی تھی جو
منہہ کے بل سب خوف شاہ انس و جان سے گر پڑے

رعب سے میلاد کی جب کانپ اوٹھی نوشیروان
کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سے گر پڑے

لطف حضرت نے یہ باندھی باغ عالم مین ہوا
دوستدارون کے گنہ برگ خزان سے گر پڑے

جو پھرا ہے آپ سے اوسکو کہان رفعت نصیب
بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سے گر پڑے

آنکھہ اوٹھا کر بام عالی کو لگے جب دیکھنے
مہر کی دستار فرق آسمان سے گر پڑے

گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کرے کیوان جو قصد
بام تک جانے نپائے درمیان سے گر پڑے

ق
آپ کی آمد جو ہو میدان مین چھائے یہ رعب
گرز دست پہلوان سیستان سے گر پڑے

مردمک آنکھون سے دل سینے سے پہلو سے جگر
جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سے گر پڑے

ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اوسکی طرف
تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدان سے گر پڑے

آپ کی رحلت کی پہونچی آسمان پر جب خبر
اشک ماتم دیدۂ روحانیان سے گر پڑے

وحشیون نے خاک پنجون سے اوڑائی دشت مین
ساری طائر اپنے اپنے آشیان سے گر پڑے

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سے گر پڑے

تیرہ عالم ہو گیا آئے کہن میں مہر و ماہ
آنسوؤں کی طرح تارے آسمان سے گر پڑے

چاہیے الہام ہو [illegible] اے اسیر
بات کوئی [illegible] دندان وہان سے گر پڑے

گل مہتاب سے [illegible] رخ کا پتا ملتا ہے
بو تو اسکی بھی نہیں پر رنگ ذرا ملتا ہے

روضہ پاک بھی جنت میں ہے [illegible] کرم
[illegible] اوسے آب بقا ملتا ہے

زائروں کے لیے ہے بعد زیارت بھی ثواب
مر بھی جائیں تو ثواب شہدا ملتا ہے

جذب حضرت کا یہ ہوتا ہے جو صحرا میں اثر
کاہ کو بھی اثر کاہ ربا ملتا ہے

فخر ہم فقر کی کملی کو نہ کیونکر سمجھیں
سلسلہ تم سے کچھ اے آل عبا ملتا ہے

ہر ورق میں مری دیوان کی وصف رخ پاک
پتے پتے سے گلستان کا پتا ملتا ہے

چھانتے ہیں جو گدا خاک تری کوچے کی
صورت خضر اونھیں آب بقا ملتا ہے

اوج ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل
فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق سے دل میں مدینے کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھکر ہمیں غربت میں مزا ملتا ہے

رباعیات

گذرے سر عرش جب جناب والا
اللہ رے شوق دید قد بالا
طوبی نے یہ سر اوٹھا کے حسرت سے کہا
مضمون قیامت گیا بالا بالا

رباعی

دل بزم محبت میں ادیب اپنا ہے
عشاق میں کیا خوب نصیب اپنا ہے
سب عشق مجازی میں حقیقی ہے یہ عشق
اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے

رباعی

ہوں دل سے فدائے رخ نیکوئی نبی
یارب مری آنکھوں کو دکھا روئے نبی

بیخودی میں بھی کروں سند شفاعت کی بھی تو   سر پاؤں پہ ہو ہاتھ میں گیسوے نبیؐ

رباعی

احمد کو شرف خدا کے سرمد سے ملا   اعزاز سب انبیا کو احمد سے ملا
جان بخشی عیسیٰ ید بیضاے کلیم   جو کچھ جسکو ملا محمدؐ سے ملا

رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور   اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور
یہ سر خفی ہے عین اعلان و ظہور   فانوس مین شمع ساری محفل مین ہے نور

رباعی

عیش آپ کی الفت مین فراوان پایا   بند آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز   اس پھول کے فیض سے گلستان پایا

رباعی

لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ   آجائے گا آج کل عنایت نامہ
مرجاؤن اگر مین اوسکے آتے آتے   رکھدو وہ مزار مین شہادت نامہ

رباعی

ہے مدحت شہ ورد زبان خامہ   ہے اور سے اور اب تو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہے ورق   ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

رباعی

اس عشق سے خندان گل امید ہوا   مرقد بھی مجھے روضۂ جاوید ہوا
اللہ رے یاوری حضرت کا اثر   ہر ذرہ مری خاک کا خورشید ہوا

رباعی

مجرم ہو مجھے حشر مین پائینگے نبیؐ   لب حرف شفاعت مین ہلائینگے نبیؐ

عاشق کہلا کے ہین جلون دوزخ ہین — بخشتا ہے شرف تو بخشوائینگے نبی ؐ

رباعی

جاؤنگا ہین مجرم جو سوے باغ جنان — سب میری طرف دیکھکے ہونگے حیران
پوچھینگے جو قدسی تو کہیگا رضوان — بھیجا ہوا احمد کا یہ آیا ہے یہان

رباعی

کیا عشق نبی ؐ مین ہم نے پایہ پایا — رحمت کا خط جبین کو آیہ پایا
راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل — خورشید یہان عدم مین سایہ پایا

رباعی

صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرت — تشریف جنازے پہ بھی لائے حضرت
محفوظ عذاب قبر سے ہو نہین کہ ہے — تعویذ لحد کا نقش پاے حضرت

رباعی

جاری ہے زبان پر صفت شاہ امم — لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہر دم
خالق نے کیا ہے فیض حضرت سے مجھے — اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم

رباعی

مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا — مطلوب نہین ہے بھلا ہی میرا
یا ختم رسل زبان پہ ہو وقت اخیر — ہو خاتمہ بالخیر الٰہی میرا

رباعی

اے راہ رو مرحلۂ صدق و صفا — یثرب کو روان ہو خواہ سوے بطحا
کعبہ ہے وہی روضۂ حضرت ہے وہی — رستہ ہے ایک کچھ ہے نیچا اونچا

رباعی

اعزاز مدینہ شرف عرش علا — دانش کی ترازو مین جو اک دن تولا

بلہ تو مدینے کا رہا روے زمین پر ۔۔۔ اور بلۂ عرش آسمان سے بالا

رباعی

مجرم ہون گناہگار ہون خاطی ہون ۔۔۔ کس منھ سے کہون امیر ہین ناجی ہون
ہان ایک خیال ہے کہ خالق ہے کریم ۔۔۔ تم شافع عاصیان ہو مین عاصی ہون

ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیہ و الصلوات

فکر بلند و قسمت کوتاہ المدد ۔۔۔ منزل کڑی مین نابلد راہ المدد
غولون کا خوف راہ مین جانکاہ المدد ۔۔۔ خس پوش ہی ہر ایک قدم چاہ المدد

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہون چاہ مین مین مورد بلا ۔۔۔ اک رشتہ خام ہی وہ رسن جسمین ہون بندھا
کھولے ہے چاہ مین دہن حرص اژدہا ۔۔۔ جلاد تیغ کھینچے لب چاہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بدلی کبھی چھٹی جو الم کی تو پھر گھری ۔۔۔ سیدھی ابھی ہوئی تھی یہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دیے بھنور نے جو کشتی مری تری ۔۔۔ پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہو کے خواب سے ہر ایک صبحگاہ ۔۔۔ ہوتے ہین میرے دیدۂ و دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کی دن ہی شب سیاہ ۔۔۔ ہر وقت وسوسے ہین شیاطین کی سنگ راہ

وقت مدد ہی المدد ای شاہ المدد ۔۔۔ آفت مین ہی یہ بندۂ درگاہ المدد

خالی شر و فساد سے نیت بخیر ہے
سائل خدا سے دل سوی امداد خیر ہے
رہتا ہوں بھیڑ میں کہ دو راہی کی سیر ہے
منہ کعبے کی طرف تو نگہ سوے دیر ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ امید شفا نہیں
درپیش راہ سخت کوئی رہنما نہیں
وہ درد لا دوا ہے کہ جسکی دوا نہیں
منجدھار میں سفینہ ہے اور ناخدا نہیں

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

پھولوں سے دور خار سے دامن قریب ہے
منزل بہت بعید ہے رہزن قریب ہے
بے بال و پر ہوں دام میں گلشن قریب ہے
جلاد سر پہ تیغ سے گردن قریب ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

باغ جہاں کا اور ہی کچھ اور رنگ ہے
دل باغباں کا غنچے کی مانند تنگ ہے
ہر موجۂ نسیم بہاری خدنگ ہے
بلبل کو آشیاں نہیں کام ننگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابر سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے
اوسمیں یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے
بجلی وہ کوندتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
آندھی میں پڑکے صورت طائر تباہ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

الیسا تھکا کہ اب نہیں چلنے کا حوصلہ
مدت ہوئی کہ چھوٹ گیا مجھسے قافلہ

لنگر ہے میرے پاؤن مین پڑ کر ہر آبلہ
جادہ لپٹ لپٹ کے پنھاتا ہی سلسلہ

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہو ارادہ تو خوف نہنگ ہے
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہے
صحرا مین مجکو وحشت گرگ و پلنگ ہے
چلتا پہاڑ پر مری چھاتی پہ سنگ ہے

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگون دعا جو ابر کی پتھر برس پڑین
پیکان نجوم کے مری سر پر برس پڑین
شاخون سے پھول چاہون تو اخگر برس پڑین
دیکھون جو ماہ نو کو تو خنجر برس پڑین

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جل کے خاک ہاتھ لگاؤن جو زر کو مین
حنظل صفت ہو تلخ چھوؤن جب ثمر کو مین
قطرہ بنے پگھل کے جو دیکھون گہر کو مین
دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے شغل اشک گرم کا یا آہ سرد کا
بلوہ ہے لشکر غم و اندوہ و درد کا
مہر فلک ہے عکس مرے روے زرد کا
گھر ہو گیا مرا مجھے میدان نبرد کا

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین در در پھرون خراب
دی دور آسمان مجھے چکر پھرون خراب
کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
حامی ہو تم سا اور مین مضطر پھرون خراب

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اوٹھا وہ دل مین درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مری تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹپک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان تک بھی تھک گئی

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اولٹا ہوا ہے دم کہ دم احتضار ہے
آنسو روان ہین سینے مین دل بیقرار ہے
کس کشمکش مین آج مری جان زار ہے
آنکھین پھری ہوئی ہین دمونکا شمار ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

تنہائی مکان مین مجھے بخت لائی ہین
دونون کنارے قبر کے پہلو دبائے ہین
چھٹکے کھڑے ہوے ہین جو اپنے پرائے ہین
دہشت کا ہے مقام نکیرین آئے ہین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینائے دل ادھر غم میزان سے سنگسار
رعشہ بدن مین وحشت عصیان سے بار بار
کھینچے ہوے صراط ادھر تیغ آبدار

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لغزش قدم مین دوری منزل کا سامنا
محشر مین ہر قدم رہ مشکل کا سامنا
مین مجرم اور خسرو عادل کا سامنا
مین مجرم اور خسرو عادل کا سامنا

وقت مدد ہی المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہی یہ بندہ درگاہ المدد

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم
یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
رحمت کا ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچائیے
دنیا مین جب تلک مین رہون کام آئیے
جنت دلائیے مجھے جنت دلائیے
دل لوٹتا ہے روضے پہ مجکو بلائیے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہون مجھے شاد کیجیے
کیونکر کہون نہ تم سے کہ امداد کیجیے
ویران ہے ملک دل اسے آباد کیجیے
تم سا سخی ہے کون یہ ارشاد کیجیے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمھارا امیر کو
بس ہے تمھارا ایک اشارا امیر کو
دنیا مین آخرت مین سہارا امیر کو
محبوب حق بچاؤ خدارا امیر کو

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مخمس در نعت بر غزل خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمہ

میگساران نبی نعرۂ مستانہ زدند
گفت جبرئیل کہ این نعرہ بجانہ زدند
طعنہ از بیخبری مردم بیگانہ زدند
دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
گل آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند

نور ذات اوسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت ایک مدت وہ رہا رونق بزم جبروت
جب ہوا بڑھ کے وہان سی مےجام ناسوت ساکنان حرم سترِ عفافِ ملکوت
یا من راہ نشین ساغر مستانہ زوند

عشق محبوب خدا کا ہے خدا کی تائید لمۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
مجکو اس گنج کی اللہ نے بخشی ہی کلید آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زوند

قول سلطان رسالت سی ہین واقف کہ جو ایک قرعہ ہی بہتر ہین فقط قابل زہ
وا ہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زوند

مین کہین دل تھا کہین پہلی پڑا تھا یہ فساد اتفاق ایسا ہوا اب کہ یہ ہی عین مراد
کہ فقط بہر نبی ہین یہ دو عالم ایجاد شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زوند

بوالہوس انجمن عشق مجازی مین ہون جمع ہم ہین شیدای نبی صاحب تاثیر ہین ومع
کب ہی ہر برق مین جو برق تجلی مین ہی لمع آتش این نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع
آتش آنست کہ در خرمن پروانہ زوند

کب امیر اسنے کئے شعر سبک درج کتاب مدح خوان احمد مرسل کا رہا بہر ثواب
کیون نہ قائل ہون کہ ایسا ہی کہیگا اپنا بھی جواب کس چو حافظ نکشود از رخ اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زوند

مخمس دیگر در نعت سرورکائنات علیہ وآلہ الصلوات بر غزل حافظ شیرازؒ

گوش کن گوش کہ بانگ جرسے می آید از پئے داد رسی داد رسے می آید
بہر جان بخشیت آمادہ لبسے می آید مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید

کہ ز انفاس خوشش بوی کسے مے آید

تا بکے آہ و فغان تا بکجا جوش و خروش
حال سن مجھسے کہ تسکین ہو تجھی کم ہو یہ جوش
صبر کر صبر بڑا صبر کا رتبہ ہے خموش
از غم و درد مکن نالہ فریاد کہ دوش

دیدہ ام فالی و فریاد رسی مے آید

ہین جگر سوختۂ عشق نبیؐ پانچ نہ دس
مجھ سے بہتیرے ہین اس داغ کی جنکو ہوس
کون اس سوزش قلبی سے نہین گرم نفس
ز آتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس

موسیٰ اینجا بامید قبسے مے آید

عرش سے بڑھ کے جو لی ختم رسل نے رہ راست
کہا جبریلؑ نے علیٰ سے یہ حسب درخواست
رہے حیران ملک بات ہی یہ کم و کاست
کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست

این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

انبیا جن و ملک سب ہین مدینے مین ہم
یا نبی سب پہ ہی لازم نظر فیض شمیم
نسل آدم سے بھی ہین اہل عرب اہل عجم
جرعۂ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم

ہر حریفے ز پئے ملتمسے مے آید

مٹ گئے شوق زیارت مین ملا گور و کفن
اب جو پوچھے کوئی اوس ہی کو کرو پاس سخن
نہ گیا پر نگیا شغل فغان و شیون
خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من

نالۂ مے شنوم کز قفسے مے آید

مرض عشق محمدؐ نے کیا یہ مجھے پست
ای صبا بہر خدا تو تو ہے احباب پرست
تن مین ہی طاقت برخاست نہ یارای نشست
دوست را گر سر پرسیدن بیمار غم است

گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے مے آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہی کہان
مہربان مثل امیر اوس پہ بھی ہین شاہ زمان
خاصہ ہے یہ محمدؐ کا فدا ہون دل و جان
یار دارد سر صید دل حافظ یاران

شاہبازے بشکار مگسے مے آید

تضمین کلام جامی علیہ الرحمہ در نعت نبوی ص

رو بدرگاہ تو اے عالم پناہ آوردہ ام
چون خطا اعمال خود روی سیاہ آوردہ ام
چشم ترم آلود و قلب عذر خواہ آوردہ ام
یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام
بر درت این بار با پشت دوتا آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر
ساری ظلمت دور ہو جائے ادھر بھی اک نظر
پیر عاصی ہون ترحم چاہیے اس ضعف پر
چشم رحمت برکشا موی سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روے سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو
پرورش منظور ہے رحمت سے سب کی آپ کو
کیا کرون ظاہر رفاقت یہ سخن ہے گو مگو
آن نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پرخون اشک گرم و آہ سرد
سینۂ مجروح و دست رعشہ دار و روی زرد
تیرگی غم پریشانی دل مانند گرد
عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد
اینہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میرے خون کی پیاسی ہین
حرص و دولت حرص زر باندھی ہوی شمشیر کین
دیدۂ دل مائل حسن بتان نازنین
دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعدای دین
زین ہمہ با سایۂ لطف پناہ آوردہ ام

منفعل ہون منفعل ہون منفعل ہون میں شہا
لاتعد عصیان معائب ہین مری بے انتہا
عذر بدتر جرم سے پر کیا کہون اسکے سوا
گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام

کیا کہے تجھسے امیر تشنۂ میدان طمع
جز متاع جرم کیا ہے مایۂ دکان طبع

مدتون مانند جامی ہو کے سرگردان طبع
بستہ ام بربکد گر نخلے زخارستان طبع

سوے فردوس برین شتی گیاہ آوردہ ام

دیگر مخمس بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نار و جنان ہے تو
مقصود آفرینش کون و مکان ہے تو
مسند نشین انجمن کن فکان ہے تو
مہر قبول و خاتم پیغمبران ہے تو
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلوہ خانہ ہے ترا
کہتے ہین لامکان جسے کاشانہ ہے ترا
جو ہے پری جمال وہ دیوانہ ہے ترا
سدرہ پہ جبرئیلؑ بھی پروانہ ہے ترا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلقت ہے تیرے ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہے
مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے
آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے
سب کارگاہ صنع خدا تیرے ہاتھ ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوئے تیرے نور سے
کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے
قبل آفرینش ملک و جن و حور سے
آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آتشکار تھا
موسیٰؑ ترے نظارے کا امیدوار تھا
جس باغ مین خلیل تھے تو آبیار تھا
بیڑا تجھی سے نوح کا طوفان مین پار تھا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہین وہ سایہ ہے ترا
نہ آسمان کہ منبر نہ پایہ ہے ترا
ادریسؑ کا کہان ہے جو پیرایہ ہے ترا
قرآن و آل خلق مین سرمایہ ہے ترا
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جتنے ہین پہلوان وہ تہ دستبرد ہین
شیرون سے بھی جری ترے لشکر گرد ہین
توصاف اور اہل صفا مثل درد ہین
جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تھے اہل کفر ہین جو تہمتن کڑے کڑے
قسمت کو رو رہے ہین وہ اپنی پڑے پڑے
گاڑا ہے سرکشونکو زمین مین کھڑے کھڑے
چھوٹون سے چھوٹے ہین ترے آگے بڑے بڑے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوئے
جو انبیا کے بعد ہوئے اولیا ہوئے
جو اولیا کے بعد ہوئے اتقیا ہوئے
ان سب کو رتبے تیری بدولت عطا ہوئے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے اے فخر کائنات
امکان کا وجوب کا مجمع ہے تیری ذات
تجھ مین ہین جمع صفات جو خالق مین ہین صفات
مدحت مین تیری اور تو بنتی نہین ہے بات
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیری طرف رجوع نہین کس سوال کی
الفت تری کلید ہے باب قبول کی
راحت رسا ہے ذات تری ہر ملول کی
حاجت نہین ہے کچھ بھی تری مدحت مین طول کی
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے
تجسا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
ہر چند نعت حمد صفت بیحساب ہے
پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تعریف کا امیر کہان اختتام ہے
جتنا کوئی بیان کرے ناتمام ہے
پیش نظر جو رتبہ خیر الانام ہے
ہر بار اپنے دل کا یہ تکیہ کلام ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تضمین شعر صائب

ہوئی جب آپ کی یارو نکو بشیر سے خبر
کیا سوال کہ ہم بھی ہون ہمرکاب سفر
کہا ہون کہ گے راہی معراج شاہ جن و بشر
دیا جواب کہ کرو اس شرف سے قطع نظر

اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا
گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمہ

حَصَلَ الشِّفَا بِخَیَالِهٖ وَصَلَ الهَویٰ بِوِصَالِهٖ
نُصِبَتْ لِوَاءُ نَوَالِهٖ حُمِدَتْ جَمِیْعُ فِعَالِهٖ
عَذُبَتْ عُیُوْنُ مَقَالِهٖ عَظُمَتْ شُئُوْنُ جَلَالِهٖ
ثَمَرَتْ الثَّریٰ بِظِلَالِهٖ سَمَتِ السَّمَا بِنِعَالِهٖ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِهٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَآلِهٖ

گہر محیط عطای رب
گل باغ نشونمای رب
قمر سمای سخای رب
نگہہ آشنای ادای رب
شجر ریاض رضای رب
بجمال وقت بقای رب
ثمر نہال ولای رب
وہ ہمای اوج ہوای رب

بلغ العلیٰ بکماله
کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلوا علیه وآله

شب جشن خالق بحر و بر
چمن جہان کو کھلی تھی ور
جو طالب ہوئی تو بنا کمر
لگی جستجوئے شجر و ثمر
صفت انبیا تھی ادھر ادھر
ہوئے جبرئیل جو راہبر
وہ نجوم میں بصفت قمر
تو سوار ہو کے براق پر

بلغ العلیٰ بکماله
کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلوا علیه وآله

جو ادھر سے شوق لقا ہوا
الف ایک تھا نہ دوتا ہوا
تو ادھر سے شوق سوا ہوا
تھا اگرچہ بدر سے بڑھا ہوا
جو حباب بن کے جدا ہوا
نہ کرو گمان کہ کیا ہوا
وہی قطرہ عین لقا ہوا
سر عرش ہے یہ لکھا ہوا

بلغ العلیٰ بکماله
کشف الدجیٰ بجماله

	حسنت جمیع خصاله	صلوا علیه وآله	
کبھی کعبے شاہ زمان گئے سر ہفت چرخ رواں گئے	سوے جا و سمت جہاں گئے پئے سیر جنت جناں گئے	غرض اوس سفر میں جہاں گئے جو وہاں سے بڑھکے دوا نگئے	ملک و نبی بھی وہاں گئے رہے دنگ سب کہ کہاں گئے
	بلغ العلی بکماله حسنت جمیع خصاله	کشف الدجی بجماله صلوا علیه وآله	
ہوئے آپ داخل بزم ہو رہی سب کے کانوں کو آرزو	وہ میں کہ رنگ شہاں نہ ہو نہ سنی کسی نے وہ گفتگو	نبی و ملائک نیک خو جو پھرے وہاں سے وہ سرخرو	رہے آستانے پہ سرخرو یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو
	بلغ العلی بکماله حسنت جمیع خصاله	کشف الدجی بجماله صلوا علیه وآله	
کئے خلق حق نے جو انبیا نہ خلیل کا ہی چمن چھپا	اونھیں ایک ایک شرف ملا نہ نہاں ہو ونہ ذبیح کا	جو کلیم کو ید پر ضیا مگر اونہیں خاص ہیں مصطفا	تو مسیح کو دم جاں فزا کہ خدا نے آپ بلا لیا
	بلغ العلی بکماله حسنت جمیع خصاله	کشف الدجی بجماله صلوا علیه وآله	
وہ نسیم گلشن کن فکاں وہ ہما فرق پیمبراں	وہ شمیم روضهٔ جاوداں وہ مسافر رہ لامکاں	وہ قمر خدم فلک آستاں وہ ضیاء دیدهٔ قدسیاں	وہ قضا علم وہ قدر نشاں جو چلا کہاں سے گیا کہاں
	بلغ العلی بکماله حسنت جمیع خصاله	کشف الدجی بجماله صلوا علیه وآله	
وہی ختم صنع اله ہے وہی جن و انس کا شاہ ہے	وہی امتوں کی پناہ ہے وہی خضر راہ رفاہ ہے	وہی شاہ نجم سپاہ ہے بہت اوسکی شوکت و جاہ ہے	وہی فرق دین پہ کلاہ ہے یہ صفت شرف پہ گواہ ہے
	بلغ العلی بکماله حسنت جمیع خصاله	کشف الدجی بجماله صلوا علیه وآله	

یہ جہان دیار اوسی کا ہے قدم استوار اوسی کا ہے	وہ جہان حصار اوسی کا ہی علم افتخار اوسی کا ہے	ادھر اختیار اوسی کا ہی کرم اشتہار اوسی کا ہی	اودھر اقتدار اوسی کا ہے شرف آشکار اوسی کا ہی
	بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	
وہی نو بہار ریاض دین یم انبیا مین در ثمین	وہی ثمرہ شجرہ یقین وہ حشر شافع مذنبین	جو ولی ہین انکی ہین خوشہ چین فلک آستان وہ سر زمین	جو نبی ہین انکی وہ ہین معین سر عرش جاکی ہوئی مکین
	بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	
مس قلب اسیر طلا کرو یہی نام منہ سے لیا کرو	سیہ آئینہ کو جلا کرو یہی ورد صبح و مسا کرو	دل و جان کو صرف ولا کرو جو زبان ہی تو ثنا کرو	کہ ولای خاص خدا کرو یہی منبرون پہ پڑھا کرو
	بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	

ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے امت چلی رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے	یان آمد جناب رسالت پناہ ہے سیدھی یہی بہشت مین جانی کی راہ ہے
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	
جو عاشقان صورت خیر الانام ہین جو ذرہ ہاے مہر فلک احترام ہین	جو طالبان جلوہ ماہ تمام ہین آئین کہ دور مین مے الفت کی جام ہین
دربار عام گرم ہوا اشتہار دو	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

در ہین کشادہ رحمت رب کریم کے — ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
خلعت بٹینگے لطف خدای رحیم سے — تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہی جلوس شہانہ ہے — رحمت ہی فرش ظل خدا شامیانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے — مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش — ہون گرم اہتمام ہین اسیر کلیم غش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسی ہو بادکش — پانی پلائین خضر دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنے والون کو پاتے ہین جبرئیل — خود جاکے در تلک انہین لاتے ہین جبرئیل
رتبہ برتبہ سب کو بٹھاتے ہین جبرئیل — موقع سے کیا صفون کو جاتے ہین جبرئیل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو — جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہے خبر — ارواح انبیای سلف کا ہے یان گذر
الیاس بر سے بحر سے خضر آئے ہین ادھر — رونق فزا ہین چرخ سے عیسی زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسف و کنعان کو دو خبر — محفل مین ہون شریک سلیمان کو دو خبر
یعقوب و نوح و آدم ذیشان کو دو خبر — تشریف لائین موسی عمران کو دو خبر

دربار

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جنانسے ملک چلے
آنکھوں سے انجم و مہ و مہر فلک سے چلے
بحر رواں سے مردم آبی تلک چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اس بزم میں جو شوق سے آئیں خوشا نصیب
کانوں کے پردے در سے لگائیں خوشا نصیب
خاموش بیٹھیں سر نہ ہلائیں خوشا نصیب
اعجاز سنکے لطف اوٹھائیں خوشا نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

لو آمد حبیب خدا سے قدیر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحب تاج سریر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ہر دم جو ازدحام خلائق دوچند ہے
بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے
مولود آگے ہوگا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ترجیع بند در نعت

اے ختم رسل حبیب داور
مختار جنان شفیع محشر
ترے لیے ہے بنا ہے جنت
بخشا تجھے حق نے حوض کوثر

امی لقب و صحیفۂ دل — مجموعۂ صد ہزار دفتر
انگشت وہ تیغ تیز جس سے — دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اول ہوئی تیری خلقت نور — آخر میں ہوا ظہور اطہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق — افلاک و زمین و ہفت اختر
ممتاز ہوئے ترے سبب سے — تھے صاحب عزم جو پیمبر
مشتاق ترا ہے سب زمانہ — محکوم ترے ہیں ہفت کشور
میں بھی ہوں [illegible] — وابستہ [illegible] گیسوے معنبر

گر بر سر چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

آدم کا یہ قول [illegible] — اک لمعۂ نور مصطفےٰ ہوں
کہتے ہیں یہ نوحؑ مالک احمدؐ — کشتی کا میں ایک ناخدا ہوں
[illegible] سخن میں [illegible] — [illegible] ہوں
ہے ناز خلیلؑ کو بھی اس پر — گلچین ریاض اقتدا ہوں
فخریہ یہ ہے کلام یوسفؑ — میں بندۂ ختم انبیا ہوں
کہتے ہیں یہ تخت پر سلیمان — میں بھی تہ سایۂ لوا ہوں
فرماتے ہیں یہ جناب موسیٰؑ — دربار ہوں کہ صاحب عصا ہوں
یہ لوگ تو کیا خدا کا ہے قول — محبوب کا طالب رضا ہوں
سنتا ہے یہ بات عقل سے دور — یہ سب تجھے چاہیں میں نچاہوں

گر بر سر چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا قبل نور تیرا — آخر میں ہوا ظہور تیرا
ہیں پانچ اصول پنج نوبت — آوازہ ہے دور دور تیرا
انسان تو کیا کہ لائے ایمان — سنگ و شجر و طیور تیرا

ہے جلوہ نما تجلی حق — روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا
داؤد سے تو کہین ہے افضل — قرآن ہے یہ از زبور تیرا
ہر نقش قدم ہے وقت رفتار — غیرت دہ روے حور تیرا
روشن ہو وہ کہکشان سی بڑھکر — جس راہ سے ہے مرور تیرا
بیتاب ہے یا رسولؐ اکرم — یہ عاشق ناصبور تیرا
آنکھین دیدار کو ترستین — ہو جلوہ نما جو نور تیرا

گر بر سر چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے — تو عمدۂ بارگاہ رب ہے
موسےؑ عیسےؑ خضرؑ سلیمانؑ — تیری سی صفت کسی مین کب ہے
جو اہل صفا کا ہے مرقع — نقشہ ترا اوس مین منتخب ہے
کیا رات کو روشنی کی حاجت — رخسار چراغ وقت شب ہے
حقا کہ تری ولاے کامل — عالم کی نجات کا سبب ہے
تائید خدا سپر ہے تیری — کیا تیغ عنا و بولہب ہے
روشن ہے وہ خاتم نبوت — مہر عجم و مہ عرب ہے
جبرئیلؑ براق لاکے مولے — تا ختم رسل چلو طلب ہے
بولا یہ براق بھی ہو راکب — مشتاق لقا جناب رب ہے

گر بر سر چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوئے سرور دو عالم — خورشید علم ستارہ پرچم
جبرئیلؑ رکاب مین شتابان — پرواز مرکب صبا دم
آئے سوے کعبہ قبلۂ دین — وادی ہوئی آبرو سے خرم

کعبے سے جو بڑھ چلی سواری — اقصیٰ میں تھے انبیا فراہم
دیکھی جب دور سے سواری — تسلیم کو گردنیں ہوئیں خم
وہ پیش نماز مقتدی سب — یعقوبؑ و خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ
اوس جا سے کیا جو قصد افلاک — پایا انجم نے فیض مقدم
کرسی پہ گئے جناب والا — بولے ملک آج خوش ہوئے ہم
پہونچے جو قریب عرش حضرت — آئی یہ صداے عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت میں عجیب رتبہ پایا — کیا کیا ہوے پیشکش ہدایا
کیا بزم تھی بزم لامکاں نے — جس بزم میں نور تھا نہ سایا
بیگانہ دوئی سے بزم وحدت — اپنا تھا نہ اوس جگہہ پرایا
جیدہ جو ہوا طعام دعوت — تنہا نہیں مہمان نے کھایا
طعم نمکین و اکل شیرین — اوروں کے لیے بھی ساتھ لایا
بے فاصلہ میزبان و مہمان — کیا قرب نے بعد کو مٹایا
تحریک زبان نہ جنبش لب — کچھ حال سنا تو کچھ سنایا
خود ناز کو ناز سے حکایت — خود شوق کو شوق سے کنایا
کم کی جو ادب نے گرمجوشی — کہہ کہہ کے یہ شوق مسکرایا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثناے احمدؐ — مداح ہے خود خداے احمدؐ
کیا رتبہ ملا کہ مثل نعلین — کونین ہیں زیر پاے احمدؐ

داخل ہوئے قصر لامکان مین — اللہ رے ارتقاے احمدؐ
تھے اور بھی انبیا اولو العزم — پائی نہ کسی نے جاے احمدؐ
ہر چند ہین سب رسول مقبول — محبوب نہین سواے احمدؐ
دیتے ہین وہ سنگ کی عوض دُر — دشمن پہ بھی ہے سخاے احمدؐ
بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود — جس پر کہ ہے نقش پاے احمدؐ
جو خاص ہین عاشقان حضرت — چلتے نہین بے رضاے احمدؐ
ہوتا ہے جو شوق دل مین غالب — کہتے ہین یہ مبتلاے احمدؐ

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اے ناز فروش بزم امکان — اے حلقہ بگوش حکم یزدان
گر کعبہ رخ کو تیرے دیکھے — ہووے ہمین برہمن مسلمان
دیوانہ ہواے شوق مین ہے — گل چاک کرے نہ کیون گریبان
لالے کا ہے داغ داغ سینہ — سنبل کا ہے تار تار دامان
ہر گل ہمہ تن ہے دیدۂ شوق — گلشن ہے تمام نرگستان
قد تیرا لواے حسن و خوبی — پرچم ہین وہ گیسوے پریشان
جان دو جہان فدا ہے تجھ پر — قربان ہین ملک نثار انسان
ہے قول اسیر کا یہ ہر دم — تو صورت زلف مثل مژگان

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مخمس نعتیہ بر قصیدہ مولوی محمد حسنؒ کاکوروی

مخمس نعتیہ ۱۲۷۵

مین بسم اللہ آزادی ہون سر بسر تاج ہی مد کا
الف آوارگی کا راست نقشہ ہی مرے قد کا
تجرد تختۂ اول ہے میری مشق بیحد کا
مٹا تا لوح دل سے نقش ناموس اب و جد کا
دبستان محبت مین سبق تھا مجھکو ابجد کا

یہ کسکو بیچ کھا مارا ہے اوسنے تیر مژگان سے
کہ آیا جوش مین طوفان خجلت آب پیکان سے
پریشانی عیان ہی سر بسر زلف پریشان سے
الٰہی کسکے غم مین نکلے آنسو چشم فتان سے
کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہی رومال اوس سہی قد کا

ہوئی بے نور حسن صاف تک ہی ساری مشتاقی
گیا وہ دور اب رندون سی کیون ہی اتنی ناچاقی
یہ ٹھنڈھی گرمیان رکھئے چھوڑ کچھہ انصاف کر ساقی
کہان ہی آتش یاقوت لب مین وہ جگر باقی
کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار سی مجلس نشین پہلوی قاتل مین
کوئی کہدے کہ مجھکو کیون پھنسا رکھا ہی مشکل مین
یہی تعزیر دی اتنی تو ہو میری جگہہ دل مین
کنارے پر بٹھالے مجھکو ظالم اپنی محفل مین
گناہ شوق بیحد سے جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدی قلم کر اپنے دونون ہاتھہ خنجر سے
سراپا اوسکا تو کھینچیگا سر توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہے کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کی شہپر سے
بنایا خامۂ مو کو ہمارے دست لاغر سے
کھنچا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹ جائینگے نقش فنا ہو کر
کمندلے ترک رہجائیگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھائیگی او تریگا چلہ بدنما ہو کر
اوڑینگے چٹکیون مین تیر ترکش سی جدا ہو کر
ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی میری سنبھالی کب سنبھلتی ہین
کلیجے پر برابر برچھیان طنزون کی چلتی ہین
نئی عادت جو ڈالی کب یہ باتین تمکو پھلتی ہین
چھپے تم مجھسے کیون سب ہنستے ہین شاخین نکلتی ہین
تمھارے پردے مین عالم ہی ذوالقرنین کی سد کا

خبر آزادی کی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو
مٹایا نیستی نے یک قلم ہستی کے دفتر کو
الف آسا بنایا مد زائد جسم لاغر کو
سوا مین ناتوان سنکر صدائے پائے دلبر کو
مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل اوسکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرائے وحشت مین
در معنی بنایا اور کوئی جوش رقت مین
گیا جی ڈوب ڈوبا اسقدر دریائے فکرت مین
لکھے رو رو کے مضمون بیکسی کے دشت غربت مین
زمین شعر پر عالم ہوا دریا بر آمد کا

دکان حسن چمکی بندہ بیدام خلقت ہے
خریداری تری جی بیچکر حکم شریعت ہے
تہ محراب ابرو سجدہ اب مین عبادت ہی
ترے بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے
دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

ترے آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ
خراماں تو ہوا کبک دری بھولا چلن واللہ
تری کیا بات ہی اے شاہد پاک سخن واللہ
عجب انداز ہی ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ خوبان جہان یکسر
گرا نظرون سے حسن نوخطان زیر و زبر ہوکر
نہین ہے کوئی تجھسا قاف تا قاف ای پری پیکر
مقابل تیرے سو حرف آئے جو پایان نگارین پر
ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز تجدد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیرے مضمون ہی
مری سحر آفرینی یا تری آنکھون کا افسون ہی
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہی
مری طبع روان ہی یا تری رفتار موزون ہے
مرا مصرع ہی یا سیدھا سا مضمون ہی ترے قد کا

مخمس تیری یا پنجون او نگلیون کا ایک خاکا ہی
جو رنگین قطعہ ہی یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے
تری زلف رسا کا شعر اک دنبالکا ہے
کرشمہ ہے غزل تری غزال چشم اسود کا

ترانہ بلبل شیراز کی دلکش نہوں کیوں کر
کہ تیری بوستان حسن ساری ہے اوسے ساز بر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
لکھا سو جان سے دیباچہ گلستان کا سودا پر
تصور جسکے دل میں خال خال آیا تری خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے
ہوئے ہیں معنی والشمس روشن پرتو رخ سے
سواد زلف سے حل ہو ہو واللیل کی عقدے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو سمجھیے
جو ابروے کشیدہ میں ہے نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے دیکھی
ہوئے ہیں ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیری
سر موے تری سربستہ نکلے یک قلم نکتے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے تری موے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کا جل سے
ہوئے حل معنی مازاغ چشمان مکحل سے
کیا واقف دہان تنگ نے اسرار لاحل سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

سواد خط ریحان ہے یہ سنبل زار ہو بیشک
گل مضمون ثنا یابی ہے گل عارض سے بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک
یہ سب باتیں ہیں لیکن ہے دہن میں گفتگو بیشک
کریں کیا ہم کو حق نے منہ نہیں بخشا خوشامد کا

سخندان غیب دان بھی ہوں تو یہ راز خفی سمجھیں
مٹائیں حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھیں
سمجھ حق نے جنھیں دی ہے معما یہ وہی سمجھیں
محل گفتگو میں کیا حساب خامشی سمجھیں
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے نہ مارد کا

دہن کی مدعی ہیں بیخود صہباے نادانی
جب او تریگا یہ نشہ آپ کھینچینگے پشیمانی
نہیں اتنا سمجھتے یہ کشان بزم حیرانی
دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گردانی
یہ نقطہ ہو گئے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہو دل آئینۂ معنی
ثنا ہے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی
مرصع دست کاتب مین ہوے وشتینۂ معنی
ملا ہے لب کو جسکے وصف سی گنجینۂ معنی
زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بچھا کر صفت بصف چار و نظرت انبوہ قدسی کو
چراغان کی عوض جسکا کی انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو
بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش و کرسی کو
ازل سے انتظار ادنٰی کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین
سلامت نوح جسکی جو تشنش الفت
گدا اویس جسکے کو چہ چاک گریبان مین
قدم آنے سے جسکے مثر شہرستان امکان مین
ہوا ہی یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھا دی آنکھین جسکے خواب مین آئی تو شیدا
کیا ہے جسنی دامان شفاعت پردہ عصیا
حمایت پر ہے جسکی امت مرحوم کو تکیا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت
بروز حشر تکیہ خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہی زیبائش حقیقت کی
وہ ہی رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
دہی ہی رونق ظاہر وہی ہی زینت مخفی
بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی
جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سی چمکا اختر آئینۂ عالم
صفا پاتا ہے اوس سے جوہر آئینۂ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم
جلا ہے کن فکان روشنگر آئینۂ عالم
سعادت ہے شرف ہے نیر نور مجرد کا

گرادی قیمت جام شراب پرتگال اوس نے
جدا کی ساغر افلاس سے درد ملال اوس نے
نکالا اپنے مستون کے لیے گدڑ لیسے لال اوس نے
متی انگوری الفقر فخری کی حلال اوس نے
لڑا ہی جام جم سے سنگ مقصود اوسکی مقصد کا

سوا اوسکے دامن کشش اور ونکی توسل سے — نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے — سریر جاہ پر فخر اوسکو دیہیم توکل سے
حریم ناز مین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

چمکتا ہین یہ رخ روشن کہین خورشید سے افضل — یہ نقشہ نقش ثانی او نقش یوسفی اول
شبیہہ مصطفیؐ ہو کیون نہ ہر مخلوق سے اکمل — کھنچی ہے رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کے لیے ہے مظہر کامل — مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سے ہی حاصل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار باردل — کھنچی ہے رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین کو کام ہین عام رحمت کو تغافل سے — خصوصیت کی صاد آنکھین ہین گر دیکھو تامل سے
نہ دیکھین کیون گنہگارونکو وہ چشم تفضل سے — سر تاکید منظور خدا ہے لام کاکل سے
ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دھیان مین رکھتی ہین ہم ہرچند غافل ہین — ہمین در ہای جنت کھڑکیان دانتونکی ہوتی ہین
بھلا کر آپ کو بھولی ہین طاعت پر جو نازی ہین — تصور کرنے والے آپ کی بے شبہہ ناجی ہین
بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسیؑ تو کوہ طور تک پہونچے — بڑا پلہ کیا عیسی نے کھینچی چرخ پر چلے
نشانے دونون تھے اوسکی نشانے سے کہین نیچے — ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سے
مقام قاب قوسین او ادنی تیرے مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر پائے — کمان رکھدے کماندار آپ کھینچکر تا ہدف جائے
تعجب کیا کہ احمدؐ بڑھتے بڑھتے تا احد آئے — کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے
کمان جا سے چلہ کیون نہ اوترے میم احمدؐ کا

مدینے کی طرف جائین کہ ہم کعبے کا لین رستا
نظر آتا ہے ان دونون گھرون میں ایک ہی جلوا
کہان اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہین پڑتا
احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردود کا

احد احمد مین ایک ان دونو کا مضمون مطابق ہے
ہر اک ان مین سے ہے معشوق ہر اک ان مین عاشق ہے
نہین مطلق دوئی کو دخل یہ دعوای صادق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نفس ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیۂ تسنیم مشدد کا

نبی ہاذی رتبہ سب ہین آپ لیکن سب سے برتر ہین
یہ برہان اپنے دعوے پر ہے کافی ای خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہین پیغمبر
ملا تون نبوت سب کو میم عمر کھونے پر
یہان گھٹ جاتی ہین اوسکی احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھگیا پایہ نبوت سے
ہوی ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے
ہوا رتبے مین افزون تھا جو تثلیث کا کثرت سے
معما پا گئے جسم تا ال صاد سے صد کا

جو پہونچا موجزن ہو کر تجلی گاہ یزدان مین
بھرے سب قدسیون نے گوہر مقصود دامان مین
سراپا دونون عالم غرق ہین اوس بحر عرفان مین
چڑھا قاف قدم تک وراو ترا کان امکان مین
ہے شور اوس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سیہ کارون نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

ہوا اوسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر مین
مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر مین
پھرا جو اوس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین
اوتارا کا سنہ سر بار ڈھسکے ور دو نے دم بھر مین
ہوا چاک اوس سے گر برگشتہ ہو کر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت
یہاں تک پھیلی اوسکی گلشن اخلاق کی نکہت
عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
عداوت ہو گئی تاثیر خلق عام سے الفت
سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطب ہی ہوں دو نی دانہ خرمن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن
پڑے پانی تو حق آتش سوزاں میں ہو روغن
عجب کیا ہو کہ حواب نار میں سوتی رہی ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دیں آب زمرد کا

عداوت یک قلم زائل محبت نقش ہر دل ہے
کہاں اے دیدہ احول دوئی ہر شی سے زائل ہے
یو قاتل تھا وہ عیسیٰ ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
نہیں حیرت کی قابل گر کہوں میں ارہ واصل ہے
بیاں ہو یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا سمجھے نبی ص اوسکو
خدا کا فضل روز افزوں ہو جب کیا کمی اوسکو
فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
وصال حق سے حاصل ہے بقاے دائمی اوسکو
یہاں ہو واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا ساماں جسدم روح و قالب کی جدائی کا
زبس تھا آسماں غم و تمکیں پیکر والا
جگر شق ہو گئے ہنگامہ محشر ہوا برپا
پڑا لرزہ زمیں میں جسم اطہر جب اوسی سونپا
سکوں کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے
عزیز مصر یکہ تھے مہ کنعان لطمی سے تھے
اوڑھائی آسماں کو نیلگوں چادر اسی غم نے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہمچشمی یعقوب ع دیدہ سنگ اسود کا

غم بالسوز حضرت سے فرشتوں کی پریشانی
زہی فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جای حیرانی
صریر خامہ سے اس غم میں گر ہو مرثیہ خوانی
قلم کو بیگماں بازو ملے اللہ کی ید کا

کھنچا سطح زمین پر جب سے خط روضۂ انور
ثواب طوف حج پاتے ہین قدسی گرد پھر پھر کر
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
شب و روز آسمان ہوتے ہین قربان اوسکی ٹھوکر
کہ ہے نو دائرون مین ایک مرکز کا گنبد

مطلع

نہین برج قمر بقعہ ہی انوار مؤید کا
عجب عالم کلس کا ہی عجب جلوہ ہی گنبد کا
برابر رات دن فیضان ہی نور مجرد کا
بیان ہو کس سی شان روضہ پر نور احمد کا
کہ جس پر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کرون وصف بنا یا وصف رفعت اوسکی مشہد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا
فلک کہتا سبب ہوتا ہے کسر شان گنبد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہی رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعوی صداقت کو کہان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ گردون کا غبار آتا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کی طالع بد کا

تنزل ہی محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
یہ دعوی ہے بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
کرہ آتش کا کوسون رہگیا پیچھے یہ حیرت ہے
کہ سر سوے فلک کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

کہو نکلے نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
تھکے بازو سے مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنے سے
مناجاتی کا آنسو ڈھل گیا اوسکی آستانے سے
ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہان کی گرد ہی کحل الجواہر اسکو رہنے دے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اوڑانے سے
بنائینگے اسے قدسی تو در در خاک چھانینگے
فلک اب کوکب ڈھونڈا کریگی جھاڑو اوٹھارے سے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سے ہی کہین افضل — ہوا ہر روزن دیوار چشم جوہر اول
غبار در سے ہی آئینۂ خورشید پر صیقل — جبین عرش ایزد پر ہے خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی مین وہان وہ روضۂ رفعت نشان پہونچا — جہان اوڑ کر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا — زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہانتک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ملک ہین عالم ارواح کو غش ہے — زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پری وش ہے
فلک پر شمس ہی یا شمسۂ ایوان دلکش ہے — عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہی یا کلس رکھا ہی چھوٹا سا زمرد کا

تری روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے — عبادت خانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست و بالا امن کون و مکان کہیے — ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے
کہین ہی قبلۂ حاجت کہین ہی کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد مین جو پاتی ہین — پئے کسب سعادت سر پہ اپنے رکھہ کر لاتی ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتی ہین — سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کھپا اس بیت مین آورد و آمد کا

صفات اوس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجے — بلند ایسے بندھین مضمون زمین کو آسمان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے — ہے جی مین اس زمین کو تختۂ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

مطلع

قیامت مین ہی کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا — نظر مین نور ہے تیرے بیاض صفحۂ خد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا — تصور مین ترے جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا

کہ تھا لا سیری چشم تر کا ہے طوبیٰ تری قد کا

مطلع

کہین شمس و قمر سے بڑھ کے ہی جلوہ تری قد کا
دو عالم مین ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
محمد مصطفیٰ سیلا ہے تو نور مجرد کا
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشک ختن ہو ناف آہو کو
نہ یہ موزون نہ پہونچی اوسکی رنگت عنبرین مو کو
گلستان سے کہو رکھ چھوڑے اپنی سرو دلجو کو
سواد لیلۃ تشبیہ کیجیے تیرے گیسو کو
بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا تیرے قد کا

دو چار آنکھین رہین تجھ سی دو عالم سی کنارا ہو
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو مین طوبیٰ ہو
دوبینی سے دو روزہ زیست مین دوہرا تماشا ہو
میسر ایک جلوے مین مجھی لطف دو بالا ہو
کرون مین دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھون کیا مدحت خط لب جان بخش حضرت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین
کہ ہی وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بیاضی مطلع عارض ترا دیوان وحدت مین
نکیلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سب کو ہدایت ہو
زہے حکمت کہ آئے راہ گم گشتہ تھی جو جو
مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجکو
ہوا خضر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو
بنایا نور یکتائی سے سرتا پا سے حضرت کو
نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو
جو روشن بزم وحدت مین ہوا اکا تری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہی ابرو کی آیت مین
خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تیری صورت مین

تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین ۔۔۔ کلام ناطق آیات قرآن حقیقت مین

سراپا معنی تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہین ہی تجہ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی ۔۔۔ تجلی دو جہان کی تونے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہے تری تقدیر اے محبوب حق چمکی ۔۔۔ خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی

لگایا اوسمین قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا ۔۔۔ نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
لیس صد محو اثبات ایک مدت مین کھینچا تھا ۔۔۔ مشاق الین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسیٰ

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

ق

اوڑا لینا بہت دشوار ہے میرا چلن محسن ۔۔۔ ٹھہر سکتے نہین آگے مرے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہون مین دم بھر مین سارا بانکپن محسن ۔۔۔ مقابل مجسے کیا ہو مرد میدان سخن محسن

کہ جوہر ہے مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

اسیر اوسکا مقولہ ہی کہ جو اس راہ مین آئے ۔۔۔ جھکائے وہ سر تسلیم میرے پاؤن پر پہلے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی اشک سے مین نے ۔۔۔ فضائے تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سے

بڑے اوستاد نے مجکو سکھایا ہی پھیری گد کا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم سے اس قلمرو مین ۔۔۔ قلم جاری ہے احمد کے کرم سے اس قلمرو مین
حسد کرکے کہان جائیگا ہم سے اس قلمرو مین ۔۔۔ سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو مین

کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا مؤید کا

زبان تیز کے جوہر زبان دان ہو تو پہچانے ۔۔۔ ولایت مین صفین کین صاف اس تیغ مصفا نے
گرے کٹ کٹ کے دست فکر سے ترکون کے دستانے ۔۔۔ کیا شیراز کو پامال اردو سے معلیٰ نے

گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہی روشن ۔۔۔ سواد ہر رقم ہر دو قسم طور کا مخزن

قلمدان جیب کوہ طور بستہ طور کا دامن
عصائے موسوی خامہ ورق یہ وادی ایمن
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہی مرے ید کا

دبیر آسمان سے ہے کہین میرا بلند اختر
ہر اک صفحہ مرے دیوان مین ہی رشک مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ ہے تجلی پر
پڑا ہے طور کی چوٹی مین سو باف زری بنگر
لکھا جو شعر وصف روے تابان محمدؐ کا

ہوئے ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجھ سے
منور ہے چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہان مین ہی فراغ نور ایمان سخن مجھ سے
زمین شعر پر نازل ہے قرآن سخن مجھ سے
کتاب آسمان اک نسخہ ہے لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان ہونچا
فرشتون کی جہان پر جلتے ہین اکثر وہان ہونچا
بھری ایسے ترارے تا فضاے لامکان ہونچا
سخن میرے قلم کی نے سواری سے کہان ہونچا
نہ کالے کوسون سترہ رہگیا چرخ زبرجد کا

تعلی حد سے بڑھکر ہو چکی لازم کنارا ہے
لکھون پھر شعر تر مدحت مین فکرت کا اشارا ہے
طبیعت باڑھ پر آئی ہے دل نے جوش مارا ہے
مری طبع روان کا پھر اوسی گھاٹ اب وتارا ہے
تماشا دیکھیے بحر سخن کے جزر کا مد کا

مطلع

حدوث امکان دونون مین ہی جلوہ نور بیحد کا
وہ اک غنچہ یہ اک گل ہے ترے گلزار مقصد کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا
احد کا غیب مین ہو ورد شہادت مین تو احمدؐ کا
ہی مشہود ایک ہی بیشک دو قسمی ہاے اشہد کا

ہوا جب قصد میرا لنعت مین موزون قصیدہ ہو
لکھے مطلع برابر کے جو پائے قافیے دو دو
نہین آتا ہے مجھ پر خوف اگر انصاف سے دیکھو
بمجبوری لکھا آئیند کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمدؐ کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو ۔ یہ مضمون صاف روشن ہو اگر چشم بصیرت ہو
سو خیر انبیا سے کیوں نہ خلق جسم حضرت ہو ۔ یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہے اس تاخیر میں گر غور سے دیکھو ۔ کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم ہو جاتے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے ۔ کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے
مقید پھر نہ ہو گا مطلق ایجاد مقصد کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کارپردازی ۔ لگائی تجھ سے تو اے گرمی بازار طنازی
ہوئے انگارے غنچے پھول شعلوں کو سرافرازی ۔ ترے رشتے سے مثل شمع کی آتش ہوئی گلبازی
ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال چکر میں ۔ مدین نیکی ہی رہ جائیں باقی ساری دفتر میں
بدی کی جو رقم ہو جا پڑے تنہائی کے گھر میں ۔ محاسب ہو شفاعت تیری جب دیوان محشر میں
صحیح آئے نہ میزان میں سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لاعلم ہیں سب تیری فطرت سے ۔ ملک جن و بشر کوئی نہیں ہے واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہیں ہے تیری خلقت سے ۔ کھچی پہلے تیری تصویر ازل میں دست قدرت سے
ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول ترے حمد کا

مناسب ہی تری مژگان کی چلمن بیت یزدان کو ۔ مزین ہے ترے خط کا کتابہ عرش سبحان کو
ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو ۔ ترے ابرو کی ہی محراب لازم طاق عرفان کو
در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھائی خسرو انجم نہ مجکو آسمان جاہی ۔ مری نظروں میں ہی اک گردہ تیرہ شہنشاہی
ہوئی تیری مراتب سے کماہی کسکو آگاہی ۔ تجمل کا ترے ماہی مراتب مہ سے تا ماہی
ثری سے ثور تک اک گاؤ تکیہ تیری مسند کا

نہ گذری کیون ترے اعدا کی ذلت اور خواری مین
غم و شادی مین دونون محو تیری پاسداری مین
محب کیونکر نہ پائین حظ تری خدمت گذاری مین
الم مصروف تیرے دشمنون کی غمگساری مین
خوشی کو کام ہے تیرے محبّون کی خوشامد کا

طبیعت کی سخندانون کو منظور آزمایش ہے
بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشایش ہے
وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمایش ہے
ستایش کے لیے تو واسطے تیری ستایش ہے
کہ ہے مذکور قرآن مین ترے اوصاف بیحد کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین سے وہ سچا ہے
صحف جتنے ہوئے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جنکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین ای حاجت روا یہ عرض ہے الٰہی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
روا ہون حاجتین تیری ہی در سے دین و دنیا کی
یہ خواہش ہے کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اوٹھے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز درونی داغ عشق فتنہ ساماں سے
شرر نکلین اوٹھین شعلے ہوای برق لمعان سے
تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفان سے
چمک ہو دو دکی دل مین خیال روے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسا لی دام گیسوے مسلسل مین مجھے ایسا
رہون مین رشتہ بر پا جب قفس چھوڑون عناصر کا
یہان جبتک ہے آب و دانہ تجھپر پھڑکے دم میرا
کمند دل رہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دام کا دھاگا طائر روح مقید کا

بناوے مجکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے
کہ ہووے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
ہرن ہو نشہ میرا نشاتین دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کرکے مین دو دال سے دو کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور

نہ ہتیب ہو مُطلّا ہو مرے اعمال کا دفتر
برنگ زر پڑھے سونا مرا میزان محشر پر

اوٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم اوسود کا

کہے تیا بیابان میرے لیے ہر موج کوثر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین

جگہ مجکو ملے رشتے کی صورت قصر گوہر مین
فرشتے دیکھکر مجکو کہین دیوان محشر مین

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہی اس قصیدے کو جو مین نے وصف حضرت مین
کہے ہین بسکہ اکثر شعر جمع اوصاف قیامت مین

عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار محمد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو

اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
ترے دربار مین ہر وقت رہنی کی اجازت ہو

مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجکو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھون
حق آئینہ ہو و لیکن صاف اصلی مدعا سمجھون

ظہور شان مطلق کا مین تجکو واسطہ سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہی الف ایمان کے ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون
یہ تشبیہین ہین برعکس ایک مزحق نما سمجھون

کلف اوسمین جلن اوسمین ہی مین سمجھون تو کیا سمجھون
ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر شیرے ذوق سی بڑھ جای تر دستی
شمول اشک شیرین سے دوات اتنی تو ہو پھیکی

قلم کی نکلین آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی
الٰہی پھیل جائے روشنائی میرے نامی کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد مین میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میرے نامی کی / کوئی تو رنگ لائے روشنائی میری نامی کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میری نامی کی / الٰہی پھیل جائے روشنائی میری نامی کی

پڑھا معلوم ہو لفظ احد میں میم احمدؐ کا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے صانع دہر و جن و انسان / وے خالق خلد و حور و غلمان
رحمان ہے تو رحیم ہے تو / منّان ہے تو کریم ہے تو
غفّار ہے تو عظیم ہے تو / ستّار ہے تو حلیم ہے تو
واحد یکتا ہے ذات تیری / دانا بینا ہے ذات تیری
ذی جود ہے خوش جمال تو ہے / ذو الفضل ہے ذو الجلال تو ہے
ہر غم میں بڑا رفیق ہے تو / بندوں پہ بہت شفیق ہے تو
قطرہ ہے زر خوش آب تجھ سے / ہر ذرہ ہے آفتاب تجھ سے
سلطان جو یہاں ہے بحر و بر کا / ادنیٰ وہ گدا ہے تیرے در کا
ہر ایک کو آسرا ہے تجھ سے / ہر ایک کی التجا ہے تجھ سے
بندوں پہ یہ کی بڑی عنایت / بھیجے جو نبی پئے ہدایت
اون سب میں علی الخصوص احمدؐ / تاج سر انبیا محمدؐ
حضرت نے رہ ہدایت بتائی / آئی رہ راست پہ خدائی
مرحوم ہوئی یہ امت خاص / حضرت نے بتائی راہ اخلاص
اب کوئی جو انمیں ہو خطاکار / ہے قہر بجا کہ تو ہے قہّار
پر قہر میں ہے کہاں ٹھکانا / آلودۂ جرم ہے زمانا
عاصی ہیں گناہگار ہیں سب / رحمت کے امیدوار ہیں سب
ہیں سب سے زیادہ ننگ امت / پابند طمع خراب نیت

طاعت نہین مغفرت کے قابل — روزہ فاقہ نماز باطل
طاعت وہ کہان خضوع جس مین — سجدہ وہ کہان خشوع جس مین
ہوتا نہین کوئی کام ایسا — جس سے کہ ہو دل کو کچھ سہارا
دریاے خطا مین غرق عاصی — دن رات جرائم و معاصی
عاصی ہون گناہگار ہون مین — مجرم ہون سیاہ کار ہون مین
ناچیز حقیر ذرۂ خاک — اک قطرۂ آب وہ بھی ناپاک
ہستی ہے سو نقش آب سے ہے — موہوم بقا حباب سے ہے
کہتا نہین دے بہشت مین گھر — کہتا نہین دے شراب کوثر
ہان نار عقاب سے بچالے — محشر مین عذاب سے بچالے
فردوس کہان کہان مین خاشاک — وہ عالم پاک اور مین ناپاک
یارب تجھے واسطہ نبیؐ کا — یارب تجھے واسطہ علیؑ کا
درپیش ہے سخت روز کل کا — کرنا نہ مواخذہ عمل کا
سنتا ہون کریم نام تیرا — سنتا ہون رحیم نام تیرا
مجرم نہین قابل عدالت — رحمت رحمت ہزار رحمت
یارب جو قریب موت آئے — دم او مجھے پیام موت آئے
آنکھون مین گڑھے سرشک جاری — تحریک رگون کی اضطراری
احباب عزیز جملہ موجود — مجبور کہ باب چارہ مسدود
اوس وقت ترا کرم ہے درکار — آسان ہو مجھ پہ راہ دشوار
آنکھون کے تلے ہو جب اندھیرا — جاری ہو زبان سے نام تیرا
سب سہل ہو نزع کی اذیت — ایمان رہے مرا سلامت
شفقت سے مدد کرین پیمبرؐ — غولون سے بچائین خضر آکر

ہمراہ خضر ہوں میں روانہ — پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ
حاصل ہو وہ کوچۂ سلامت — ہو جس میں پناہ تا قیامت
صدقے سے نبی ص کے رب رحمان — ہوں قبر کی مشکلیں بھی آسان
یوں خواب کروں لحد کے اندر — پھر آنکھ کھلے تو صبح محشر
محشر میں ہو زیر ظل رحمت — سایہ مجھے مہر کی حرارت
وحشت تو مجھے حساب کی ہے — پر چشم شفاعت نبی ص ہے
حامی ہیں اگر وہ شاہ ذیشان — میزان و صراط سب ہیں آسان
کی نعت نبی ص لیا ترا نام — امید ہے ہو بخیر انجام
تو نخل امید کو ثمر دے — دامن گل مدعا سے بھر دے
مجھ پر بھی ہو کلک عفو جاری — ماں باپ کی بھی ہو رستگاری
سب میرے عزیز و اقربا شاد — جنت کے مکان ہوں انسے آباد
زندہ جب تک رہوں جہاں میں — اس جوف زمین و آسمان میں
عزت سے بسر ہو یا الٰہی — حرمت سے بسر ہو یا الٰہی
محتاج نہوں کبھی کسی کا — دامن رہے ہاتھ میں نبی ص کا
یہ بھی رہے آرزو نہ جی میں — مرقد ہو تو روضۂ نبی ص میں

مقبول امیر کی دعا کر
مانگا ہے جو کچھ وہ سب عطا کر

دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی گنہگار ہوں — خدایا خدایا سیہ کار ہوں
ہوئی عمر جرم و خطا میں تمام — نہیں کام کے میرے جتنے ہیں کام
خطاہائے انسان مجھ سے ہوئی دمبدم — رہ راست بھولا ہوا ہر قدم

شب عمر غفلت مین آخر ہوئی   مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی
گناہون نے گھیرا مجھے اسطرح   کوئی نقطہ پرکار بین جسطرح
سیاہی گناہون کی جاتی نہین   یہ شب صبح ہوئی کو آتی نہین
روان قافلہ کیا مین باندھون کمر   نہین کچھ مرے پاس زاد سفر
نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا   قضا سر پہ ہے سامنا گور کا
نہ روزہ نہ ہے ٹھیک میری نماز   جز اندیشۂ خام و حرص وراز
گرفتار جرم و خطا ہر نفس   ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس
گناہون کا انبوہ ایسا ہوا   جدا مجھ سے کثرت مین تقویٰ ہوا
جو بعد تجسس ملے بھی کہین   کیے تجکو دھوکا ہوا مین نہین
ہوئی مفت برباد عمر عزیز   نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز
کشاکش مین یہ جان رنجور ہے   زمین سخت ہے آسمان دور ہے
قضا گھات ہر دم لگائے ہوئے   غم گور پہلو دبائے ہوئے
جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے   جو یگانہ ہے دشمن خانہ ہے
عدو ہین مرے خود مرے دست و پا   گواہی دینگے روز جزا
ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا   یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا
خلاف طبیعت اگر بات ہو   کسی کو نہ پاس ملاقات ہو
تری ذات بندی کی تنہا شریک   تری شان ہے وحدہٗ لاشریک
کرم اے خداوند چرخ و زمین   تری ذات ہے ارحم الراحمین
ترے نام ہین اے خدائے کریم   لطیف و ودود و غفور و رحیم
سزاوار آتش ہون مین لا کلام   نہین عذر کا کوئی اسمین مقام
ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو   گناہو کی ہرگز نہ پاداش ہو

مگر تجھ سے امید ہے یا کریم
لڑکپن سے سنتا ہوں تجکو رحیم

میں عاصی ترا نام غفار ہے
نہ کر فاش پردہ کہ ستار ہے

ترا عفو عصیاں سی ہمدوش ہے
عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے

الٰہی بحق رسولؐ کبیر
الٰہی بحق جناب امیرؑ

الٰہی بہ اصحاب خیر الورا
الٰہی بہ انصار شاہِ ہدا

پئے انبیا و پئے اولیا
پئے اتقیا و پئے اصفیا

گنہگار ہے ایک عاجز ضعیف
حقیر و فقیر و ذلیل نحیف

بدن میں ہے رعشہ تری خوف سے
لرزتا ہے بندا ترے خوف سے

نہ کر میرے جرم و خطا پر نظر
رہے اپنے لطف و عطا پر نظر

کرم سے یہ روئے سیہ کر سفید
دکھائے شب یاس صبح امید

بلاؤں میں تیری طرف دھیان ہو
جو مشکل پڑے مجھپہ آسان ہو

دم نزع کلمہ پڑھوں دمبدم
رہوں دین حق پر میں ثابت قدم

شیاطین اگر آئیں بہر فتور
کروں تیغ لاحول سے اونکو دور

نہ پھسلوں کڑی نزع میں سہ کے میں
سنبھلتا رہوں یا علی کہکے میں

فرشتے جو آئیں دم احتضار
نہ کانپوں رہے دل مرا استوار

جدا تن سے ہو جاؤں تو اسطرح
نکلتی ہے پھولوں کی بو جسطرح

لحد تک جو لیجائیں بیجان بدن
مرے اقربا بعد غسل و کفن

پس دفن پیش آئے راہ مہیب
نہ یاور نہ ہمدم میں تنہا غریب

نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت
شب تیرہ و تار و ہنگام سخت

ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور
نہوں استخوانِ بدن چور چور

فرشتے وہ آنکھیں نکالے ہوئے
غضب گرز آتش سنبھالے ہوئے

مقام تلاطم مہیا عذاب / یہ طاقت ہے میری کہ دون مین جواب

مدد کو عنایت سے احمد کو بھیج / خدایا خدایا محمد کو بھیج

جواب اونکو وہ میری جانب سے دین / رہا ہون زبان سے جو مشتی کہین

اشارے سے اونکے ہو میری نجات / گذارہ ہے رحمت مین اتنی ہی بات

محمد کے فیض قدم سے لحد / چمن ہو چمن المدد والمدد

قیامت مین بھی مشکل آسان کر / گناہون پہ میرے نہ کچھ دھیان کر

وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند / سوا نیزے پر آفتاب بلند

قیامت کی سوزش غضب کا تعب / پسینے مین ڈوبی ہوئی خلق سب

ڈرے کیون نہ انسان کی کیا بساط / وہ میزان کی دہشت وہ خوف صراط

موکل ادھر گرز تولے ہوئے / جہنم اودھر منہ کو کھولے ہوئے

ترا سامنا سخت ہیبت کی جا / سراسیمہ سب انبیا اولیا

وہ میدان ہزارون برس کا وہ روز / دلون مین تپش آتش خانہ سوز

دم تیغ پر پاؤن ڈر کا محل / سنبھالے جسے تو وہی جائے سنبھل

ترے خوف سے گم رسولون کے ہوش / سوائے محمد وہ عالم خموش

سر پاک سجدے مین تیرے حضور / زبان سے یہ جاری کرم الٰہی غفور

الٰہی یہ جب پیش ہو مرحلہ / جرس وار نالان ہو ہر قافلہ

مین عاصی نہون قیدی دام غم / محمد کا صدقہ کرم کر کرم

عدالت مین میرا گذارہ نہین / فقط عفو یا ارحم الراحمین

جو ہون وزن اعمال خفت نہو / مری اہل محشر مین ذلت نہو

بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط / کہ آسان کرون طے مین راہ صراط

دم تیغ پر پاؤن قائم رہین / غلام محمد ہین یہ سب کہین

گذر جاؤن مشکل مقامون سے مین
کہ ہون مصطفیٰ کے غلامون سے مین

شفاعت سے احمدؐ کے بیڑا ہو پار
رہون تیرے سائے مین پروردگار

عنایت ہو تیرے نبی کی مدد
کہ جنت مین پاؤن مقام ابد

امیر سیہ رو کی ہے التجا
کہ مان باپ میرے عزیز اقربا

ترے سایۂ عاطفت مین رہین
ترے سایۂ مغفرت مین رہین

رہون زندگی بھر مین عزت کے ساتھ
بسر ہو مری عمر حرمت کے ساتھ

الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو
پھرانا نہ مجکو کبھی کو بکو

رہے حاجتون مین یہ دل مستقیم
کسی کا نہ محتاج ہون یا کریم

کٹے سہل راہ حیات و ممات
برائے محمدؐ علیہ الصلوات

تقریظ طبع اول

تقریظ دلپذیر و تحریر بے نظیر از نتائج افکار مجمع علوم دینی و دنیوی معدن فضائل ایزد سبحان جناب مولوی غلام محمد خان صاحب متخلص بہ تپش اڈیٹر اودھ اخبار

شاہد زیبای سخن نے حسن وجمال مین کمال پایا ہی اور کمال بھی بے زوال پایا ہی معشوقۂ معنی زیور کلام سے محلی ہے وہ زیور تابناک کہ زر وجواہر سے زیادہ مزین ومجلی ہے اگر اوس دلفریب شکل وشمائل کے شیفتہ وفریفتہ ہم نہوتے کیسا ستم تھا اقلیم خیال مین ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن فکان کا جلوہ نئی نئی صورت مین ظہور پاتا ہے صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب عجب رنگین ادائیون سے نظر آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ حقیقی اور مجازی کے سب بہانے ہین اوسکے حیرت آور کارخانے ہین اگر نطق کو ایک پری پیکر صورت بناکر ہم سے نہ چھپاتا تو اوسے دیکھکر کسے ہوش آتا فی الحقیقت یہ اوسی کی حکمت کے نمونے ہین طلسم صنعت کے شعبدے ہین کہ مختلف پیرایہ مین کبھی عشوہ گردون سے کبھی عشوہ وکرشمہ ساز ہوگئے

کرشمہ کو دلربا بناتا ہے کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہے اور والمعانی سے وجد مین لاتا ہے
گاہ اوس بیداد گر سفاک کے خنجر نہانی سے گھائل کرتا ہے گاہ وارفتگی پر مائل کرتا ہے غرضکہ
جذبات قلوب کا عالمگیر اثر ہے اسکا گرویدہ ہر فرد بشر ہے۔ ع اک زمانہ ہی کہ محو ریخ جانانہ ہے
ایک عالم ہے کہ اوس حسن پہ دیوانہ ہے ❊ دہر مین جلوۂ یکتائی معشوق کو دیکھ ❊ زاہد
خشک بھی اوس شمع کا پروانہ ہے ❊ سبحان اللہ صلِّ علیٰ نہے نصیب اوس چمن آرا ے
گلشن کے جسکا باغ سخن نعت و منقبت کے فیض آب سے سرسبز و شاداب ہوا اور پھر وہ باغ
کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسے چمنستان سخن کے نخلبند اوستاد فن کامل فاضل
افضل شاعر شیوا بیان سحبان زمان فیض رسان عالم مداح و عاشق صادق رسول مقبول ص
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مفتی مولوی امیر احمد صاحب امیر سلمہ اللہ الاعلم ہوئے
جنکے فیض تربیت سے ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری مبدا فیاض سے سیراب ہے
عجب دیوان ہے نور علیٰ نور ❊ سراسر جسمین حمد و نعت مسطور ❊ زمین سے عرش تک
یہ غلغلہ ہے ❊ کہ جسمین مدحت خیر الوریٰ ہے ❊ کلام پاک ہے کام و دہن پاک ❊ زبان پاک اور
بیان پاک اور سخن پاک ❊ یہ کہتے ہین اسے سنکر ملائک ❊ بڑھا اب رتبۂ انسان بیشک ❊
نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی ❊ یہ ہے روح روان ہر انجمن کی ❊ وہ ہر ہر لفظ مین رنگ وفا ہے ❊
ارم بھی عندلیب مدعا ہے ❊ جہانتک وجد کی حالت ہو کم ہے ❊ کہ حال عاشق صادق رقم ہے ❊
عجب گفتار یہ صلِّ علیٰ ہے ❊ کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہے ❊ نہ کس طرح سے مقبول عالم
کہ ہے نعت جناب فخر آدم ❊ سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اوسکی مداح کا کیونکر
نہ برتر کلام ہو فی الحقیقت یہ کلام رشک کلیم ہے کوثر ہے تسنیم ہے نعیم ہے نہ یہان اَلشُّعَرَآءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ کا مضمون ہے نہ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ کا افسون نہ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ
مَا لَا يَفْعَلُونَ کا جنون ہے یہان تو اور ہی ذکر اور ہی فکر اور ہی بات ہی شاعری نہین ہے الہام
الہام ہے یا معجزہ ہے یا کرامات ہے نہ اس مین لاف و گزاف کو دخل ہے نہ مبالغہ شاعری کی

نقل ہے مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق و مہجوری درد و الم ہے لذت عشق اور مذاق طبع اور لطف فہم و قوت علم و رفعت فکر سے تحریر اور تقریر کا اور ہی عالم ہے کیوں نہو ایسے مداح کے قدردان فیض رسان بھی تو چشم بد دور حضور عالی جناب نواب **کلب علی خان** بہادر دام اقبالہ فرمان روائے رامپور ہیں جو خود عاشق رسول صلعم مشہور ہیں میں بھی گو کہ فن شاعری سے بیگانہ ہوں مگر شاہد سخن پر جان دیتا ہوں حسن معنی کا دیوانہ ہوں بلا تصنع یہ بات کہتا ہوں کہ خدا اسے دے تو یہی سودا دے محبت محبوب خدا میں محو رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سر تا سر کذب سے بھرے ہیں نہایت برے ہیں موفق حقیقی ایسے نصیب دے کہ عشق حبیب دے مآل تقریر اس نہنگ آفرینش **تلبیش** کا یہ مژدہ تازہ ہے کہ یہ کلام فیض انضمام جو معشوق سخن کا غازہ ہے در مطبع منبع الانوار سپہر معانی بحر زخار نکتہ دانی سخن سنج بے مثل قدردان اہل کمال محامد انتساب والا پایگاہ جناب **منشی نول کشور** صاحب دام دولتہ و حشمتہ کے مطبع فیض منبع میں بماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ ہجری بطور نقش اول چھپکر تمام ہوا بشہرت عام طالبان فروغ سخن سے یہ پیام ہوا کہ یہ کتاب مستطاب المسمی بہ **محامد خاتم النبیین** ہم خرما و ہم ثواب ہے عاصیوں کی بخشش کا ذریعہ اور طالبوں کے لیے نزول رحمت کا باب ہے بمصداق بفحوای مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اس تقریظ کو درود پڑھکر و شعروں پر تمام کرتا ہوں اور اوراق خاتمہ کو رشک ماہ تمام کرتا ہوں

شعر

بَلِّغِ اللّٰہُ صَلوٰتِیْ وَسَلَامِیْ اَبَدًا — لِلنَّبِیِّ عَرَبِیٍّ مَدَنِیِّ الْحَرَمِ

دیگر

صل یا رب علی من برجاء الکرم — خص من جاء الیہ لعموم الناس

قطعۂ تاریخ طبع اول از ابلغ البلغا مولوی محمد فصیح اللہ المتخلص بہ وفا

چھپا دیوان امیر عاشق محبوب یزدان کا — کہ ہر مصرع کو جسکے سلک در بے بہا کہیے
بلاغت اور فصاحت میں وہ بے مثل زمانہ ہے — سلف سے شاعر و ثمین مثل اسکا کون تھا کہیے

مضامین عمدہ و عالی لکھے ہیں نعت کے سارے ملائک عرش پہ کہتے ہیں اک اک شعر سن سن کر	بجا ہے گر اُو نعین عاشق رسول اللہ کا کہیے کہ اس طبع رسا پر آفریں و مرحبا کہیے

وفا کو فکر تھی تاریخ کی ناگہ کہا دل نے
زبان و جان سے ایک اک شعر پر صل علی کہیے

ایضاً ١٢٨٩

وفا چھپ چکا جب کلام امیر کہا ہاتف غیب نے ناگہان	تو دل کو مرے فکر تاریخ تھی لکھو دفتر پاک نعت نبی ص

ایضاً از نتائج افکار سرآمد اہل کمال حکیم میر ضامن علی جلال

نعتیہ چھپ چکا جو یہ دیوان بے مثال مصرع سال طبع قلم نے لکھا جلال	منشی امیر احمد والاصفات کا دیوان ہے نعت احمد والاصفات کا ١٢٨٩

U6447 **خاتمۃ الطبع جدید** ٨٩١ ٥٤٣١

الحمد للہ والمنۃ کہ نخلستان بہارین یعنی دیوان موسوم بہ محامد خاتم النبیین ص
نہ جسکے اوصاف نضارت حسن نظم کے تقریظ ماسبق سے منکشف ہیں اہتزاز
نسیم نوروزی الطباع مطبع عالی منشی نول کشور صاحب
واقع کانپور ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۳ ہجری مطابق
ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ عیسوی کو تیسری مرتبہ
سر سبز و شاداب ہوا